کی پرستش سے کیونکر باز آئیں تو جاننا چاہیئے۔ کہ اہلِ قبور سے استمداد اور ستیلا، مسانی وغیرہ کی پرستش میں چند وجوہ سے فرق ہے۔ ا۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ جن اہلِ قبور سے استمداد کی جاتی ہے۔ اور ان کا حال معلوم ہے۔ وہ اہلِ قبور صالحین اور بزرگانِ دین سے ہو گُزرے ہیں۔ جبکہ ستیلا و مسانی موہوم محض ہیں۔ ان کا تو وجود تک معلوم نہیں۔ بلکہ بت پرستوں نے ان کا صِرف فرضی وجود خیال کرلیا ہے۔ ۲۔ دوسری وجہ فرق یہ ہے۔ کہ اگر بالفرض ستیلا و مسانی کا کبھی وجود تھا بھی۔ تو یہ ارواحِ خبیثہ شیاطین کی قِسم سے ہوں گے۔ کہ خلق کی ایذا رسانی پر کمر باندہی ہے۔ انکو ارواحِ انبیاءؑ و اولیاءؒ سے کیا مناسبت ہے۔ ۳۔ تیسری وجہ فرق کی یہ ہے۔ کہ اہلِ قبور سے استمداد بطورِ دُعا کے ہوتی ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دُعا کریں۔ تا کہ ہمارا مطلب حاصل ہو۔ اور ستیلا وغیرہ کی پرستش جو لوگ کرتے ہیں۔ ان کا اعتقاد یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کو مُستقل طور پر حاجت روائی کا اختیار ہے۔ اور یہ قادر مطلق ہیں۔ جبکہ یہ تو خالصتاً کُفر ہے۔ **نعوذ باللہ من ذالک۔**

صاحبِ قبر سے روحانی طور پر استعانت حاصل کرنا :

سلطان نور الدین زنگیؒ کا خواب، کہ جس میں آنحضور نبی مکرم ﷺ نے انہیں تاکید فرمائی۔ کہ! دو افراد (جو کہ غالبًا یہود و نصاریٰ میں سے تھے) میرے جسدِ خاکی کو یہاں (مدینۃ المنورہ) سے لے کر جانا چاہتے ہیں۔۔۔ آنحضرت نبی مکرم ﷺ اور حضرت علی المرتضیٰؓ کا (دورانِ وعظ) حضور شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے منہ میں لعابِ دہن ڈالنا۔ فتح قسطنطنیہ میں حضرت ابو ایوب انصاریؓ کا سلطان محمد فاتح کی روحانی استعانت فرمانا۔ (بمطابق کتب تصوف و سوانح اولیاء اللہ) حضرت محمد عثمان مروندی المعروف لعل شہباز قلندرؒ اور حضرت بو علی قلندرؒ کو حضرت علی شیرِ خداؓ کا بلا واسطہ حاضر ہو کر درجاتِ ولایت عطا کرنا۔۔۔ بمطابق حضرت امام جلال الدین سیوطیؒ (بمطابق کتاب انیس الجلیس)، حضرت ابو القاسم قشیریؒ کا حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہؒ کی قبر سے اکتسابِ علم و فیض حاصل کرنا۔۔

شائقینِ دعوۃُ القبور کے شائقین کے لئے کچھ تفصیلات یہ ہیں۔ تا کہ مجھے اور شائقین حضرات کو دعوۃُ القبور کی تعریف، شرائط اور فوائد سے خاطر خواہ آگاہی و ادراک حاصل ہو سکے (انشاء اللہ)۔ جیسے کہ! حضرت سلطانُ العارفین سلطال باہوؒ کے تربیت یافتہ جناب حضرت فقیر نور محمد سروری قادریؒ آف ڈیرہ اسماعیل خان کے خلیفہ جناب فقیر محمد ارشد سروری قادریؒ اپنی کتاب ''تذکرہ نور'' میں فرمایا ہے۔ کہ! حضور سلطان باہوؒ نے اپنی کتابوں میں دو علوم پر بحث فرمائی ہے۔ ایک تصورِ اسمِ ذات اور دوئم علمِ تصرف دعوتُ القبور۔ انہیں دونوں کو کبھی اول کو علمِ اکسیر اور دوئم کو علمِ تکسیر سے تعبیر فرمایا ہے۔ اور کبھی اول کو تصرفِ توفیق اور کبھی دوئم کو تصرفِ تحقیق سے بھی موسوم کیا ہے۔ ان ہر دو علوم کو تمام باطنی قوتوں کا اصل اور روحانی دنیا کے تمام خزانوں کی کنجیاں ثابت کیا ہے۔ چونکہ تصورِ اسمِ ذات ''اللہ'' سے انسانی جسم میں تزکیہ پیدا ہوتا ہے۔ اور انوارِ باطنی جگمگا اُٹھتے ہیں۔ اور انسان دعوت القبور میں تصرف حاصل کرنے کے لئے قابل اور اہل ہو جاتا ہے۔ دعوتِ قبور کے ضمن میں یہاں تفصیل بیان کی جاتی ہے۔ عالمِ اَمر کی غیبی مخلوق دو قسم پر مشتمل ہیں۔ ایک نوری اور دوئم ناری۔

ان چراغوں میں تیل ہی کم تھا — کیوں گلہ پھر ہمیں ہوا سے رہے

نوری مظوقات: نوری مخلوقات میں انبیاء و رسلؑ، اولیاء اللہؒ نیک مسلمانوں کی ارواح، ملائکہ اور مسلمان جنات ہیں۔

ناری مظوقات : ناری مخلوقات میں کفار کی ارواح، سفلی عاملین، جادوگروں، شیاطین، کافر جنات، استدراجی طاقتوں کے حاملین اور منکرین و مرتدین افراد کی خبیث ارواح شامل ہیں۔ جب انسان نیک اعمال سرانجام دیتا ہے۔ اور تلاوتِ قرآنِ پاک، درود شریف پڑھنے اور اوراد و وظائف، مشاغل و مراقبات میں محو اور مستغرق ہو کر خود کو انہیں میں مشغول کر لیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی ضرور مدد فرماتا ہے۔ موٗکلات (یعنی ملائکہ ارضی و سماوی) اور ارواحِ عینیہ جو در حقیقت مدبرات الامر ہیں۔ کے ذریعے بھی معاونت فرماتا ہے۔ اور اس نوری مخلوق کے ذریعے ایسے خوش نصیب لوگوں کے تمام امور بخیر و خوبی انجام پاتے ہیں۔ جیسے کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالی شان ہے۔ **ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکۃ۔** (سورہ سجدہ۔ آیت نمبر 30) بے شک! وہ لوگ (کہ) جنہوں نے کہا۔ (کہ) ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ اور پھر اسی بات پر قائم اور پختہ رہے۔ تو ایسے لوگوں پر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ غزوہ بدر میں مسلمانوں کی امداد کے لئے ہزاروں کی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے نازل ہوئے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ **انی ممد کم با لف من الملٰٓکۃ۔** (سورہ انفال۔ آیت نمبر 9) کہ مَیں تمھاری ایک ہزار فرشتوں سے مدد کروں گا۔

اور جب کوئی انسان برے اعمال کرتا ہے۔ تو شیاطین اس پر خوش ہوتے ہیں۔ اور شیاطین ایسے لوگوں کی برائیوں میں مدد کے لئے کافر جنات اور ارواحِ خبیثہ کے ذریعے سے مدد کرتے ہیں۔ چنانچہ قرآنِ حکیم میں ہے۔ **ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطنا فھو لہ قرین۔** (سورہ الزخرف۔ آیت نمبر 36) اور جو (شخص) غفلت برتتے ہوئے اندھا ہو جائے رحمان (اللہ تعالیٰ) کے ذکر سے۔ تو ہم شیطان کو اس پر مسلط کر دیتے ہیں۔ اور وہ (شیطان) اس (غافل) کا ساتھی بن جاتا ہے۔ اسی لئے ہی تو سفلی عاملین، جادوگران اور کفار عاملین انہی شیاطین اور کفار جنات کی مدد سے نہایت حیرت انگیز اور محیر العقول کارنامے سرانجام دیتے ہیں۔ اور ان کے تمام امور انہی طاقتوں کے مرہونِ منت ہوتے ہیں۔ لیکن ان کا زور نمازی اور عبادت گزار لوگوں پر قطعًا نہیں چلتا۔ کیونکہ یہ امر مسلم ہے۔ کہ! شیاطین کی طاقت سے روحانی، نورانی اور قرآنی طاقت بہت ہی زیادہ ہے۔ اسی طرح سے جنات کی طاقت سے مالئکہ اور موٗکلات کی طاقت بھی بہت زیادہ ہے۔ اور ارواحِ طیبیہ کی طاقت سے ارواحِ خبیثہ کی طاقت بہت ہی کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ لہذا سفلی عاملین سے علوی، روحانی اور نورانی عاملین کی طاقت بہت ہی زیادہ ہوا کرتی ہے۔

حضرت فقیر نورمحمد سروری قادریؒ اپنی کتاب ''عرفان'' کی جلداول میں اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں۔کہ! ایک دفعہ مَیں بیمار ہوگیا۔اور میرے کان سے سفید بدبودار پیپ بہنے لگی۔جب میرے کان کا سوراخ پیپ سے بھر جاتا۔ تو میں اپنی انگلی (کی مدد) سے اسے نکل لیتا تھا۔چنانچہ چندروز یہ معاملہ رہا۔ اس کے بعد شاید اس پیپ کے بہنے کی وجہ سے یا میری بار بار انگلی کے رگڑنے سے سوراخ کے قریب ایک چھوٹی رسولی سی بن گئی۔کان سے پیپ بہنی تو بند ہو گئی۔مگر اُس پھوڑے کی یہ حالت ہوگئی۔کہ ایک گُپی سی بن گئی۔اُس میں ایک باریک سوراخ تھا۔جب میں اس کو انگلی سے دبالیتا تھا۔تو اُس کی پیپ نکل جاتی تھی۔لیکن تھوڑی دیر بعد پھراُس میں پیپ جمع ہوجایا کرتی تھی۔مَیں اسے روزانہ چند بار دبا کر خالی کرلیا کرتا تھا۔لیکن اس کی پیپ ختم ہونے میں نہ آتی تھی۔(اور) اس میں سخت جلن اور درد ہوتا تھا۔اور مَیں اس سے نہایت بے چین اور بے آرام تھا۔(جبکہ) وہ کسی طرح علاج پذیر نہ ہوتی تھی۔اس کے اندر مرہم وغیرہ نہیں جاسکتا تھا۔اس نے میرا بہت براحال کردیا تھا۔رات کو اس کی سوزش سے مجھے نیند نہ آتی تھی۔چنانچہ میں نے تنگ آکر باطنی علاج کی طرف رجوع کیا۔اور ایک روحانی اہلِ قبر سے استعانت طلب کی۔(کیونکہ!) **واذا تحیر تم فی الامور . فاستعینوا من اھل القبور** ۔(یعنی کہ) جب تم کسی امر میں حیران ہوجاؤ۔تو اہلِ قبور سے استعانت طلب کرو۔(چنانچہ) میں رات کو ایک بزرگ کی قبر پر گیا۔اور اس جگہ دعوتِ قرانِ مجید پڑھی۔دعوت کا علم ایک نہایت نادرالوجود اور عزیز القدر علم ہے۔(دعوت القرآن یا دعوت القبر کا مکمل طریقہ چند صفحات آگے آرہا ہے) میں دعوتِ قرآن پڑھ کر سویا۔خواب میں مَیں نے دیکھا۔کہ اسی جگہ زمین کے اندر ایک نہایت عالیشان ہسپتال ہے۔اور اس میں ایک خوبصورت،خوش لباس ڈاکٹر کھڑا لوگوں کو دوائیاں دے رہا ہے۔چنانچہ میں نے بھی اپنا کان دکھا کرعرض کی۔کہ! میرے کان میں یہ پھوڑا (نکل) آیا ہے۔اس کا معالجہ فرمادیجئے۔وہ یہ سن کر آتشی شیشی کی مانند ایک براق سفید لمبی گردن والی شیشی ایک الماری سے نکال لایا۔اور مجھ سے فرمایا۔کہ اپنا کان سامنے کریں۔میں نے کان سامنے کیا۔آنکھ کے گوشے سے مجھے اپنا کان ایسا نظر آیا۔کہ! گویا اسے آگ لگی ہوئی ہو۔اور چراغ کی لَو کی طرح ایک سرخ شعلہ اس سے نکل رہا ہے۔اور میرا کان گویا جل رہا ہے۔اس روحانی ڈاکٹر نے اس شیشی سے کچھ سفید عرق میرے کان میں چھڑکنا شروع کیا۔اس کے کان میں پڑنے سے آگ بجھنے کی چس چس کی سی آواز مجھے سنائی دے رہی تھی۔آخر وہ آگ بجھ گئی۔اور میرا کان برف کی مانند ٹھنڈا ہوگیا۔اور اسی وقت میں خواب سے جاگ اُٹھا۔(حضرت فقیرؒ فرماتے ہیں۔کہ!) آپ یقین جانیں۔کہ مَیں نے اُس وقت اپنا کان ٹٹولا۔تو نہ پھوڑا تھا اور نہ درد۔بلکہ ڈھونڈنے سے بھی پتہ نہ لگتا تھا۔کہ پھوڑا کس جگہ تھا۔

جولوگ خواب کی حقیقت کا انکار کرتے ہیں۔اور اسے بدہضمی اور محض عادی خیالات کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔وہ نہایت نادان ہیں۔خواب کی اہمیت اور وقعت سے صرف ایسے مردہ دل نفسانی لوگ بے خبر اور غافل ہیں۔کہ جن کے قلوب پتھر کی طرح بے حس اور مردہ ہوگئے ہیں۔جنھوں نے عمر بھر کوئی سچا خواب نہیں دیکھا۔وہ خواب کی حقیقت کیا جانیں۔انبیائے کرامؑ اور اہلِ سلف اولیائے وعلمائے عاملین نے اپنی اُمت وشاگردوں اور مریدوں کو بحالتِ رویائے صالحہ بڑے بڑے عجیب وغریب علوم وفنون سکھائے ہیں۔یہ علوم بلاواسطہ سینہ بسینہ ایک دَم میں منتقل کئے گئے۔حالانکہ کسی اور طرح سے سکھائے جاتے۔تو ان کی تحصیل میں سالہا سال صَرف ہوتے۔اسی طرح سے بعض اور اولیائے کاملین نے بعداز وصال اپنی قبور سے اپنے طالبوں اور مریدین کو ایک ہی نگاہ اور توجہ سے سلوک کی کٹھن منازل اور باطنی مقامات طے کرائے ہیں۔اگر انہیں بیان کیا جائے۔تو عقل باور نہیں کرے گی۔بلکہ فقراءاپنی زندگی میں بعض مصلحتوں کی بناء پر روحانی طاقت کا چنداں مظاہرہ نہیں کرتے۔لیکن موت کے بعد ان کی روحانی طاقت پوری طرح ظاہر ہوجاتی ہے۔وہ روحانی طاقت پوری طرح ظاہر ہوجاتی ہے۔کیونکہ! وہ روحانی اور باطنی دنیا میں آزادانہ طور پر اپنی قوتوں کو بروکار لاسکتے ہیں۔عوام کے انعامات اور اولیائے کرام کے خوابوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ خوابوں میں چند بشارتوں اور استعانت کو مختصراً یہاں پیش کیا جاتا ہے۔تاکہ! میری بات کی دلیل اور ثبوت رہے۔ کثیر التعداد اولیائے کرام اور علمائے عظام کا آنحضرت ﷺ سے بالواسطہ یا بلاواسطہ اکتساب فیض وعلم حاصل کرنے یا اُن سے استعانت حاصل کرنے کے متعلق بہت سارے عجیب وغریب واقعات سے کتابیں بھری ہوئی ہیں۔

خدا کے در سے اگر میں نہیں ہوں بےگانہ تو ذرہ ذرہ عالم ہے آشنا میرا

سات مشہور و معروف زندہ اولیاء اللہؒ : سات ایسے اولیاء اللہؒ کو بعداز وصال دیکھا گیا۔کہ وہ اپنی قبور میں بھی تصرف کرتے ہیں۔(اوران کا یہ تصرف ان کی زندگی کی حالت سے کسی بھی طرح کم نہیں۔بلکہ بعداز وصال اور بھی زیادہ ہوجاتا ہے۔) وہ سات اولیاء اللہؒ یہ ہیں۔

1۔ حضرت خواجہ معروف کرخیؒ ۔ **2۔** حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ۔ **3۔** حضرت شیخ عقیل منجیؒ ۔ **4۔** حضرت شیخ حیات بن قیسؒ ۔**5۔** حضرت سید عبدالعزیز الدباغؒ (مراکش) ۔ **6۔** حضرت امام احمد بدویؒ (مصر)۔ **7۔** حضرت سیدی ابوالحسن شاذلیؒ ۔

راقم الحروف (**محمد عبدالرؤف القادری ساکن کوئٹہ**) عرض پرداز ہے۔کہ! سرزمینِ پاک وہند میں حضرت سلطان باہوؒ (شورکوٹ۔جھنگ)،حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ (اجمیر شریف،انڈیا)،حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ (دہلی)،حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ (پاک پتن)،حضرت حواجہ نظام الدین اولیاءؒ (دہلی،انڈیا)، حضرت میاں میر لاہوریؒ ،حضرت شیخ سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش (لاہور)،حضرت شاہ محمد غوث لاہوریؒ ، حضرت شاہ عنایت قادری لاہوریؒ، حضرت علاؤالدین صابر کلیری (کلیر۔انڈیا)،حضرت بوعلی قلندرؒ (پانی پت۔انڈیا)، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ (سرہند۔انڈیا)،حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری (انڈیا)،حضرت فقیر نور محمد سروری قادریؒ (کلاچی۔ڈیرہ اسماعیل خان)،حضرت بہاؤالدین قلندر(حُجرہ شاہ مقیم،اوکاڑہ)،حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ (ملتان)،حضرت سید محمد عثمان مروندی المعروف سائیں لعل شہباز قلندرؒ (سہون شریف۔

سندھ)، حضرت سید جلال الدین سرخ پوش بخاریؒ (اوچ شریف)۔ حضرت جہانیاں جہاں گشت بخاریؒ (اوچ شریف)۔ حضرت مخدوم جہاں شرف الدین احمد یحییٰ منیریؒ (انڈیا)، حضرت بابا سید تاج الدین اولیاء ناگپوریؒ (ناگ پور۔ انڈیا)۔ حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی پیر پٹھان (تونسہ شریف، ڈیرہ غازی خان)۔ حضرت بری سرکارؒ (اسلام آباد)، حضرت سخی سرور (ڈیرہ غازی خان) وغیرہ کے علاوہ دیگر کئی اولیاء اللہ پاک و ہند بلکہ تمام روئے زمین پر اپنے اپنے مزارات میں محو استراحت ہیں۔ اُن سے فیض لیا جا سکتا ہے۔ بشرطِ کہ! جو شخص فیض لینا کا متمنی ہے۔ اُس کے اندر اتنی قابلیت اور اہلیت موجود ہو۔

دیگر لا تعداد پیرانِ عُظام درحقیقت اپنی قبور میں رہتے ہوئے زندہ پیروں سے بھی زیادہ تصرفات پر اختیار رکھتے ہیں۔ اور اُن کا واقعتاً حُکم چلتا ہے۔ کیونکہ! یہ لوگ اور اِن جیسے دیگر کئی اولیاء اللہ صاحبانِ اَمر ہیں۔ اگر کوئی شخص ان کی قبور پر مسلسل کچھ ایام تک نوافل پڑھ کر اور قرآن خوانی کر کے ان کو ثواب بخشتا رہے۔ اور ان بزرگوں میں سے کسی بزرگ کے تصدق و توسل سے اللہ تعالیٰ سے اپنی دینی و دنیاوی حاجات کے لئے عرض گُزار ہو۔ تو اس شخص کی حاجات ضرور پوری ہوں گیں۔ بلکہ وہ بزرگ خواب میں آ کر اپنے دیدار کا شرف بھی عنایت فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔

ملا کی شریعت میں فقط مستیء گفتار — صوفی کی طریقت میں فقط مستیء احوال
وہ مردِ مجاہد نظر آتا نہیں مجھ کو — ہو جس کے رگ و پے میں فقط مستیء کردار

شرائط دعوۃ القبور : شرائط کی تفصیل عرفان (جلد دوئم) مصنفہ حضرت فقیر نور محمد سروری قادریؒ میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ یہاں پر اختصار سے بیان کی جاتی ہیں۔ ☆ اکل حلال۔ ☆ صدق مقال۔ ☆ تن بدن اور کپڑے پاک صاف ہوں۔ ☆ اور خوشبودار، بخورات یا اگربتی ساتھ رکھے۔ ☆ بدبودار چیزوں سے پرہیز رکھے۔ جیسے کہ حقہ، تمباکو نوشی یا پھر کچا لہسن، پیاز وغیرہ۔ ☆ پرہیز جلالی و جمالی۔ ☆ جگہ اور وقت مقرر و معین ہو۔ ☆ نمازِ پنج گانہ، قرآن خوانی، درود شریف، اسماء الحسنیٰ کی مداومت نہایت ضروری ہے۔ ☆ جسم و جان اور روح کو شریعت کے عین مطابق ڈھالنا۔ ☆ شیخ کامل سے روحانی، جسمانی اور نورانی رابطہ اور اجازت حاصل ہو۔ (بلکہ) دعوت پڑھنے کے لئے عامل کا متقی ہونا اور کسی مرشد کامل کی اجازت کا ہونا ازحد ضروری ہے۔ ورنہ دعوت پڑھنے کا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ بلکہ بعض اوقات تو فائدے کے بجائے شدید نقصان اور رجعت کا اندیشہ رہتا ہے۔ (آخری تین شرائط ازحد ضروری ہیں)

کیونکہ ان آخری تین شرائط کے بغیر دعوت پڑھنا انتہائی خطرناک اور ناقابل عمل ہے۔ کیونکہ جب دعوت پڑھی جاتی ہے۔ تو عامل کو مختلف الاقسام طریقوں سے ارواحِ مقدسہ سے ملاقات اور امداد کا ظہور ہوتا ہے۔ بعض کو خواب کے اندر، بعض کو مراقبات کے اندر بعض کو صحیح وہم کے ذریعے، بعض کو مختلف اشاروں سے اور بعض کو ظاہری آنکھوں سے جاگتے ہوئے، لیکن یہ آخری معاملہ اُن منتہی برگان کو ہوتا ہے۔ جن کی خواب اور بیداری ایک جیسی ہو۔ اور ظاہر و باطن کی آنکھ ایک ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اہلِ قبر روحانی کے بھی مختلف مدارج ہوتے ہیں۔ بعض اہلِ قبر جلالی ہوتے ہیں۔ اُن سے دشمنوں کے خلاف کام لیا جا سکتا ہے۔ بعض روحانی تسخیر القلوب کے لئے بہت موزوں ہوتے ہیں۔ بعض روحانی ترقی دنیوی یا ترقی ولایت کے لئے اور بعض دفع بلا و امراض کو دور کرنے کے لئے معاون ثابت ہوتے ہیں۔ جبکہ بعض روحانی ماضی و مستقبل کے حالات کے انکشاف کے لئے مناسب ہوتے ہیں۔ اور بعض اہلِ قبور سے انسان کا روزینہ مقرر ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں بعض روحانی سے زندگی میں خیر و برکت اور خوشیوں کے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان تمام امور کے علاوہ ہزاروں مصائب و مشکلات میں یہ دعوتِ قبور ایک انتہائی بہترین، سریع التاثیر اور بزرگانِ دین کا مجرب المجرب عمل ہے۔ حضرت فقیر نور محمد سروری قادریؒ فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب کوئی روحانی عامل دعوتِ قبور کی غرض و غایت سے کسی ولی اللہؒ کی قبر کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ تو بعض اوقات ایک خاص قسم کی (میٹھی و شیرینی اور دلرُبا) خوشبو سے دماغ معطر ہو جاتا ہے۔ اور بعض عاملین کو لذت و سرور اور رقت طاری ہو جاتی ہے۔ اور بعض عاملین کے جسم کا کوئی حصہ بھاری ہو جاتا ہے۔ یا کوئی آواز آتی ہے۔ یا کانوں کے پاس عجیب سی بھنبھناہٹ کی سی آواز آتی ہے۔ یا دل میں بیداری، آنکھوں میں نور اور دل میں سرور پیدا ہوتا ہے۔ اور بعض کا منہ میٹھا ہو جاتا ہے۔ بہرحال کئی اقسام کی کیفیات عاملین پر وارد ہوتی ہیں۔ یاد رہے۔ کہ جب بھی کسی قسم کی کوئی کیفیت پیش آئے۔ تو عامل کو چاہیئے۔ کہ! فوراً مراقب ہو یا قبر کے پاس ہی لیٹ جائے۔ انشاء اللہ روحانی سے ضرور ملاقات ہوگی۔ دعوت پڑھنے کے درج ذیل تین طریقے ہیں۔

نمبر 1۔ قبر کے پاس بیٹھ کر دعوت پڑھی جائے۔ **نمبر 2**۔ قبر کے پائنتی کی جانب دعوت پڑھی جائے۔ **نمبر 3**۔ قبر کے اوپر بیٹھ کر دعوت پڑھی جائے۔

جب دیکھ نہ سکتے تھے تو دریا بھی تھا اِک قطرہ — جب آنکھ کھلی، قطرہ بھی دریا نظر آیا

دعـوت الارواح پڑھنے کے 06 مقاصد :۔ ☆ روحانی امداد کے لئے۔ ☆ کسی بادشاہِ اسلام کے لئے، تاکہ اسے کفار پر برتری حاصل ہو۔ اور اس کا ملک اور مسلمان عوام محفوظ رہیں۔ ☆ رافضیوں، خارجیوں اور بدمذہبوں اور منافق علماء سے مقابلے، مناظرے و مباہلے کے لئے۔ تاکہ صاحب دعوت کو فتح جبکہ دیگر کو ہدایت حاصل ہو۔ ☆ بارانِ رحمت کے نزول کے لئے۔ ☆ اس شخص کی مدد کے لئے جو اس دعوت کو یا کسی ورد وظیفے کے پڑھنے کے بعد رجعت کا شکار ہو گیا ہو۔ ☆ کسی باعمل عالم کے لئے اگر اس کو کوئی دینی مجتہدانہ مسئلہ درپیش ہو گیا ہو۔ اور اس کا حل ممکن نہ ہو۔

لیکن اگر کوئی شخص اِن مقاصد کے علاوہ اپنے لئے دعوت پڑھے۔ تو چاہیئے۔ کہ! اپنے نفسانی، شہوانی اور شیطانی خیالات کو دور کر کے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی اور آنحضور رسالت مآب ﷺ سے محبت اور قلب کی نورانیت و ترقی منازل ولایت کے لئے دعوت پڑھے۔ چنانچہ اس

مقصد کے لئے حضرت سلطان باہوؒ کا مزار نہایت ہی بہترین اور بسیار مجرب ہے۔ اگر (خدانخواستہ) کسی شخص کا مرشد نہ ہو۔تو وہ کسی عارف باللہ ولی اللہ (جیسے کہ! دوصفحات بیشتر چند بزرگان کے اسمائے مبارکہ ذکر کئے گئے ہیں) وہاں پر یا کسی ولی کامل کے مزار پر جا کر اپنی تشنگی دور کر سکتے ہیں۔ان شاءاللہ تعالیٰ۔کئی اولیاءاللہ پاک وہند بلکہ تمام روئے زمین پر اپنے اپنے مزارات میں محواستراحت ہیں۔اُن سے فیض لیا جا سکتا ہے۔بشرطِ کہ! جو شخص فیض لینا کا متمنی ہے۔اُس کے اندر اتنی قابلیت اور اہلیت موجود ہو۔یا میرے پیرومرشد غوث الفقراء قطب الاولیاء سید محبوب علی شاہ بن عثمان علی شاہ بخاری قادریؒ یا کسی بھی صاحب عارف کامل وصاحبانِ اَمَر میں سے کسی ولی کامل کے مزار پر جا کر تعلق پیدا کرے۔روزانہ جا کر دعوت پڑھے۔تو یقیناً چند ہی دنوں میں اس روحانی (صاحب قبر سے باطنی رشتہ اور روحانی رابطہ وسچا تعلق پیدا ہو جائے گا) انشاءاللہ تعالیٰ۔جیسے کہ حضرت سلطان باہوؒ نے فرمایا کہ!

ہر کہ مرشد را نیابد در جہاں   از قبر عارف شود صاحب عیاں

دعوۃ القبور (از سلسلہ سروری قادری):

دعوۃ القبور کے سلسلہ میں یہ طریقہ سلسلہ سروری قادری میں انتہائی مجرب ومقبول ہے۔فقیر نور محمد سروری قادریؒ اس ضمن میں اپنی تصنیف جلیلہ عرفان (جلد دوئم) میں فرماتے ہیں کہ! دعوت القبور کا طریقہ یہ ہے۔کہ رات کو کسی بزرگ، ولی، کامل، شہید، غوث یا قطب کی قبر اطہر میں طالب حاضر خدمت ہو۔صاحب دعوۃ پہلے تو اہل قبر پر مسنون طریقے سے سلام کہے بعد میں اہل قبر کے حق میں فاتحہ درود پڑھے۔ترتیب یہ ہے۔کہ! درودشریف اور سورۃ فاتحہ مع تسمیہ ایک ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار پڑھ کر ثواب اہل قبر کو پہنچائے **(اگر وقت ملے تو سورۃ یٰسین ایک بار، سورۃ الملک تین بار اور سورۃ مزمل گیارہ مرتبہ پڑھ کر درود، سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص کے ہمراہ اہل قبر کو ایصال ثواب کریں۔تاکہ صاحب قبر کو زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو)** اس کے بعد صاحب دعوت اپنے مقصد ومطلب یعنی دعوۃ القبور کے لئے مستعد ہو جائے جسکا طریقہ یہ ہے۔کہ قبر کے اردگرد ایسے اذان (بانگ) دے کہ بانگ کو قبر کے سرہانے قبلہ کی طرف سے پھرتا ہوا سرہانے ہی آکر ختم کرے۔پھر صاحب قبر یعنی روحانی کو مخاطب کر کے قبر پر ہاتھ رکھ کر مکمل یقین کے ساتھ کہے۔

یَا عَبْدُاللہ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ   احضروا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

اگر صاحب دعوت متقی پرہیزگار ہو گا۔تو روحانی (یعنی صاحب قبر) فوراً حاضر ہو کر ہم کلام ہو گا۔

صاحب مزار یعنی صاحب قبر کے حاضر ہونے کی نشانی و علامت:

صاحب قبر کے حاضر ہونے کی یہ علامت ہے۔کہ قبر میں جنبش پیدا ہو گی۔یعنی قبر ہلتی ہوئی یا کشتی کی طرح جھول کھاتی ہوئی معلوم ہو گی۔اور قبر سے ایسا رعب و دبدبہ اور جلال ٹپکے گا۔کہ! دیکھنے سے ہی دہشت آنے لگے گی۔اور صاحب قبر روحانی کے حاضر ہونے کی یہ علامات اور آثار ہوں گے۔صاحب دعوت کے دل کی دھڑکن تیز ہو جائے گی۔دل میں رقت پیدا ہو گی۔اور پورے جسم پر عجیب سی کپکپی طاری ہو جائے گی۔جس سے بے اختیار گریہ جاری ہو جائے گا۔دائیں یا بائیں کان میں تن تن کی سی آواز آئے گی۔آنکھوں میں عجیب قسم کی چمک ہو گی۔اہل دعوت کو اپنا وجود بڑا بھاری، وسیع اور وزنی معلوم ہو گا۔اور روحانی اس اہل دعوت کو اپنی خوشبو بخشے گا۔یا الہام وآواز دے گا۔غرضیکہ ان علامات میں سے جو بھی علامت یا علامات ظاہر ہوں۔تو اس کا مطلب ہے۔کہ روحانی حاضر ہو گیا ہے۔بہرحال جب روحانی (یعنی صاحب قبر) کے متوجہ اور حاضر ہونے کی مذکورہ علامات اور آثار ظاہر ہو جائیں۔تو صاحب دعوت کو چاہیے۔کہ فوراً شور شرابے سے پرے ہو کر مراقب ہو جائے۔اگر موقع ملے۔تو قبر کے پاس ہی لیٹ جائے۔انشاءاللہ روحانی حاضر ہو کر ہر طرح کی مشکل کو حل کر دے گا۔

ایک عجیب و غریب مشاہدہ و معائنہ:

حضرت سلطان ارشد سروری قادریؒ اپنی کتاب ''تذکرہ نور'' میں فرماتے ہیں۔کہ! ایک میرے مخلص ہیں میاں عزیز صاحب۔جن کو میں بہت پسند کرتا ہوں۔میری خواہش ہوئی۔کہ انہیں بھی مَیں دعوت قبر (کاعمل) سکھاؤں۔اسی غرض وغایت سے مَیں انہیں حضرت میاں میر لاہوریؒ کے مزار پر انوار پر لے گیا۔کہ سب سے پہلے حضور (قبلہ مرشد فقیر نور محمد سروری قادریؒ) نے مجھے بھی اسی جگہ سے (دعوت القبور کاعمل) شروع کرایا تھا۔لہٰذا اس کو بھی یہیں سے عمل شروع کرایا جائے۔مَیں نے پوری کوشش کی۔لیکن اُن پر دعوت نہ کھل سکی۔حضرت میاں میر قادری لاہوریؒ سے مَیں نے دریافت کیا۔کہ حضورؒ اس پر دعوت کیوں نہیں کھلتی۔تو آپؒ نے فرمایا۔کہ جب تک عالم ملکوت نہ کھلے۔دعوت کا پورا ہونا مشکل ہے۔عالمِ ناسوت اور عالمِ ملکوت کے درمیان سینکڑوں حجابات ہیں۔جب تک کہ ان تمام حجابات کو ایک ایک کر کے ریاضتوں اور عبادتوں سے توڑا نہ جائے۔عالمِ ملکوت بالکل نظر نہیں آسکتا۔چنانچہ مجھے وہ حجابات بھی دکھائے گئے۔ہر ہر حجاب پر اس کا نام لکھا ہوا تھا۔ان حجابات میں سے اکثر کو مَیں نے پڑھا۔(جن میں سے چند ایک یہ ہیں)

خودی ہے مردہ تو مانندِ کاہِ پیشِ نسیم   خودی ہے زندہ تو سلطانِ جملہ موجودات

(جن میں سے چند ایک یہ ہیں) مثلاً! ریا۔ حسد۔ **بغض۔ شہوت۔ حرص۔ تکبر۔ حبِّ دنیا۔ حبِّ جاہ۔ اِصراف۔ غیبت۔ جھوٹ۔ چغل خوری۔** غرضیکہ اسی قسم کے نام اُن پر لکھے ہوئے تھے۔میں بہت حیران ہوا۔میں نے عرض کیا۔کہ! حضور مجھے یہ یقین ہے۔کہ! مَیں نے (بھی) ان حجابات کو نہیں پھاڑا تھا۔بلکہ ان میں سے بہت سارے عیوب اَب بھی میرے اندر موجود ہیں۔پھر مجھ پر یہ انکشاف کیونکر ہو گیا

؟ (یعنی ان میں سے کافی عیوب ہونے کے باوجود مجھے کیسے کشف القبور حاصل ہوگیا) تو آپؒ (حضرت میاں میر قادری لاہوریؒ) نے فرمایا۔کہ صرف تمھارے پیر و مرشد حضرت فقیر نور محمد سروری قادریؒ کی نگاہِ کرم سے آپ سے یہ تمام حجابات اُٹھا لئے گئے۔ ورنہ اِن تمام حجابات کو دور کرنے کے لئے ایک مدت مدید چاہیئے۔ (فقیر البلوشی کی جانب سے ان بارہ خصلتوں کی مختصر تعریفیں پیشِ خدمت ہیں)

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں　　　عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

☆ **ریا** : ریا درحقیقت اخلاص کا معکوس ہے۔ریا سے مراد اللہ تعالیٰ کی عبادت کا اَجر غیر اللہ کو دِکھا کر اُس سے طلب کرنا ہے۔ ☆ **حسد** : حسد کا مفہوم رب متعال کی عطاو عنایت پر اعتراض و ناراضگی کا قولی و فعلی طور پر اظہار کرنا ہے۔حسد کا سب سے زیادہ نقصان حاسد کی اپنی ذات کو پہنچتا ہے۔کیونکہ! حسد انسان کو اندر سے دیمک کی طرح چاٹ رہا ہوتا ہے۔ ☆ **بُغض** : بُغض، کینہ، عداوت، بیر وغیرہا ایک ہی طرح کے خصائل ہیں۔بہر حال! بُغض درحقیقت حُبّ کا معکوس ہے۔ ☆ **شھوت** : گندے اور غلیظ (خصوصًا نسوانی) خیالات وتصورات سے لاحق ہونے والی ایک کیفیت کا نام ہے۔اس خصلت سے جسم کے اندر کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ ☆ **حرص**: حرص اصل میں صبر وشکر کا معکوس ہے۔حرص سے مراد کسی چیز کی موجودگی کے باوجود مزید اُسی کی زیادتی کی طلب کرنا ہے۔ ☆ **تکبر** : تکبر درحقیقت عجز وانکساری کا معکوس ہے۔تکبر کے دو مفاہیم ہیں۔یعنی رب متعال کی عطاو عنایت پر فخریہ طور پر اِترانا اور اپنے سے باقیوں کو حقیر جاننا۔ میرے خیال کے مطابق ان میں دو کا مزید اضافہ بھی ہونا چاہیئے۔ جو یہ ہیں۔

☆ **حُبِ دُنیا** : حُبِ دُنیا کا علاج موت کو یاد کرنے سے ختم ہوتا ہے۔ ☆ **حُبِّ جاہ** : (زمین وجائیداد کی محبت کی وجہ سے انسان غفلت کا شکار ہو جاتا ہے) حُبِ جاہ کا علاج زکٰوۃ کی ادائیگی اور صدقہ وخیرت کرنے سے ہوتا ہے۔ ☆ **اِسراف** : اِسراف یعنی فضول خرچی۔اسراف کا واحد علاج سادگی اختیار کرنا ہے۔یعنی سنتِ نبوی ﷺ کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالا جائے۔اس عادت سے اسراف کی خصلت یکسر ختم ہو جائے گی۔ان شاءاللہ۔ ☆ **غیبت** : غیبت سے مراد پیٹھ پیچھے کسی کی بُری عادت کو بیان کرنا۔(قرآنِ حکیم میں ہے) **ویل لکل ھمزۃ لمزۃ** ۔تباہی اور بربادی ہے ہر اس شخص کے لئے، جو دوسروں کے عیوب ڈھونڈتے ہیں۔اور لوگوں کی پیٹھ پیچھے برائیاں کرتے ہیں۔ ☆ **جھوٹ** : جھوٹ معکوس ہے سچ کا۔ جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے۔ ☆ **چغل خوری** :کسی ایک کے راز کو افشاء کر کے کسی دوسرے کو بتانا۔کچھ جگہوں پر چغل خوری سے مراد شکوہ بھی ہے۔ (یاد رہے۔کہ!) جھوٹ، بہتان، افتراء، غیبت، منافقت اور سازش وغیرہا ایک ہی طرح کی خامیاں ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے محفوظ رکھے۔آمین۔

صحیح بخاری شریف کی ایک مشہور حدیث ہے۔کہ! حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں۔کہ! مَیں نے حضرت نبی مکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔(کہ) عالمِ ارواح میں (قبل تخلیق کائنات) تمام ارواح گروہوں کی شکل میں رہتی تھیں۔پس جس جس روح میں وہاں پہچان ہوگئی۔ یہاں (یعنی اس دنیا میں مجسم حالت میں آنے کے بعد) بھی اُن میں باہم محبت ہوتی ہے۔اور جو (ارواح وہاں یعنی عالمِ ارواح میں) ایک دوسرے سے اجنبی رہیں۔ تو یہاں (اس دنیا میں پیدا ہونے کے بعد) بھی اُن میں بیگانگی رہے گی۔(بقولِ رومیؒ)

قال را بگذار و مَردِ حال شو　　　پیشِ مَردِ کاملے پامال شو

محض گفتگو چھوڑو۔ بلکہ صاحب حال بن جاؤ۔اور تم صاحب حال اُس وقت بنو گے۔جب تم کسی مرد کامل کے روبرو خود کو ڈال دو گے۔

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ کے شاگردِ رشید وخلیفہ جناب حضرت شیخ صدالدین القونویؒ اپنے پیر و مرشد و مربی کا فرمان نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔کہ! اس دنیا میں لوگوں کا ایک دوسرے سے صورتوں میں جمع ہونا اور عالمِ بالا میں ارواح کے ساتھ جمع ہونا کبھی بحالتِ بیداری اور کبھی درعالمِ رویاء اس کی مضبوط تر سببِ مناسبت اور کئی باتوں میں یکسانیت کا پایا جانا ہے۔کثرتِ اجتماع اور قلتِ اجتماع کا دارومدار آثارِ مناسبت کی قوت وضعف پر ہے۔کیونکہ وہ ذاتوں میں کبھی م صفات م احوال اور افعال تینوں میں مناسبت ہوتی ہے۔اور کبھی صرف افعال میں۔اگر اس درجے میں کوئی اور وصف بھی اس سے ملحق ہو جائے۔تو نسبت اور بھی زیادی قوی ہو جائے گی۔اور اگر اس کے ساتھ مناسبتِ ذاتی کو بھی فرض کر لیا جائے۔تو نسبت مکمل ہوگئی۔پس جس آدمی کی نسبت کاملین یعنی انبیائے کرامؑ اور اولیائے عظامؒ کی ارواح سے ثابت ہوگئی۔وہ جب چاہے۔ان سے مل جائے۔خواب میں چاہے بیداری میں۔حضرت شیخ صدرالدین قونویؒ مزید فرماتے ہیں۔کہ! یہ حال ہم نے اپنے شیخ یعنی حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ کے اندر کئی برس تک ملاحظہ کیا۔ہم نے ان میں سے بعض احوال دوسرے لوگوں میں بھی دیکھے ہیں۔حضرت شیخ اکبر ابن عربیؒ کے اندر یہ وصف تھا۔کہ وہ جب چاہتے انبیائے کرامؑ اور اولیائے عظامؒ یا دیگر لوگوں کی ارواح سے ملاقات کر لیتے تھے۔بمطابق حضرتت شیخ اکبرؒ اس ملاقات کی تین صورتیں اور مراتب ہیں۔جو کہ یہ ہیں۔

☆اگر چاہے تو اپنی روحانیت کو اس دنیا میں اُتار لے۔اور اس کو مجسم کر کے مثالی صورت میں محسوس کرے۔جو حسی وحقیقی صورت سے مشابہ ہو۔جو دنیا میں اسے حاصل تھی۔اس میں ذرہ بھر بھی کمی نہ ہو۔ ☆اگر چاہے تو اسے (مطلوبہ روح کو چاہے) اپنے خواب میں حاضر کر لے۔ ☆اگر چاہے تو اپنی شکل ختم کر کے اس سے مل جائے۔بایں طور کہ اس کا ذاتی مقام عالمِ بالا سے متعین ہو۔ اسی مناسبت ثانیہ کے مطابق، جو اس نظر آنے والی صورت اور بعض افلاک کے مابین ہے۔اور اس مناسبت کے مطابق جو اس فلک کو دوسرے افلاک اور دوسری کائنات سے ہے۔اور یہ حال جو میں (شیخ صدرالدین القونویؒ) نے بیان کیا ہے۔ہمارے شیخ ابن عربیؒ کے تصرف سے ملا ہے۔اور یہ درحقیقت وراثتِ نبوی ﷺ کے عین درست ہونے کی واضح دلیل ہے۔اسی کی طرف

اللہ تعالیٰ کے اس ارشادِ ربانی کی طرف اشارہ ہے۔ ''جو رسلؑ ہم نے آپ ﷺ سے پہلے بھیجے ہیں۔ ان سے پوچھ لیں۔'' سو ایسی ملاقات کو بعید و ناممکن نہ سمجھ کر کسی کمزور تاویل کا سہارا ڈھونڈتے پھرنا، کہ تیرے علاوہ، بخدا ایک سے زیادہ ان لوگوں نے یہ اور اس جیسی کئی ملاقاتیں کی ہیں۔

ندامت کے چراغوں سے بدل جاتی ہیں تقدیریں   اندھیری رات کے آنسو، خدا سے بات کرتے ہیں

اگر روحانی (اہلِ قبر) حاضر نہ ہو۔ یا کوئی علامت واثر معلوم نہ ہو۔ تو صاحبِ دعوت کو چاہیے۔ کہ قبر کے سرہانے بیٹھ کر ایک بار سورۃ یٰسین، تین بار سورۃ ملک اور گیارہ مرتبہ سورۃ مزمل پڑھے۔ اگر پھر بھی حاضر نہ ہو۔ تو قبر کے سینے کے مقابل بیٹھ کر ایک بار سورۃ یٰسین، تین بار سورۃ ملک اور گیارہ مرتبہ سورۃ مزمل پڑھے۔ اگر پھر بھی حاضر نہ ہو تو قبر کے پچھواڑے بیٹھ کر ایک بار سورۃ یٰسین، تین بار سورۃ ملک اور گیارہ مرتبہ سورۃ مزمل پڑھے۔ اگر اس بار بھی کوئی علامت ظاہر نہ ہو۔ تو آخری بار قبر کی پائنتی کی طرف بیٹھ کر ایک بار سورۃ یٰسین، تین بار سورۃ ملک اور گیارہ بار سورۃ مزمل پڑھے۔ پاؤں کی طرف سے یہ دعوت پڑھنے سے روحانی، صاحبِ دعوت سے تنگ آجاتا ہے۔ اور ضرور کوئی نہ کوئی علامت ظاہر ہوتی ہے۔ اگر پھر بھی کوئی علامت ظاہر نہ ہو تب بھی یہ دعوت روز پڑھی جائے۔ تو چند دنوں تک صاحبِ قبر اور صاحبِ دعوت کے مابین ایک روحانی نسبت وانسیت پیدا ہو جائے گی۔ انشاء اللہ۔

اِسی ضمن میں فقیر (البلوشی) عرض گزار ہے۔ کہ! اگر ایک مزار پر اِس پورے عمل (Procedure) کو کرنے کے بعد کامیابی حاصل نہ ہو۔ تب بھی گھبرانا نہیں چاہیئے۔ بلکہ اپنے ذوق وشوق، تحقیق وجستجو میں اضافہ کرتے ہوئے اِسی عمل کو مختلف مزارات پر متعدد مرتبہ کرتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ کامیابی قدم چومے۔ کیونکہ مشق کی مسلسل تکرار ہی انسان کو کامیابی سے ہمکنار کرتی ہے۔ بقولِ شاعر!

شہسوارِ قبر عالم ملک گیر   شہسوار قبر کامل شد فقیر

اسی طرح: صاحبِ دعوت چنیں باشد حضور   ہر کرا قوت بود اہلِ قبور

اسی طرح: ہر حقیقت یافتہ زیر و زبر   ہر کہ واقف میشود دعوتِ قبر

اسی طرح: قتلِ موذی را کند فی اللہ فقیر   دعوتِ تیغِ برہنہ دست گیر

مشاھداتِ دعوت الارواح : حضرت سلطان ارشد القادریؒ اپنے واقعات وتجربات پیش کرتے ہیں۔ جناب ارشد صاحبؒ اپنی کتاب ''دعوتِ ارواح'' فرماتے ہیں۔ کہ سیدی ومرشدی حضرت فقیر نور محمد سروری قادریؒ نے مجھے دعوت القبور کا عمل اپنی ہی معیت میں حضرت میاں میر لاہوری قادریؒ کے مزار پرانوار پر شروع کرایا تھا۔ چونکہ روحانی طور پر میری یہ ملاقات سب سے پہلی تھی۔ اسی لئے تمام معاملہ مجھے خواب کی سی طرح نظر آیا۔ اس کے بعد جس روحانی کی قبر پر میں نے عمل کیا۔ فوراً ملاقات ہو جاتی تھی۔ اور باطنی روحانی بصیرت جس قدر کھلتی گئی۔ اسی قدر مشاہدات میں زیادہ وثوق اور یقین میں پختگی ہوتی چلی گئی۔ چنانچہ ابتداء میں ایک دفعہ یہ شیطانی وسوسہ میرے دل و دماغ پر چھا گیا۔ کہ! جو کچھ میں کشفی طور پر دیکھتا ہوں۔ کہیں وہ میرے خیالات اور تصورات ہی تو نہیں۔ جو میرے ذہن میں متشکل ہو کر مسلط ہو جاتے ہیں۔ اسی دوران اتفاق سے ایک مرتبہ کوہاٹ جانا پڑا۔ وہاں ایک مشہور بزرگ سید عبداللہ المعروف حاجی بہادرؒ کا مزار تھا۔ ان کی بزرگی اور شہرت سن کر میرے دل میں ان کی قبر مبارک پر دعوت پڑھنے کا شوق دامن گیر ہوا۔ چنانچہ دعوت میں بہت سے حقائق کھلے۔ جن کا تفصیلی ذکر میری (سلطان ارشد قادری) کتاب ''تذکرہ نور'' میں موجود ہے۔ جبکہ یہاں صرف ایک ہی حصے کا ذکر کرنا مقصود ہے۔ وہ یہ کہ آپ (حاجی بہادرؒ) نے فرمایا۔ آپؒ چونکہ ہمارے مہمان ہیں۔ لہٰذا ہمارے ہاں چائے کی دعوت قبول فرمائیں۔ اور مجھے دو روپے دے دیئے۔ کہ ان کی چائے پی لیا۔ جب مجھے استغراقی کیفیت سے افاقہ ہوا۔ تو وہ دو روپے میرے ہاتھ میں بعینہٖ موجود تھے۔ چنانچہ میرا وہ شک وشبہ رفع ہو گیا۔ کہ یہ تخیلاتی وتصوراتی ملاقات نہ تھی۔ بلکہ حقیقی تھی۔ ورنہ یہ دو روپے کہاں سے آگئے۔

مرنا مرنا ہر کوئی آکھے، میں وی آکھاں مرنا   جس مرن وِچ یار نہیں راضی، اُس مرنا دا کی کرنا

کلیدِ کشف الارواح : حضرت سلطان ارشد القادریؒ اپنی کتاب ''دعوتِ ارواح'' میں رقم طراز ہیں۔ کہ! میرے پیر ومرشد حضرت جناب فقیر نور محمد سروری قادریؒ مجھے اکثر (نصیحت کے طور پر) فرمایا کرتے تھے۔ کہ! دعوت القبر کا طریقہ اور مشاہدہ تو میں نے تجھے مکمل کروا دیا ہے۔ اَب کوئی ایسی صورت ہو کہ! ایک جگہ زیرِ زمین (کوئی گڑھا یا کھڈا) کھود کر بنایا جائے۔ اور اس میں اس قسم کا طریق کار اختیار کیا جائے۔ (اس طرح سے) آپ ہر روح کو اس جگہ بلا سکیں گے۔ نہ کسی قبر پر جانے کی ضرورت رہے گی۔ اور نہ ہی دور دور کے تکلیف زدہ اسفار (سفر کی جمع) اختیار کرنے پڑیں گیں۔ کیونکہ! اکثر اولیائے کرام کی قبور دوسرے ممالک میں موجود ہیں۔ اور پھر اس زمانہ میں پاسپورٹ اور ویزہ کی پابندیوں اور بے شمار دشواریوں سے بھی جو کہ راستے میں مجبوراً اختیار کرنی پڑتی ہیں، سے جان چھوٹ جائے گی۔ چنانچہ حضرت فقیر نور محمد سروریؒ کی ہدایت کے مطابق مجالس دعوت الارواح شروع کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس میں دعوت القبور سے بھی زیادہ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

(بقول البلوشی)! جب تک کسی کو دعوت القبر میں کامیابی میسر نہ ہوگی۔ وہ اس کلیدِ کشف الارواح والی مشق وعمل سے مستفید ومتنفع نہیں ہو سکے گا۔

بہت نزدیک ہو کر بھی وہ اتنا دور ہے مجھ سے   اشارہ ہو نہیں سکتا، پکارا جا نہیں سکتا

زیارتِ قبور کے متعلقات :

نمبر .1 سُلطان المحققین حضرت شیخ شرف الحق والدین احمد یحیٰ منیریؒ اپنے **مکتوبات صدی** میں مکتوب نمبر **21** کے تحت فرماتے ہیں ۔ کہ زیارت کے لئے بہترین اور افضل تین دن ہیں ۔ دوشنبہ (سوموار) ، پنجشنبہ (جمعرات) اور جمعۃ المبارک ۔ بعد ادائیگی نماز جمعہ ، اور ماہ متبرکہ جیسے عشرہ ذوالحجہ ، عیدین ، عاشورہ ، اور متبرک و مقدس راتیں جیسے شب برات ، رمضان المبارک کا آخری عشرہ وغیرہ جو کوئی چاہے ۔ کہ زیارت قبور کو جائے ۔ وہ زوال کے اوقات کا خیال کر کے قبرستان جانے سے پہلے گھر پر دو رکعتیں اس طرح پڑھے ۔ کہ **سورہ فاتحہ** کے بعد ایک بار **آیت الکرسی** اور تین بار **سورہ اخلاص** پڑھے ۔ اور سلام کے بعد یوں کہے کہ ! **یا ارحم الراحمین** ۔ اس نماز کا ثواب فلاں شخص (مردے یا مردوں کے نام یا پھر تمام ارواح المسلمین کہہ دے) کو پہنچا دے ۔ آمین ۔ تو حق تعالیٰ اس کی یا ان تمام کی ارواح کو ایک نور پہنچا دے گا ۔ اور اس نماز پڑھنے والے کے حق میں بہت سے ثواب لکھے جائیں گے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

نمبر .2 حضرت شیخ شرف الحق والدین احمد یحیٰ منیریؒ اپنے **مکتوبات صدی** میں مکتوب نمبر ۲۱ کے تحت اور صاحب **نُزھۃ المجالِس** (جلد اول) میں اور صاحب کتاب **المُختار و مُطالعُ الانوار** فرماتے ہیں ۔ کہ متقدمین کی کتابوں میں آیا ہے ۔ کہ مردے پر کوئی رات پہلی رات سے زیادہ سخت نہیں ہوتی ۔ اسی لئے چاہیئے ۔ کہ مردے کے نام کا صدقہ دے ۔ اور اگر صدقہ دینے کی توفیق نہ ہو تو دو رکعت نماز اس طرح سے ادا کرے ۔ کہ ہر رکعت میں **سورہ فاتحہ** کے بعد ایک مرتبہ **آیۃ الکرسی** ، تین مرتبہ **سورہ تکاثر** اور گیارہ مرتبہ **سورہ اخلاص** پڑھے ۔ بعد سلام کے کہے ۔ **یا ارحم الراحمین** ، میں نے اس نماز کا ثواب فلاں بن فلاں مردے کو بخش دیا ہے ۔ تو اللہ کریم اس نماز کی برکت سے اُس مردے کی قبر میں ایک ہزار فرشتے نور کی مشعلیں **تُحفتاً** لئے ہوئے بھیجے گا ۔ اور ایک ہزار شہیدوں کا ثواب ملے گا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

بہر حال ! اِس ضمن میں یہ فقیرِ حقیر (عبد الرؤف القادری کوئٹہ) قارئینِ کتاب (اَسرارِ محبوب کامل) میں کشف القبور و کشف الارواح کے چند طریقے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے ۔ لہٰذا کشف القبور و دعوتِ ارواح کے چند مجرب اور مستند طریقے پیشِ خدمت ہیں ۔

اعمال و عملیات برائے روئیتِ موتی۔

سیدنا حضرت موسیٰؑ کی زیارت بحالت رویا :

کتاب مواقع النجوم (ماموں کانجن) میں لکھا ہے ۔ کہ میاں پہلوان کہتا تھا ۔ کہ ایک دفعہ مجھے خواب میں پیر رحم شاہ نے ایک وظیفہ بتایا تھا اور کہا تھا ۔ کہ اگر تو اسے پڑھے گا ۔ تو تیری سیدنا حضرت موسیٰؑ سے ملاقات کروائی جائے گی ۔ چنانچہ میں نے یہ وظیفہ کیا ۔ تو واقع مجھے حضرت موسیٰؑ کی زیارت بھی ہوئی ۔ سیر بھی کروائی گئی ۔ اور جو وظیفہ مجھے خواب میں بتایا گیا تھا ۔ وہ یہ ہے ۔ **یَا رَبِّ مُوسٰی یَا رَبِّ کَلِیْمُ بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** ۔

چونکہ کتاب میں تعداد نہیں لکھی گئی ۔ لیکن اِس ضمن میں میرا (البلوشی کا) گُمان ہے ۔ کہ اس ورد کی تعداد روزانہ رات کو سونے سے پہلے بحالت وضو (رُو بہ قبلہ بر مُصلہ) **300** یا **1000** مرتبہ ہو گی ۔ یہ ورد کرنے کے بعد بغیر کسی سے بات چیت کیئے سو جائیں ۔

حضرت سلیمان بن داوٗدؑ سے ملاقات کا طریقہ (برعالم رویائے صادقہ) :

اگر کوئی شخص روزانہ بعد نمازِ فجر اور بعد نمازِ عشاء دُعائے برہتیہ کو **100 - 100** مرتبہ اس نیت سے پڑھتا رہے ۔ کہ اسے حضرت سلیمان ابن داوٗدؑ کی خواب میں زیارت نصیب ہو ۔ تو چند ہی راتوں میں ایسا شخص اپنے مقصد میں کامیاب ہو گا ۔ انشاء اللہ العظیم ۔ دعا یہ ہے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ سَیِّدِنَا سُلَیْمَانَ ابْنِ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِحَقِّ وَ بِعِزَّۃِ بَرْھَتِیہِ (2 مرتبہ) **کَرِیْرٍ** (2 مرتبہ) **تَتْلِیَۃٍ** (2 مرتبہ) **طُوْرَانٍ** (2 مرتبہ) **مَزْجَلٍ** (2 مرتبہ) **بَزْجَلٍ** (2 مرتبہ) **تَرْقَبٍ** (2 مرتبہ) **بَرھَشٍ** (2 مرتبہ) **غَلْمَشٍ** (2 مرتبہ) **خُوْطِیْرٍ** (2 مرتبہ) **قَلْنَھُوْدٍ** (2 مرتبہ) **بَرْشَانٍ** (2 مرتبہ) **کَظْھِیْرٍ** (2 مرتبہ) **مُوْشَلَخٍ** (2 مرتبہ) **بَرْھَیُوْلاً** (2 مرتبہ) **بَشْکِیْلَخٍ** (2 مرتبہ) **قَزْمَزٍ** (2 مرتبہ) **اَنْغَلْ لِیْطٍ** (2 مرتبہ) **قَبْرَاتٍ** (2 مرتبہ) **غَیَاھاً** (2 مرتبہ) **کِیْدَھُوْلاً** (2 مرتبہ) **شَمْخَاھِرٍ** (2 مرتبہ) **شَمْخَاھِیْرٍ** (2 مرتبہ) **شَمْھَاھِیْرٍ** (2 مرتبہ) **بِکَھْطَھُوْ نَیْہٍ** (2 مرتبہ) **بَشَارِش** (2 مرتبہ) **طُوْنَش** (2 مرتبہ) **شَمْخَا بَارُوْخٍ** (2 مرتبہ)۔

حضرت مولا علیؓ بن ابی طالب کو خواب میں دیکھنا : (عمل از پروفیسر محمد عبد اللہ بھٹی)

یہ (مجرب) عمل مبارک حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زیارت کے ساتھ ساتھ روحانی بیداری اور ترقی کے لئے بھی خاص الخاص ہے ۔ جو لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی زیارت کے متمنی ہیں ۔ وہ ضرور اس عمل کو کریں ۔ (عمل یہ ہے) بعد نمازِ عشاء نوچندی جمعرات سے اول و آخر **11-11** مرتبہ درود شریف (اور درمیان میں) **4100** مرتبہ یہ وظیفہ پڑھیں ۔ **یا حی یا قیوم برحمتک یا رحم الراحمین** ۔ لباس پاک وصاف اور خوشبو لگا کر یہ عمل کسی الگ کمرے میں کریں ۔ اس کمرے میں اور کوئی نہ آئے ۔ دورانِ عمل بہت خوشبوئیں آئیں گی ۔ 41 دن کا وظیفہ پورا کریں ۔ انشاء اللہ ، اللہ تعالیٰ زیارت کرانے پر قادر ہے ۔

حضرت خضرؑ سے ملاقات کرنے کے مُختلف طریقے:

حکایت : اسی ضمن میں ایک مشہور و معروف حکایت ہے۔کہ! پچھلے زمانے میں اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ رہا کرتا تھا۔جو کہ ایک مرتبہ حضرت خضر نبیؑ کو دیکھ چکا تھا۔اور دوبارہ بھی دیکھنے کی خواہش لئے ہوئے تھا۔اسی تمنا میں وہ صبح و شام یہی دعا کرتا رہتا تھا۔کہ! ''یارب! مجھے ایک مرتبہ پھر اِن (یعنی حضرت خضر نبیؑ) سے ملا دے۔اور مجھے حضرت خضر نبیؑ کا دیدار عطا فرما''۔بس ہر وقت اس کی زبان پر یہی دعا رہتی تھی۔حتی کہ وہ حضرت خضر نبیؑ کے عشق میں عقل سے بیگانہ ہو گیا۔اور وہ مجنوں کی طرح صحراؤں، بیابانوں اور پہاڑوں میں کئی برس تک بھٹکتا رہا۔پھر کچھ سالوں بعد اچانک اُس کی عقل لوٹ آئی۔اور وہ (ناکام و نامراد ہو کر) اپنے گاؤں میں اپنے گھر واپس لوٹ آیا۔مگر اسے حضرت خضر نبیؑ نظر نہیں آئے۔تو اُس شخص نے دوبارہ سے یہ دعا کہنا شروع کر دی۔اے میرے رب! دیکھ تو سہی۔میرا کیا حال ہو گیا ہے۔مجھے پھر سے حضرت خضر نبیؑ کا دیدار نصیب فرما۔خواہ ایک ہی بار سہی۔تب اُس کے سامنے ایک دن اچانک حضرت خضر نبیؑ نمودار ہو گئے۔وہ شخص تو حیران ہی رہ گیا۔تو حضرت خضر نبیؑ فرمانے لگے۔تم نے رب سے مجھے دیکھنے کی دُعا کیوں مانگی۔مجھے بتاؤ۔(کہ) تم مجھ سے کیا چاہتے ہو ؟ تو وہ دیہاتی بے حد متحیر تھا۔اور کہنے لگا۔یا حضرتؑ ! جب آپؑ اتنی جلدی تشریف لا ہی سکتے تھے۔اور جب آپؑ کا آنا اتنا ہی آسان تھا۔تو مجھے کیوں برسوں تک تڑپایا ؟ میں آپؑ کی وجہ سے اپنی عقل سے بیگانہ ہو گیا۔پہاڑوں پر دیوانوں کی طرح پھرتا رہا۔تو حضرت خضر نبیؑ نے اپنا جبہ مبارک اس دیہاتی کو پہنا دیا۔اور اپنی کلاہ بھی اس آدمی کے سر پر رکھ دی۔پھر آپؑ نے فرمایا۔آج سے تم خضر ہو۔جاؤ بازار اور ہر ایک کو نظر آؤ۔وہ آدمی بازار گیا۔تو وہاں جا کر کیا دیکھتا ہے۔کہ! اے میرے رب! کسی کی دُم نکلی ہوئی ہے۔کسی کے سینگ ہیں۔کوئی زمین پر گھسٹتا پھر رہا ہے۔یعنی بازار کے چوراہے پر دسیوں اقسام کی مخلوقات ہیں۔سانپ، کن کھجورے، لگڑ بھگے، سؤر، چوہے، کیڑے مکوڑے، شیر، بندر وغیرہ وغیرہ۔

یعنی دنیا میں ہم جس معنی و صورت کے حامل ہوتے ہیں۔ہماری سیرت بھی ویسی ہی ہوتی ہے۔تو پھر ہم کیا کہتے ہیں ؟ انسانی صورت ظاہر کا نام نہیں۔بلکہ انسانی صورت و باطن کا نام ہے۔کیونکہ! اگر صورت ہی کافی ہوتی۔تو سیرت کی ضرورت ہی نہ تھی۔اور خضر نبیؑ کا جبہ و کلاہ پہنتے ہی اُس دیہاتی کی آنکھوں پر پڑے پردے گر گئے۔اور ہر کسی کی سیرت، معنی، خیالات درحقیقت حقیقی چہرے دکھائی دینے لگے۔ظالمین کو لگڑ بھگے کی صورت میں، مکر نے والوں اور دو غلے ریاکار لوگوں کو بندر کی صورت، غیبت کرنے والوں اور دل آزاری کرنے والوں کو کتوں کی شکل و صورت میں دیکھا۔باطل اور توہم پرستی کے ماننے والوں کو سؤر کی شکل میں دیکھا۔ بہر حال! وہ غریب دیوانہ تو حیرت میں ہی پڑ گیا۔اور اپنے آپ سے کہنے لگا۔اے میرے اللہ! یہ کیا حال ہے؟ اور وہ آگے بڑھتا گیا۔تو اچانک اُسے ان مخلوقات کے درمیان ایک نورانی چہرے والے بزرگ نظر آئے۔جن کی ریش سفید سے سفید تر تھی۔اور وہ نورانی آنکھوں والے بزرگ تھے۔حضرت خضر نبیؑ کے جبہ و کلاہ کے حامل دیہاتی نے اس بزرگ کو دیکھ کر راحت محسوس کی۔اور وہ دیہاتی فوراً اُس نورانی بزرگ کے پاس جا پہنچا۔اور کہنے لگا۔اے بزرگوار! میں خضر ہوں۔مجھ سے آپ کو کسی کام کی خواہش ہے کیا ؟ اگر ہے۔تو بتائیے۔میں ابھی آپ کا وہ کام کئے دیتا ہوں۔ہاں! جب کوئی اور مدد کرنے والا نہ رہے۔تو خود بخود حضرت خضر نبیؑ چلے آتے ہیں۔وہ شخص بولا۔بزرگ نے اُسے دیکھا۔اور کہا۔میرے بچے تم اپنا کام کرو۔ہمیں حضرت خضرؑ کی ضرورت ہو گی۔تو ہم خود تمھارے گھر آ جائیں گے۔ یعنی حضرت خضر نبیؑ کو دیکھنے کی خواہش کرنے والوں کو تو پہلے اپنے اندر موجود مخلوقات سے واقف ہونا ہوگا۔جب تک واقف نہیں ہوں گے۔تو دیکھیں گے کیسے ؟ اور جب تک دیکھیں گے نہیں۔تو اِن سے لڑیں گے کیسے ؟ یعنی یہ تمام جانور جیسے کہ کتے، لگڑ بھگے، سؤر، کن کھجورے، کیڑے مکوڑے۔۔۔وغیرہ ہمارے گھر (یعنی دل و دماغ اور پورے جسم) پر حملہ کر چکے ہیں۔کیا یہ انسان پھر بالخصوص مسلمان کو زیب دیتا ہے۔کہ! وہ ان جانوروں کو اپنے اندر رکھ کر کھلاتا پلاتا رہے۔اور اُن کو مزید فربہ و توانا کرتا رہے۔یا پھر توبہ اور عمل و کردار سے اپنے قلب و دماغ اور جسم کی اصلاحِ حقیقی کرے۔اور ان تمام جانوروں سے جنگ کر کے انہیں نکال باہر کرے۔اور اس گھر (قلب، دماغ اور جسم) کے مالکِ حقیقی (یعنی اللہ تعالیٰ) کے رہنے کے قابل بنائے۔کیونکہ! اللہ تعالیٰ تو اس قدر بڑا اور عظیم ہے۔کہ! وہ اس کائنات تو کیا اس طرح کی اربوں کھربوں کائناتوں میں بھی نہیں سما سکتا۔سوائے ایک مومن کے قلب کے۔

☆ **اول طریقہ** : ظہر کی نماز کے بعد دس رکعت نمازِ نفل دو دو رکعتیں کر کے اس طرح سے پڑھیں۔کہ تمام رکعتوں میں قرآن پاک کی آخری دس سورتیں (سورہ فیل سے والناس تک) ہی پڑھی جائیں۔بعد ازاں فرمایا کہ اس نماز کو ﴿**صلوٰۃ الخضر**ؑ﴾ کہتے ہیں۔دراصل یہ نماز حضرت خضر نبیؑ کی ہے۔جو بھی شخص اس نماز کو ہمیشگی کے ساتھ ادا کرتا رہتا ہے۔تو اسے ضرور بالضرور حضرت سیدنا خضر نبیؑ سے ملاقات حاصل ہوتی رہے گی۔انشاء اللہ تعالیٰ۔

☆ **دوئم طریقہ** : صاحب طبقاتِ امام شعرانیؒ میں **شیخ علی نتبیتی**ؒ کے حالات میں مرقوم ہے۔آپؒ کی (اکثر و بیشتر) حضرت خضر نبیؑ سے ملاقات ہوتی رہتی تھی۔اور یہ آپؒ کی ولایت کی بہت بڑی دلیل ہے۔کیونکہ حضرت خضر نبیؑ صِرف اسی شخص سے ہی ملتے ہیں۔جس کا ولایتِ محمدی ﷺ میں قدم راسخ ہو۔حضرت سیدی عبدالوہاب الشعرانیؒ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔کہ! میں نے مدرسہ کاملیہ میں حضرت شیخ علی نتبیتیؒ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔کہ! حضرت خضر نبیؑ کسی شخص کو نہیں ملتے۔مگر جبکہ اس میں تین خصلتیں جمع ہو جائیں۔اگر (یہ تینوں خصائل) جمع نہ ہوں۔تو کبھی نہیں ملتے۔گرچہ وہ ملائکہ جیسی عبادت ہی کرتا ہو۔ ☆ پہلی خصلت یہ ہے۔کہ! بندہ اپنے تمام احوال میں ان کے طریقوں پر ہو۔ ☆ دوسری خصلت یہ ہے۔کہ! اسے دنیا پر کوئی حرص نہ ہو۔ ☆ تیسری خصلت یہ ہے۔کہ! اہلِ سلام (یا اسلام) کے لئے اس کا سینہ صاف ہو۔کینہ نہ بغض نہ حسد۔

☆ **سو ئم طر یقه** : صاحب جواہرِ خمسہ فرماتے ہیں۔کہ اگر کوئی شخص دعائے سیفی کو **41** بار روزانہ پڑھے۔تو حضرت سیدنا خضرؑ اس کے پاس آئیں گے ۔انشاءاللہ۔ **دُعائے سیفی شریف** حضرت علی المرتضیٰؓ سے منسوب ومنقول ہے۔اور آج کل اوراد و وظائف کی تمام کتب میں موجود ہے۔

(میری رائے کے مطابق دعائے سیفی کا سب سے صحیح نسخہ حضرت فقیر نور محمد سروری قادریؒ کی کتاب مخزن الاسرار میں ہے)

☆ **چھارم طر یقه** : اس مجرب المجرب عمل کو حضرت سید غوث علی شاہ قلندری قادریؒ نے حضرت سید گل حسن شاہ قلندری قادریؒ کو ایک پرانی کتاب سے بتایا تھا۔جب سید گل حسن شاہ صاحبؒ نے اس عمل کو آزمایا۔تو فی الواقع سو فیصدی درست پایا۔اس کے بعد یہی عمل مذکورہ کئی بزرگوں کے متعدد متوسلین و معتقدین نے آزمائے۔اور تمام لوگ حضرت سیدنا خضر نبیؑ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔بہر حال اس عمل کا طریقہ یہ ہے۔ منگل کا دن گزار کر شب بدھ کو سونے سے پہلے توبہ تجدید وضو دو رکعت صلوٰۃ نفل بہ نیت رویتِ سیدنا خضر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس طرح پڑھیں۔کہ ہر رکعت میں **سورۃ فاتحه** کے بعد تین بار **آیت الکرسی**،تین بار،سورۃ **الم نشرح** اور گیارہ بار **سورۃ صمدیه (اخلاص)** پڑھیں۔سلام پھیرنے کے بعد درج ذیل عزیمت کو 7۔مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کر کے شمال کو رخ کر کے بصورت محمد ﷺ سو جائیں۔اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم اور اِس عمل کی بدولت شب بدھ سے شب جمعہ تک یا پھر چند ہی راتوں میں ضرور بالضرور بحالت خواب (یعنی در عالم رویا) زیارت کا شرف حاصل ہو جائیگا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔عزیمت یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ☆ حُبٌّ. قُبٌّ. طَبَابِيۡقٌ. طَنَابِيۡقٌ. طَاعِ. طِبٌّ. لِحُبِّ. شَافِعٌ. وَشَفِيۡعٌ. وَ مُشَفَّعٌ. وَمُجۡتَمِعٌ. وَ حَرِيۡمٌ. وَحِرۡز. و حَرِيۡز. وَدِيۡق. وَجَنَّةٌ. بِحَقِّ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ و بِحَقِّ فَوَجَدَاعَبۡدًا مِّنۡ عِبَادِنَا اٰتَيۡنٰهُ رَحۡمَةً عِنۡدِنَا وَعَلَّمۡنٰهُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا ۔ کچھ کتب میں چند الفاظ اس طرح سے آئے ہیں۔ **طبا بیل. طیب. قر یق. غر یق ر حمة. جنة...**

عزیمت پڑھ کر بنا کسی سے بات چیت کئے اکیلے سو جائیں۔انشاءاللہ تعالیٰ زیارت کا شرف حاصل ہو جائے گا۔

☆ **پنجم طر یقه** : صاحب روض الریاحین (علامہ یافعیؒ) اپنی کتاب میں فضائلِ حج کے باب میں فرماتے ہیں۔کہ ایک بزرگ نے حضرت خِضر نبیؑ سے اپنی مُلاقات کا بہت طویل قصہ نقل کیا ہے۔اور آخر میں فرماتے ہیں۔کہ حضرت خِضر نبیؑ نے فرمایا۔کہ میں صبح کی نماز مکہ مکرمہ میں پڑھتا ہوں۔اور طلوعِ آفتاب تک حطیم میں رُکنِ شامی کے قریب بیٹھا رہتا ہوں۔اور ظہر کی نماز مدینہ طیبہ میں پڑھتا ہوں۔عصر کی نماز بیت المقدس میں پڑھتا ہوں۔مغرب کی نماز طُورِ سینا پر پڑھتا ہوں۔اور عشاء کی نماز سدِ سکندری پر۔صاحب حال لوگ (جن کا ظاہر و باطن مصفی ہو تقوی اور زُہد میں بھی کمال حاصل ہو وہ حضرات) مکہ مکرمہ،مدینہ طیبہ یا بیتُ المقدس جا کر شرفِ ملاقات حاصل کر سکتے ہیں۔

☆ **ششم طر یقه** : جو شخص نمازِ پنجگانہ کا پابند ہو۔اور روزانہ قرآنِ پاک کی کچھ نہ کچھ تلاوت بھی کرتا رہتا ہو۔اور روزانہ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے (بنیتِ حضرت سید خضر نبیؑ) بعد نمازِ صبح اور بعد نمازِ عشاء **1000-1000** مرتبہ سورہ اخلاص پڑھتا رہتا ہو۔تو ایسے شخص کے پاس حضرت خضر نبی خود تشریف لاتے ہیں۔اور بے حجاب کلام فرماتے ہیں۔کیونکہ حضرت خضر نبیؑ کو سورہ اخلاص سے بہت محبت واُنسیت ہے۔(یاد رہے۔کہ!) تصوف کی کتب میں ایک بات تواتر کے ساتھ آئی ہے۔کہ حضرت خضر نبیؑ نے فرمایا۔کہ لوگوں کو مجھ سے ملنے کی تمنا ہے۔جبکہ میں سورہ اخلاص کو کثرت سے ورد کرنے والوں کا مشتاق رہتا ہوں۔(یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لئے روزانہ ایک ہزار یا اِس سے زیادہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھتا رہے گا۔ایسے خوش نصیب شخص سے حضرت حضر نبیؑ ملنے کی تمنا رکھتے ہیں۔اور اُن کے ساتھ ملاقات کرنے کے مشتاق و منتظر رہتے ہیں) ماشاءاللہ۔

رؤئیت موتی اَز تعلیماتِ حضرت حسن بصریؒ :

دو رکعت نفل (ہر رکعت میں) **سورۃ فاتحه** کے بعد **سورۃ الھاکم التکاثر** تلاوت کرو۔اور سلام کے بعد یہ کلمات پڑھتے پڑھتے سو جاوَ۔ **اللھم ار نی فی منا می** (فلاں بن فلانۃ) **علی الحالة التی علیھا**۔ تیسری رات یا چند ہی راتوں تک ضرور بالضرور زیارت نصیب ہو جائے گی۔

خواب میں بزرگوں کی زیارت کا مجرب عمل :

اگر کوئی شخص روزانہ رات کو سونے سے پہلے 300 مرتبہ **سورہ اخلاص** معہ تسمیہ اور 300 مرتبہ ''**سبحٰن اللہ و بحمدہ**'' پڑھنے کا معمول بنالے تو ایسا شخص ہمیشہ بزرگوں کی زیارت سے مشرف ہوتا رہے گا۔ان شاءاللہ۔

رؤئیت موتی : میں نے اور میرے چند رفقاء و احباب اور اقارب نے اِس عمل کا تجربہ کیا۔کہ اگر روزانہ رات کو سونے سے قبل اپنے کسی عزیز یا دوست وغیرہ کے ایصالِ ثواب کے لئے بحالتِ وضو **100** مرتبہ درود پاک،**100** مرتبہ سورہ فاتحہ، **300** مرتبہ سورہ صمدیہ **(اخلاص)** اور **300** مرتبہ **سبحٰن اللہ وبحمدہ**، **70** مرتبہ **آیتُ الکرسی** اور **03** مرتبہ سورہ **یٰسین** شریف اور آخر میں **100** مرتبہ درود پاک پڑھی جائے۔اور اِسی عمل کو مسلسل جاری بھی رکھا جائے۔تو متوفی کو بے حد فائدہ ہوگا۔اور وہ متوفی خود خواب میں آکر بتاتا ہے کہ! آپ کی پڑھائی سے مجھے بہت زیادہ فائدہ ہوا ہے۔اور اگر آپ مزید پڑھتے رہیں گے۔تو میں اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم سے دائمی طور پر منتفع و مستفید ہوتا رہوں گا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔ **ھل من مزید۔۔۔**

لطف ساقی سے نہ چھلکے جامِ دل ظرف عالی کی یہی پہچان ہے

حضرت سید نا حسین رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ کی زیارت بحالت رویا :

جو شخص جناب حضرت حسین بن علیؓ کی زیارت کا متمنی ہو۔تو اسے چاہیے۔کہ شب یکم محرم الحرام سے بارہویں محرم الحرام تک ہر رات کو بوقت نیم شب بعد از صلاۃ الیل (نماز تہجد) 100 بار درود وسلام، پھر دو دو رکعت کر کے دس رکعتیں اس طرح سے پڑھیں۔کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 15-15 بار سورہ اخلاص پڑھیں۔بعد سلام بحالتِ تشہد بیٹھے بیٹھے 100 مرتبہ سورہ اخلاص اور 70 بار آیت الکرسی پڑھ کر سیدنا حسین بن علیؓ کو ایصال ثواب کرے۔تو اُسے انشاء اللہ العظیم چند ہی راتوں میں زیارت نصیب ہو جائے گی۔یہ مجرب عمل مبارک حضرت شیخ ابوبکر شبلیؒ کا تھا۔

دل زندہ و بیدار اگر ہو تو بتدریج بندے کو عطا کرتے ہیں چشمِ نگراں اور

حضرت شیخ احمد دباغ کا طریقہء کشف القبور :

حضرت سیدی عبدالعزیز الدباغؒ نے حضرت شیخ احمد دباغ کو کشف القبور کا ایک مجرب طریقہ تعلیم فرمایا ہے۔اس سلسلے میں شیخ احمد دباغؒ فرماتے ہیں۔کہ! جب اولیاء اللہ میں سے کسی ولی اللہ کی قبر پر حاضر ہوں۔تو سب سے پہلے سلام (قبرستان میں پڑھا جانے والا اسلام مسنون) عرض کریں۔اس کے بعد (قرآن سے جو سورتیں اور آیتیں یاد ہوں۔کو) ایصال کریں۔اور پھر مراقبہ کے لئے نہایت اَدب سے ولی (یعنی صاحبِ قبر) کے سینے کے سامنے (دوزانو یا جیسے آسانی ہو) بیٹھے۔قبر کے زیادہ قریب نہ بیٹھے (قبر اور عامل کے مابین کم از کم ایک فٹ یا زیادہ سے زیادہ آٹھ فٹ جتنا فاصلہ ہو) لیکن صاحب قبر کو نہ سجدہ کرے۔نہ جھکے اور نہ ہی ہاتھ لگائے۔بلکہ تھوڑے سے فاصلے پر بیٹھے۔اور یہ اذکار پڑھے۔

دس مرتبہ (کوئی بھی صلوٰۃ وسلام یعنی) درود شریف۔ پھر چھیاسٹھ مرتبہ ''**لا حول ولا قوۃ الا باللہ**''۔ پھر چھیاسٹھ مرتبہ ''**سبوح قدوس ربنا و رب الملکۃ والروح**''۔ پھر چھیاسٹھ مرتبہ ''**رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین**''۔ پھر چھیاسٹھ مرتبہ ''**یا ذَالجلال والاکرام**''۔ پھر تین مرتبہ ''**افحسبتم انما خلقنکم**۔۔۔ سورہ مومنون کی آخری آیات۔ دس مرتبہ (کوئی بھی **صلوٰۃ و سلام** یعنی) درود شریف۔

حضرت سیدی عبدالعزیز الدباغؒ کے ارشاد کا مفہوم ہے۔کہ! اے میرے بیٹے! یہ تصور کرو۔کہ جب تم ان اذکار کو پڑھ رہے ہو۔تو یہ الفاظ اپنی شکل میں منہ سے نکل رہے ہیں۔ساتھ ہی یہ تصور بھی کریں۔کہ! اللہ تعالیٰ کا نامِ مبارک (اللہ) جو کہ قبر شریف اور عامل کے اوپر نور سے لکھا ہوا قبر کے اوپر فضاء میں معلق ہے۔آپ کے پڑھے جانے والے اذکار بھی اسی اسمِ ذات مبارک (اللہ) میں جذب ہو جاتے ہیں۔اور پھر اللہ تعالیٰ کے مبارک اسم سے ایک نورانی روشن ستون قبر شریف پر نورانی رنگت کا نور برسا رہا ہے۔پھر وہ نور منعکس ہو کر آپ کے دل و دماغ تک پہنچ رہا ہے۔(اور اس نورانی روشنی کی وجہ سے میرے جسم، دل، دماغ اور روح سے گناہوں کے اثرات اور سیاہیاں مِٹ رہی ہیں) اور اس سے دل و دماغ اور روح اسی نورانی روشنی (یعنی نورِ حقیقی) سے چمک رہے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے (کہ) جس کے دل میں ہدایت کا نور داخل ہو جائے۔تو گویا وہ ایسا آبِ حیات ہے۔کہ جو بھی روح اس (آبِ حیات) کو فقط ایک مرتبہ چکھ لے۔وہ روح دائمًا گمراہی سے محفوظ رہتی ہے۔

مرا زِ پیرِ طریقت نصیحتے یاد است کہ غیرِ یادِ خدا ہرچہ است برباد است

کشف القبور : (مجرب عمل۔ اَز پروفیسر محمد عبداللہ بھٹی صاحب)

جناب پروفیسر صاحب سرمایہء درویش میں رقمطراز ہیں۔کشف القبور کا یہ ایک آسان اور مجرب عمل ہے۔نصف شب کے بعد قبر کے پاس بیٹھ کر ان آیاتِ قرآنیہ کو **11** مرتبہ پڑھ کر سو جائیں۔ خواب میں صاحب قبر کے بارے میں معلومات حاصل ہوں گیں۔ان شاءاللہ۔آیات یہ ہیں۔

لقد کان لسبا فی مسکنھم آیۃ ..... الا فریقا من المؤ منین . (سورہ سباء۔ آیت نمبر **20 - 15**)

بہت قریب سے دیکھا ہے دنیا کو تب ہی تو دُور جا کے بیٹھا ہوں

روئیت موتی یا استخارہ مجربہ : (از کتاب مجربات سنوسیؒ)

یہ عمل نہایت صحیح اور مجرب ہے۔اس میں ہرگز شک نہیں کرنا چاہیئے۔بعد نماز عشاء تازہ وضو کر کے سونے سے قبل پاک صاف بالکل سفید کپڑے پہنو۔اور پاک بچھونے پر دائیں کروٹ قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹ جاؤ۔اور لیٹے لیٹے **سورہ والشمس 7 بار، سورہ والضحی 7 بار، سورہ والیل 7 بار، سورہ الم نشرح 7 بار، سورہ والتین 7 بار اور سورہ اخلاص 7 بار** پڑھ کر کم از کم 11 بار یہ دعا مانگتے مانگتے سو جائیں۔ **بسم اللہ الرحمن الرحیم . اللھم بحق ما تلو تہ من کلامک القدیم الذی انزلتہ علی نبیک و رسولک الکریم ارنی فی منامی فلان بن فلان** (متوفی کا نام مع والدہ) **ھذا ما ھو** (اگر کوئی استخارہ یا مقصد ہو تو) **بقدرتک یا علی یا عظیم و اجعل لی من امری فرجا و مخرجا یا علیم یا حکیم و بین لی فی نومی ما یدلنی علی اجابۃ دعوتی انک علی کل شیء قدیر. برحمتک یا ارحم الراحمین**o

اس عمل کی برکت سے پہلی ہی شب میں مقصد پورا ہو جائے گا۔ ورنہ سات راتوں تک ضرور بالضرور مقصد حاصل ہو ہی جائے گا۔ **انشاء اللہ**۔

ہم عشق طلب کنی و ہم جاں خواہی ہر دو طلبی و لے میسر نشود

سیدنا شیخ عبدالقادر الجیلانیؒ کی روح سے ملاقات کے پانچ مجرب طریقے :

فقیر (عبدالرؤف البلوشی) کو اس بات پر فخر ہے۔ کہ مَیں خود کو ظاہری و باطنی طور پر حضور غوثِ پاک شیخ عبدالقادر الجیلانیؒ سے منسوب کرتے ہوئے خود کو اُن کا مرید و معتقد مانتا ہوں۔ اور اُمید کرتا ہوں۔ کہ! وہ بھی مجھے اپنے فیوض و برکات سے نوازیں گے۔ انشاءاللہ۔

1۔ حضرت شیخ محمد اکرم قدوسیؒ اپنی مشہور و معروف کتاب ''اقتباس الانوار میں فرماتے ہیں۔ کہ! خواب میں سرورِ دو عالم ﷺ کی زیارت کے لئے سات رات (یہ وظیفہ) پڑھے۔ اور ہر رات ایک ہزار مرتبہ ترکِ حیوانات کے ساتھ (یہی وظیفہ) پڑھے۔ نیز حضرت علی المرتضیٰؓ اور حضرت غوثِ پاکؒ کی زیارت کے لئے (بھی) اسی طرح پڑھے۔ (وظیفہ یہ ہے) **یا شیخ عبدالقادر شیئًا للہ۔**

بامواکیل اس طرح پڑھے۔ **یا رفتمائیل. یا طاطائیل. یا لومائیل بحق شیخ عبدالقادر شیئًا للہ۔**

بہر حال! مذکورہ بالا دونوں طریقوں سے پڑھا جا سکتا ہے۔ (لیکن نیچے والا طریقہ بامواکیل دعوت یا ذکات کا ہے)

2۔ حضرت سلطان العارفین سلطان باہوؒ کی اکثر کتب میں حضور غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے شرفِ ملاقات کا ایک طریقہ مرقوم ہے۔ جو کہ اس طرح ہے۔ کہ! اگر کسی کو کوئی مشکل پیش آئے۔ تو حضرت شیخ محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو تین مرتبہ اس طرح پکارے۔

احضروا بملک الارواح المقدس والحی الحق یا شیخ عبدالقادر جیلانی حاضر شو ۔

اور پھر ساتھ ہی تین مرتبہ دل پر کلمہ طیبہ کی ضرب لگائے۔ تو اسی وقت حضرت پیر دستگیرؒ تشریف لاتے ہیں۔ اور سائل کی امداد کر کے اس کی مشکل کو حل فرما دیتے ہیں۔

3۔ حضرت شاہ بلاق دھونجؒ نے فرمایا جو (بھی) شخص اسمائے ذیل کا وظیفہ (فقط) ایک لاکھ مرتبہ کی تعداد میں کرے۔ اِس کو حضرت غوثِ اعظمؓ کی زیارت کا شرف حاصل ہوگا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ **یا لطیف یا عزیز یا رزاق یا شیخ عبدالقادر شیئا للہ.** (بمطابق شریف التواریخ)

4۔ ایک انتہائی مہربان بزرگ شخصیت حضرت فقیر بہاول صاحب آف نوتک سکھانی، ڈاک خانہ کالا، ڈیرہ غازی خان (یہ بزرگ کثیر عمری، حضرت علامہ محمد اقبالؒ، شاعرِ مشرق کے احباب میں سے تھے) نے میرے خالہ زاد بھائی جناب مقصود علی لاشاری (جو کہ ہنر خطاطی میں گولڈ میڈلسٹ ہیں) کو اُن کے خصوصی تقاضے پر زیارتِ پیرانِ پیر شیخ عبدالقادر الجیلانیؒ کے لئے اپنا ذاتی مجرب وظیفہ بذریعہ خط عطا فرمایا تھا۔ جس کا مختصر مگر جامع متن یہ ہے۔

آپ عزیزم (جناب مقصود علی لاشاری صاحب) نے حضرت قبلہ پیر دستگیر حضرت شیخ محی الدین (عبدالقادر) جیلانیؒ کی زیارتِ مبارک کے لئے وظیفہ کی خاطر استفسار فرمایا ہے۔ عرض ہے۔ کہ مندرجہ ذیل تسبیاں (یعنی تسبیحات جو 100-100 مرتبہ کی ایک تسبیح بنتی ہے) ہر نماز کے بعد اپنا معمول رکھیں۔ بفضلِ خدا آپ اپنے جذبہء شوق اور مقصد میں (ضرور) کامیاب ہوں گے۔ (انشاءاللہ العظیم)

1۔ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** ٥ ایک تسی (یعنی ایک سو مرتبہ) 2۔ **لاکھ شُکر ھے** ۔ ایک تسی (یعنی ایک سو مرتبہ)

3۔ **یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئا للہ** ۔ **مدد کر میری فی سبیل اللہ** ۔ ایک تسی (یعنی ایک سو مرتبہ)

4۔ **درود شریف**۔ ایک تسی (یعنی ایک سو مرتبہ) 5۔ **توبہ استغفار** ایک تسی (یعنی ایک سو مرتبہ)

اِس فقیر کی طرف سے آپ عزیز (جناب مقصود احمد لاشاری) کو اجازت ہے۔۔۔۔

(سلام و خراجِ تحسین از حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ)

شاہ جیلان مدد گار تُو باشد　　　معین الدین غم خوار تُو باشد

5۔ علمائے عاملین کا مجرب عمل ہے۔ کہ آدھی رات گزرتے ہی غسل کرے۔ بعد میں دو رکعت نماز ننگے سر بہ نیت کشف الروح سیدنا پیران پیر شیخ عبدالقادر الجیلانیؒ اس طرح پڑھے۔ کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں بعد سلام شمال و مغرب کے گوشے کی جانب اپنا رخ اور منہ کر کے اسی مصلے پر کھڑے ہو کر اپنا دایاں ہاتھ سینے پر نہایت عاجزی و انکساری سے یہ کلمات (معہ تسمیہ) دو سو بار پڑھیں۔

یا حضرت میراں سید محی الدین احضرو . اللھم صل و سلم علی نور محمد فی الارواح ۔

اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم اور اس عمل کی بدولت و برکت سے عالم بیداری ہی میں ورنہ عالم رویاء میں تو ضرور بالضرور زیارت نصیب ہوگی۔ انشاء اللہ العظیم. بہر حال جب تک زیارت نہ ہو جائے۔ عمل کے تسلسل کو نہ ٹوٹنے دیں۔ عمل کے بعد تقریباً ایک آدھ گھنٹے تک جاگیں۔ پھر آپ کی صوابدید پر ہے۔ کہ سو جائیں یا عبادت کرتے ہوئے فجر کی نماز تک جاگیں۔ چند ہی راتوں میں ضرور بالضرور زیارت سے مشرف ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ عمل مجرب ہے۔

زمیں کھا گئی نوجوان کیسے کیسے　　　ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے

حضرت علی ھجویری المعروف بہ **داتا گنج بخش لاھوری کی زیارت** کا عمل:

یہ عمل مزار کے نزدیک ایک ہی نشست میں بیٹھ کر کیا جائے۔ لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو۔ تو شائقین کو چاہیئے۔ کہ! اپنے ہی گھر میں ایک ہی نشست میں بیٹھ کر روزانہ سونے سے (حضرت داتا صاحبؒ کے دیدار کی نیت سے) پہلے جائے نماز پر باوضو بیٹھ کر "**درودِ تنجینا**" کو ایک ہزار (1000) مرتبہ پڑھا جائے۔ انشاءاللہ پہلی رات یا چند راتوں میں ہی خود حضور داتا صاحبؒ خود خواب میں آکر ملیں گے۔ اور بہت سے فیوضات و برکات سے نوازیں گے۔

دوسرا طریقہ: جناب پروفیسر محمد عبداللہ بھٹی صاحب نے بذریعہ کشف حضور داتا گنج بخشؒ سے فیض یابی کا ایک طریقہ تعلیم فرمایا ہے۔ کہ! مزار کے قریب 41 مرتبہ درود شریف، 41 مرتبہ سورہ فاتحہ شریف، 41 مرتبہ سورہ اخلاص شریف، 41 مرتبہ یہ شعر حضوری کے ساتھ پڑھا جائے۔ (گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا۔ ناقصاں را پیر کامل، کاملاں را راہنما) پھر ان سب کو سرکار داتا صاحب کو پیش کر کے پائنتی جانب کسی ستون یا دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر کے مراقب ہو کر بیٹھ جائیں۔ انشاءاللہ حضور داتا صاحب کا دیدار اور ان سے ملاقات ہو گی۔

زیارت بابا فرید گنج شکرؒ و حاجت روائی: (بمطابق کتاب اقتباس الانوار)

آیت الکرسی 41 مرتبہ+سورۃ فاتحہ 41 مرتبہ+سورۃ اخلاص 100 مرتبہ+درود پاک 50 مرتبہ+کلمہ تمجید 50 مرتبہ اور اس کے علاوہ جو قرآن مجید سے یاد ہو۔ پھر شیخ فریدؒ 100 مرتبہ + خواجہ فریدؒ 100 مرتبہ + مولانا فریدؒ 100 مرتبہ + درویش فرید 100 مرتبہ + حاجی فریدؒ 100 مرتبہ وِرد کرنا ہے۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ کی اُنگشتِ شہادت سے سینہ پر تسمیہ 3 مرتبہ + یاغفور 3 مرتبہ + یا اللہ 3 مرتبہ + اور یاھو 3 مرتبہ اپنے سینہ پر لکھیں۔ تاکہ بحالت رویاء (یعنی در خواب) بات کرنے کی صلاحیت پیدا ہو سکے۔ بے شمار بزرگوں کا یہ مجرب عمل ہے۔ چاہیئے کہ! زندگی میں ایک بار اِس عمل کو ضرور کرنا چاہیے۔

اللہ محمد ﷺ چار یار حاجی خواجہ قطب فرید **حق فرید، حق فرید**

حضرت سلطان باھوؒ کو خواب میں دیکھنا:

اگر کوئی شخص روزانہ رات کو سونے سے پہلے بحالت وضو مصلے پر بیٹھ کر پہلے 11 بار درود پھر ایک بار سورہ یٰسین، تین بار سورہ الملک پھر 11 بار سورہ مزمل پھر 3 مرتبہ رسالہ روحی شریف (جو کہ اِسی کتاب میں چند صفحات آگے دیا گیا ہے) پھر ایک ہزار مرتبہ رُباعی اس طرح سے پڑھیں۔ کہ ہر سینکڑہ پر شعر کو 11 مرتبہ پڑہیں۔ پھر 11 بار درود پڑھ کر اکیلا سو جائے۔ تو اس شخص کو چند ہی راتوں میں دیدار نصیب ہو جائے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ لیکن جب تک کہ دیدار نصیب نہ ہو۔ صاحب عمل کو چاہیئے۔ کہ اس عمل کی مداومت و استقلال میں قطعاً کمی نہ آنے دے۔ غوث الوقت حضرت سلطان العارفین، سُلطانُ الفقر جنابِ سلطان باھوؒ کا لازمی دیدار نصیب ہوگا۔ انشاءاللہ۔ بہرحال! رُباعی یہ ہے۔

ہر کہ طالب حق بود من حاضرم ۔ زِ ابتداء تا انتہا یک دم برم

طالب بیا، طالب بیا، طالب بیا ۔ تا رسانم روز اول باخدا

اور شعر یہ ہے۔

خلق را تلقین بکن بھر از خدا ۔ شُد اجازت باھو را اَز مصطفےؐ

روئیت موتی:

جناب پروفیسر محمد عبداللہ بھٹی صاحب، ایک مجرب عمل برائے روئیتِ موتی حضرت بابا جمال دین سرکار کی ایک قلمی بیاض سے نقل کرتے ہیں۔ کہ (فوت شدہ شخص کا تصور کر کے یہ) آیتِ مبارکہ کو صد مرتبہ (اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف) پڑھ کر بنا کسی سے بات چیت کیئے سو جائیں۔ ان شاءاللہ سات دن کے اندر لازمی ملاقات ہو جائے گی۔ آیتِ مبارکہ یہ ہے۔

اِنِّیٓ اٰمَنۡتُ بِرَبِّکُمۡ فَاسۡمَعُوۡنِ ۔ قِیۡلَ ادۡخُلِ الۡجَنَّۃَ ط قَالَ یٰلَیۡتَ قَوۡمِیۡ یَعۡلَمُوۡنَ ۔ (سورہ یٰسین۔ آیت نمبر 26-25)

سلسلہ عظیمیہ بر خیا میں کشف القبور کا مجرب طریقہ:

(بمطابق حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی) کسی بھی مزار پر جا کر مسنون طریقہ سے فاتحہ خوانی کر کے اور قُرآن سے جو زبانی یاد ہو پڑھ کر اس کا ثواب صاحبِ قبر کو ایصال کر کے قبر کی پائنتی کی جانب نہایت عاجزی و انکساری اور ادب کے ساتھ بیٹھ کر ناک کے ذریعے آہستہ آہستہ سانس اندر کی جانب کھینچیں۔ جب سینہ بھر جائے تو سانس کو روکے بغیر آہستگی سے باہر نکال دیں۔ اس مشق کی 11 گیارہ مرتبہ تکرار کریں۔ پھر دونوں چشم بند کر کے اپنے تصور کو قبر کے اندر مرکوز کر دیں۔ پھر کچھ دیر کے بعد ذہن کو قبر کے اندر گہرائی کی طرف لے جائیں۔ گویا کہ قبر ایک گہرائی ہے۔ اور آپ کی تصوراتی و باطنی توجہ قبر کی گہرائی میں اُترتی ہوئی چلی جا رہی ہے۔ اس توجہ کے تسلسل کو قطعاً ٹوٹنے نہ دیں۔ چند ہی لمحات کے بعد باطنی توجہ مُتحرک ہونا شروع ہو جائے گی۔ اور انشاءاللہ تعالیٰ صاحبِ مزار کی روح عالمِ غیب میں صاحبِ مشق کی بند آنکھوں کے سامنے آکر نمودار ہو گی۔ یاد رہے کہ صاحبِ مشق کے تقوٰی، ذہنی سکت اور باطنی قوت کی بیداری ہی کی مناسبت سے مسلسل مشق، کوشش اور اس عمل کے بار بار تکرار ہی سے عمل میں کامیابی ممکن ہے۔ اور جب بار بار مزارات پر جا جا کر اصحابِ قبور سے ملاقات کا سلسلہ شروع ہو جائے۔ تو صاحبِ مشق و عمل ہذا اسی تصوراتی مشق کے ذریعے محض اپنے قوی تصور سے گھر پر بیٹھے بیٹھے کسی بھی صاحبِ مزار کے مزار و قبر کا نقشہ ذہن میں لا کر نہ صِرف ملاقات کر سکتا ہے۔ بلکہ اپنے حل طلب مطالب و مقاصد میں استعانت بھی حاصل کر سکتا ہے۔

دیکھا ہے زندگی کو کچھ اتنے قریب سے ۔ چہرے تمام لگنے لگے ہیں عجیب سے

عمل کشف القلوب و کشف القبور :(صاحب جواہر خمسہ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری)

جو کوئی اس دُعائے ہفت ہیکل کو سات روز تک برابر علی الترتیب ہذا بشرائط خلوت معہ پرہیز روحانی پڑھے گا۔ تو ایسے شخص کو کشف القلوب و کشف القبور حاصل ہوگا۔ اور عالم ملائکہ اس پر منکشف ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ دعائے ہفت ہیکل یہ ہیں۔

☆ **ہیکل اول** : (شب شنبہ) : بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ o اَللّٰهُمَّ يَا جَلِيۡلُ تَجَلَّلۡتَ بِالۡجَلَالِ وَالۡجَلَالُ فِيۡ جَلَالِ جَلَالِكَ يَا جَلِيۡلُ يَا دَآئِمُ الۡمَعۡبُوۡدُ وَيَا مُنۡعِمَ الۡمَقۡصُوۡدُ وَيَا مَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَا اَحۡكَمَ الۡحَاكِمِيۡنَ o ☆ **ہیکل دوئم** : (شب یکشنبہ) : بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ o اَللّٰهُمَّ يَا لَطِيۡفُ بِاَوۡصَافِ كَمَالِهٖ بِاللَّطَافَةِ وَاللَّطَافَةُ فِيۡ لَطَافَةِ لَطَافَتِكَ يَا لَطِيۡفُ اِنَّا سَمِعۡنَا كِتَابًا اُنۡزِلَ مِنۡ م بَعۡدِ مُوۡسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَيَهۡدِیۡۤ اِلَى الۡحَقِّ وَاِلٰى طَرِيۡقٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ" وَيَا خَيۡرَ الرَّازِقِيۡنَ o☆ **ہیکل سوئم** : (شب دوشنبہ) : بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ o اَللّٰهُمَّ يَا سَمِيۡعُ الۡبُرۡهَانُ وَاِذۡ صَرَفۡنَا اِلَيۡكَ نَفَرًا مِّنَ الۡجِنِّ يَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ يَا سَمِيۡعُ تَسَمَّعۡتَ بِالسَّمۡعِ وَالسَّمۡعُ فِيۡ سَمۡعِ سَمۡعِكَ يَا سَمِيۡعُ وَالَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَا اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمَا اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ وَبِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ وَهُوَ الۡحَقُّ الۡوَكِيۡلُ يَا اَحۡسَنُ الۡخَالِقِيۡنَ o ☆ **ہیکل چہارم** : (شب سہ شنبہ) : بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ o اَللّٰهُمَّ يَا مُعِزُّ يَا مُذِلُّ يَا عَلِيۡمُ يَا عَظِيۡمُ تَعَظَّمۡتَ بِالۡعَظۡمَةِ وَالۡعَظۡمَةُ فِيۡ عَظۡمَةِ عَظۡمَتِكَ يَا عَظِيۡمُ فَاعۡلَمۡ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسۡتَغۡفِرۡ لِذَنۡۢبِكَ وَلِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُؤۡمِنَاتِ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مُتَقَلَّبَكُمۡ وَمَثۡوٰىكُمۡ وَيَا خَيۡرَ النَّاصِرِيۡنَ o ☆ **ہیکل پنجم** : (شب چہارشنبہ) : بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ o اَللّٰهُمَّ يَارَحِيۡمُ تَرَحَّمۡتَ بِالرَّحۡمَةِ وَالرَّحۡمَةُ فِيۡ رَحۡمَةِ رَحۡمَتِكَ يَا رَحِيۡمُ يَا حَفِيۡظُ تَحَفَّظۡتَ بِالۡحِفۡظِ وَالۡحِفۡظُ فِيۡ حِفۡظِ حِفۡظِكَ يَا حَفِيۡظُ يَا مُكَرِّمَ الصَّادِقِيۡنَ وَيَا مُنۡعِمَ الۡحَافِظِيۡنَ o ☆ **ہیکل ششم** : (شب پنجشنبہ) : بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ o اَللّٰهُمَّ يَا كَرِيۡمُ تَكَرَّمۡتَ بِالۡكَرَمِ وَالۡكَرَمُ فِيۡ كَرَمِ كَرَمِكَ يَا كَرِيۡمُ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ غَيۡبَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ☆ وَاللّٰهُ بَصِيۡرٌ" م بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ يَاسَرِيۡعُ الۡحَاسِبِيۡنَ o ☆ **ہیکل ہفتم** : (شب جمعہ) : بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ o اَللّٰهُمَّ يَا غَفُوۡرُ تَغَفَّرۡتَ بِالۡمَغۡفِرَةِ وَالۡمَغۡفِرَةُ فِيۡ مَغۡفِرَةِ مَغۡفِرَتِكَ يَا غَفُوۡرُ ۔ لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ" ☆ بِرَحۡمَتِكَ يَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِيۡنَ ☆

چونکہ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری ؒ ایک عظیم اور بلند مرتبت ولی اللہ تھے۔ اُنؒ کو تو اِس عمل میں ایک ہفتہ کے اندر کامیابی نصیب ہوگئی۔ لیکن عوام الناس (بالخصوص ہمارے جیسے) کو یہ عمل مسلسل **28**۔ ایام تک بجالانا ہوگا۔ تاکہ اِس عمل میں ناکامی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

روئیت موتی : بعد نماز عشاء مگر سونے سے پہلے پاک و مصفی و معطر سفید کپڑے پہن کر لوگوں اور شر شور سے ذرا الگ تھلگ ہو کر دو رکعت نماز اس طرح سے پڑھیں۔ کہ پہلی رکعت میں **سورہ فاتحہ** کے بعد **سورہ والشمس** ۷ بار اور دوسری رکعت میں **سورہ فاتحہ** کے بعد **سورہ واللیل** ۷ بار پڑھ کر درج ذیل نقش زعفران و عرق گلاب کی روشنائی سے بنائیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

ا	ل	م	ص
ل	م	ص	ا
م	ص	ا	ل
ص	ا	ل	م

حسبنا الله و نعم الو كيل. نعم المو لى و نعم الو كيل.

اب دو رکعت کی ادائیگی کے بعد لیٹے ہوئے اس نقش کو زیر بالیں رکھ کر یہ دعا 7 مرتبہ پڑھنی ہے۔**بسم الله الرحمن الرحيم . اللهم ارنى فى منا مى روح فلا ں بن فلا ں** ۔ (اُس نبیؑ یا شہید یا ولی اللہ یا عزیز و اقارب میں کسی متوفی یا اپنے کسی دوست و پیارے کا نام) پھر یہ دعا پانچ بار پڑھتے پڑھتے سو جائیں۔ **بسم الله الر حمن الر حيم☆ واجعل لى فى امرى فر جا و مخر جا وا رزقنى فى منا مى ما استدل به على اجا بة دعو تى بحق قل هو الله احد o الله الصمد o لم يلد. ولم يو لد oولم يكن له كفو ا احد o**

عظیم المرتبت عزیمت برائے حصولِ کشف : حضرت سید غوث علی شاہ قلندری قادریؒ کو یہ عزیمت گوالیار کے ایک متقی لوہار سے میسر ہوئی تھی۔ یہ عزیمت بہت ہی عجیب وغریب اور صدہا تاثیرات کی حامل ہے۔ بعد از دعوت، یہ عزیمت جس بھی مقصد کے لئے پڑھی جائے گی۔ مقاصد پورے ہوں گے۔ بالخصوص کشف القبور، کشف القلوب وامورِ مخفیہ کے کشف میں یہ عزیمت باکمال و بے مثال ہے۔ اس عزیمت کی دعوت کا طریقہ یہ ہے۔ کہ! پرہیز روحانی کے ساتھ کوئی تخلیہ کی جگہ مقرر کر کے **41**۔ ایام تک ہر نماز کے بعد **25-25** مرتبہ اور رات کو سونے سے قبل **111** (ایک سو گیارہ) مرتبہ اس عزیمت کو پڑھیں۔ دورانِ پڑھائی کوئی بخور یا اگربتی لازمی جلائیں۔ بعد از دعوت اس عزیمت کو دن میں کسی بھی وقت **11** مرتبہ صبح اور **11** مرتبہ رات کو سونے سے قبل تاحیات پڑھنے کا التزام رکھیں۔ یاد رہے کہ! مداومت عمل ہی سے اس کی تاثیر باقی رہے گی۔ عزیمت بابرکت وکثیر الفوائد یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o **اَقْسَمْتُ وَ عَزَّمْتُ عَلَیْکُمْ یَا رُوْقِیَآ ئِیْلُ یَا اَحْمَرُ یَا مِیْکَآ ئِیْلُ یا مُوْھُبُنُ الْحَارِثِ یَا عِزْرَآ ئِیْلُ یَا مُذْھِبُ یَا اِسْرَآفِیْلُ یَا بُرْقَانُ اَلْیَھُوْدُ وَیَا رُوْیَآ ئِیْلُ وَیَا شَمْھُوْرِشُ وَیَا غِشَآ ئِیْلُ وَالْاَبْیَضُ وَیَا دَرْدَآ ئِیْلُ وَیَا مَیْمُوْنُ وَیَا اَیُّھَاالْاَرْوَاحِ الْعُلْوِیَّۃِ وَالسِّفْلِیَّۃِ اُحْضُرُوْنِیْ فِیْ قَضَآءِ حَاجَتِیْ اَلْعَجَلُ اَلْعَجَلُ الْعَجَلُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا مَالِکَ الْمُلْکِ یَا نُوْرُ یَا بَاسِطُ یَا جَوَّادُ یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُیَا مُتَکَبِّرُ یَا قَھَّارُ یَا سَرِیْعُ یَا قَرِیْبُ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ یَا وَدُوْدُ یَا رَءُ وْفُ یَا عَلَّامُ الْغُیُوْبِ یَا عَالِمُ الْخَفِیَّاتِ یَا بَاسِطُ یَا جَوَّادُ یَا قَاھِرُ یَا قَادِرُ عَزَّمْتُ وَ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْاَرْوَاحِ وَیَا صَاحِبَ السِّحْرِ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِالنَّاسِ مِنْ جُنُوْدِ اِبْلِیْسَ وَیَا کُنُوْزُ الْمُلْکِ یَا مِیْمُ یَامِیْمُ یَا نُوْرُ یَا نُوْرُ بِحَقِّ مَیْمُوْنَ حَبْشِیْ وَمَیْمُوْنَ اَعْمٰی وَ جَمِیْعِ الْکُتُبِ الَّتِیْ اُنْزِلَتْ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَ بِحَقِّ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ o وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّھَا الْمُجْرِمُوْنَ ۔ وَبِحَقِّ طٰہٰ وَیٰسٓ وَبِحَقِّ کٓھٰیٰعٓصٓ وَ بِحَقِّ حٰمٓ عٓسٓقٓ وَبِحَقِّ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّھْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ ط وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَا اَحَدًا ۔وَبِحَقِّ یٰاَیُّھَاالْمُزَّمِّلُ ۔قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۔وَبِحَقِّ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ ۔اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۔وَبِحَقِّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۔مَلِکِ النَّاسِ ۔وَبِحَقِّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔وَبِحَقِّ یَا اَیُّھَاالْاَرْوَاحِ الْعُلْوِیَّۃِ مُسْلِمًا یَا نُوْرُ وَالسِّفْلِیَّۃِ یَھُوْدِیًّا وَ بِحَقِّ مَیْمُوْنِ ابْنِ الْمَیْمُوْنِ الَّذِیْ اَقْوٰی وَبِحَقِّ مَیْمُوْنَ زَنْگِیْ وَمَیْمُوْنَ نُوْبِیْ صَاحِبِ الْاَعْوَانِ الْھِنْدِیَّ اُخْرُجْ مِنَ الْجِنِّ الشَّجَرِ وَالْاَشْجَارِ اُخْرُجُوْا مِنَ الْکِنِّ وَالْاَکْنَانِ وَمِنَ الرُّکْنِ وَالْاَرْکَانِ اُخْرُجُوْا مِنْ کُلِّ مَکَانٍ وَبِحَقِّ خَاتَمِ سُلَیْمَانَ ابْنِ دَاوٗدَ عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَبِحَقِّ آصِفِ ابْنِ بَرْخِیَا سَالَارِ پَرِیَانْ وَبِحَقِّ قَیْقَطُوْشِ سِبْطُ الْجِنِّ وَالشَّیَاطِیْنِ وَبِحَقِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ یَا قَوْ قَلْ قَوْقَلَانِ یَا عَجُوْزُ اُمُّ الصِّبْیَانِ خُذْ ھٰذَا بِاَشَدِّ الْاَرْخِ وَبِحَقِّ تَوْرَیْتُ عَنْ مُوْسٰی عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَاِنْجِیْلُ عَنْ عِیْسٰی عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَ زَبُوْرٍ عَنْ دَاوٗدَ عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَفُرْقَانِ حَمِیْدٍ عَنْ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ وَبِحَقِّ اَرْوَاحِ السِّفْلِیَّۃِ ۔ اُحْضُرُوْنِیْ فِیْ قَضَآءِ حَاجَتِیْ وَامُدُّوْنِیْ فِیْ وَقْتِیْ ھٰذَا (حاجت) بِحَقِّ سُلْطَانِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ وَسُلْطَانِ الْاَوْلِیَآءِ سَیِّدِ الْمَشَآئِخِ وَ شَیْخُ الْکُلِّ حَضْرَتْ شَیْخ سَیِّد عَبْدِالْقَادِرِ الْجِیْلَانِیْ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ. اَلْعَجَلُ اَلْعَجَلُ اَلسَّاعَۃُ اَلسَّاعَۃُ اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَلْوَحَا ۔ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ نُوْرِ عَرْشِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۔ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔آمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۔**

کشف القبور و کشف الارواح کا آسان عمل :

یہ عمل مبارک ہمارے مرشد و مربی شیخ سید محبوب الٰہی شاہ بخاری قادری دہلویؒ اور کئی دیگر لوگوں کا مجرب المجرب عمل ہے۔ شاد گیلانی صاحب نے خود بھی یہ عمل کیا۔ اور اپنے کئی شاگردوں سے بھی یہ عمل کرایا۔ لہذا اس عمل کو مجرب المجرب اور مستند ہونے کی قوی سند حاصل ہے۔ اس عمل کا طریقہ کار یہ ہے۔ کہ نوچندی شب جمعہ کو تنہائی میں یہ کلماتِ عظیمہ پڑھیں **یا صمد ۔ یا صمد ۔ الله الصمد** ۔ ☆ پہلی شب میں یہ کلمات عظیمیہ **5000** پانچ ہزار بار پڑھنے ہیں۔ پڑھائی کے دوران آنسو زار و قطار آئیں گے۔ رقت طاری ہوگی۔ اور قلبی ڈھڑکن بھی تیز ہو جائے گی۔ دراصل یہ تمام کیفیات اس عمل کی استجابت کی علامات اور نشانیاں ہیں۔ ☆ دوسری شب میں یہی کلمات عظیمیہ **4000** بار پڑھیں۔ ☆ تیسری شب میں یہی کلمات عظیمیہ **3000** ہزار بار پڑھیں۔ ☆ چوتھی شب میں یہی کلمات عظیمیہ **2000** ہزار بار پڑھیں۔ ☆ پانچویں یعنی عمل کی آخری رات کو یہ کلمات عظیمیہ صرف **1000** ایک ہزار بار پڑھیں۔

اس کے بعد روزانہ مداومت کے لئے بعد نماز فجر یا صبح کو اور بعد نماز عشا یا سونے سے قبل **1000 - 1000** بار پڑھتے رہنا ہے۔ تاکہ حاملِ عمل اس عمل کی برکت سے ہی عالم رویاء میں بزرگان دین کی زیارات سے ہمیشہ مستفید و متنفع ہوتا رہے گا۔ انشاء اللہ العظیم۔

بعد ریاضت اگر کسی مزار پر **کشف القبر** کا شوق دامن گیر ہو۔ تو وہاں پر جا کر طریقہ مسنونہ کے مطابق فاتحہ پڑھ کر **1001** ایک ہزار ایک بار یہ کلمات عظیمیہ (**یَا صَمَدُ ۔ یَا صَمَدُ ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ**) بچشم بند پڑھیں۔ تو ضرور بالضرور کشف القبور حاصل ہوگا۔

بعض جگہ پر یہی کلماتِ عظیمہ **الصَّمَدُ الصمد الله الصمد** بھی آئے ہیں۔ (پیرو مرشد کی کتاب جواہرِ اولیاء)

لیکن یہ یاد رہے۔ کہ اس تصرف کو حاصل کرنے کے لئے اگر پہلی رات **5000** پانچ ہزار بار پڑھنے کے دوران رقت طاری نہ ہو آنسو نہ نکلیں یا قلبی دھڑکن بہت تیز نہ ہوئی۔ تو سمجھ لیں کہ عمل میں کامیابی نہیں ہوگی۔ لہذا اگلے ماہ کی نوچندی جمعرات کا انتظار کریں۔

عمل کشف القبور : (طریقہ ءصدر یہ اَز قبلہ پیر و مرشد سید محبوب علی شاہ بانوا قادریؒ)

اس طریقے کو مسلسل کرنے سے صاحبِ قبر سے انسیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ صاحب عمل کے ساتھ عالم رویاء میں روزانہ ملاقات کرتا رہتا ہے۔ ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اِس مجرب عمل کا طریقہ یہ کہ روزانہ رات کو سونے سے قبل مزار پر جا کر سب سے پہلے تو صاحب قبر کو سنت نبوی ﷺ کے مطابق سلام مسنونہ پیش کرے۔ پھر فاتحہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کرے۔ اور پھر قبر کے سینے کے مقابل بیٹھ کر اول و آخر طاق مرتبہ درود و سلام پڑھے، پھر یہ آیتِ طیبہ **1000** مرتبہ پڑھے۔ **لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ**۔ (سورہ اعراف۔ آیت نمبر۔ **187**)

کیفیت زیارت قبور بزبان علامه علی قاریؒ :

عاشق رسول ﷺ حضرت امام علامہ محمد یوسف بن اسماعیل النبہانی فلسطینیؒ اپنی گراں مایہ تصنیف **شواهد الحق فی الاستغاثه بسید الخلق** میں فرماتے ہیں۔ کہ حضرت علامہ ملاعلی قاری الحنفیؒ نے **شرح حصن حصین** میں ایک عظیم فائدہ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس صورت کا اپنانا اور یہ کیفیت اختیار کرنا ہر اس شخص کے لئے مستحب ہے۔ جو قبور انبیاءؑ اور رسل علیہم السلام یا قبور صحابہؓ و اولیائے عظام و علمائے حق و شہداء کی زیارت سے بہرور ہونا چاہے۔ یا پھر کسی نبیؑ ولیؒ یا شہید یا پھر کسی عالم و صالح کی زیارت کا مشتاق ہو۔ یا پھر کوئی یہ خواہش رکھے۔ کہ کسی صاحب قبر کی روح اقدس تیرے پاس آن حاضر ہو۔ اور حاجت مند شخص ان صاحب قبر کے سامنے اپنی حالت زار عرض کرے۔ خواہ زبان قال سے یا زبان حال سے۔ تاکہ وہ (یعنی صاحب قبر) اس حاجت مند کے حق میں اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارش و شفاعت (سفارش) کریں۔ اور اس کی مشکلات میں کفایت کریں۔ اور ہمہ قسم امراض جسمانیہ و روحانیہ سے شفا دیں۔ تو ایسے شخص کو چاہیے۔ کہ! وہ **سورہ اخلاص 11** گیارہ مرتبہ پڑھے اور اگر قرآن مجید کا دل مقدس یعنی **سورۃ یٰسین** بھی پڑھے۔ تو زیادہ بہتر ہے۔ اور قضائے حاجت میں سریع الاثر ہیں۔ اور **سورۃ فلق** اور **سورۃ والناس** ہر ایک کو تین تین مرتبہ پھر **سورہ فاتحہ** ، **سورہ بقرہ** کی پہلی آیات (**الم** سے **هم المفلحون** تک) اور **سورہ بقرہ** کی آخری آیات (**امن الرسول** سے آخر سورۃ تک) اور پھر **99** ۔ **اسماء الحسنیٰ** پڑھے اور پھر آنکھیں بند کر کے اور اپنے دل کو پوری طرح حاضر کر کے تین بار **لا اله الا الله** پڑھے۔ پھر تین بار صرف **الله الله الله** کو اس طرح پڑھے۔ کہ اسم ذات **الله** کے لام ادا کرتے وقت آواز کو لمبا کرے۔ پھر تھوڑا سا توقف کر کے کہے۔ **السلام علیکم ورحمة الله و برکاته** ' یاسیدی (نام صاحب قبر)! بعد ازاں صاحب مزار کے حضور دل ہی دل میں اپنی تمام پریشانیاں پیش کرے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم اور صاحب مزار کی شفاعت سے فوری طور پر ان شدائد و مصائب کو دور فرمائے۔ یہ بات ذہن نشیں رہنی چاہیئے۔ کہ کشف القبور و کشف القلوب اور کشف الارواح اور چہل اسمائے الٰہیہ کے عظیم المرتبت اور جلیل القدر تصرفات کے حصول کو بناء تقویٰ اور شریعت پر بھرپور پاسداری کے بغیر ناممکن العمل امر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ وما توفیقی الا باللہ۔

پتھر ذہن گلاب نہیں ہوندے کورے کاغذ کتاب نہیں ہوندے
جے کر لی ، یاری بھلیا! یاراں نال حساب نہیں ہوندے

عمل کشف القبور : (مجرب عمل از حضرت شاہ ولی اللہؒ از کتاب القول الجمیل)

جب مقبرہ میں داخل ہوں۔تو پہلے صاحب قبر کے ایصالِ ثواب کے لئے دو رکعت نفل ادا کرے۔اگر سورہ فتح یاد ہو۔تو پہلی رکعت میں پڑھے۔اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھو۔اگر یاد نہ ہو۔تو دونوں رکعتوں میں پانچ پانچ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھو۔بعدہٗ قبلہ کی طرف پشت اور قبر کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاؤ۔پھر ایک مرتبہ آیت الکرسی اور وہ سورتیں، جو عموماً زیارت کے لئے پڑھی جاتی ہیں۔مثلاً سورہ ملک (سورہ یسین ،سورہ مزمل،سورہ تکاثر وغیرہا)اس کے بعد چاروں قل پڑھو۔اور سورہ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر ختم کرو۔اور تکبیر پڑھو۔ اس کے بعد سات مرتبہ قبر کا طواف کرو۔اور ساتھ ساتھ تکبیر بھی پڑھتے جاؤ۔دائیں طرف سے شروع کرو۔پائنتی جانب رخسار رکھو۔طواف کے بعد میت کی جانب منہ کر کے قبر کے نزدیک (چھار زانو) بیٹھ جاؤ۔پھر دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر بیٹھنا ہے۔پھر اکیس مرتبہ'' **یا رب** '' کی دل پر ضرب لگا کر آسمان کی طرف رُخ کر کے '' **یا روح** '' کی ضرب لگاؤ۔اس کے بعد دل پر'' **یا رب** '' کی ضرب لگا کر آسمان کی طرف رُخ کر کے'' **یا روح** '' کی ضرب لگا کر کر پھر دل پر'' **یا روح الروح** '' کی ضربات لگاؤ۔کم از کم آدھا گھنٹہ یہ ضربات لگاتے رہیں۔تو اُسی دن یا کچھ ہی دنوں میں کشف القبور حاصل ہو جائے گا۔ان شاء اللہ۔

عمل کشف القبور : میرے شیخِ طریقت اپنی قلمی بیاض بنام رسالہ حل المُشکلات میں رقمطراز ہیں۔کہ اولیائے کاملین کا یہ معمول رہا ہے۔کہ وہ خود اور اپنے مریدین کی اصلاحی تربیت کے دوران اُن کو مزارات پر بھیجا کرتے تھے۔تاکہ وہ خود یا اُن کے مریدین،معتقدین ،متوسلین مزارات پر جا کر صاحب مزار سے کچھ پوچھ سکیں۔اور بعد از دریافت غیبی امور وہ مستفید و متنفع ہوسکیں۔مزید براں ! اُن سے فیوضات و برکات حاصل کرسکیں۔اس ضمن میں میرے پیر و مُرشد و مُربی نے کشف القبور کا اپنا صدری و مجرب طریقہ بتلایا ہے۔

جُمعرات کو نہا دھو کر پاکیزہ و مُعطر کپڑے پہن کر عطر لگا کر رات کو بوقت تہجد جس صاحب قبر کی روح سے مُلاقات کرنا مقصود ہو۔اس قبر کے سرہانے جا کر دو رکعت نماز نفل پڑھے۔یاد رہے کہ عامل اور قبر کے مابین کوئی پردہ،کوئی دوسری قبر یا کسی بھی قسم کی کوئی چیز حائل نہ ہو۔ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد **100** ہ اخلاص پڑھیں۔پھر سلام پھیر کر نہایت صدق قلب وخشوع وخضوع سے اللہ جل شانہ کے آگے اس صاحب قبر کی روحِ مبارک کے حاضر ہونے کی دل سے دعا کرے۔پھر **100** مرتبہ درود شریف پڑھ کر **حزب البحر شریف** (یہ مشہور و معروف حزب شیخ ابوالحسن شاذلیؒ سے منقول و منسوب ہے اور اس دعا کا اہتمام والتزام تمام سلاسل طریقت میں کیا جاتا ہے) کو پڑھے اور جب اس جگہ پر پہنچے۔ **ستر العرش مسبول علینا و عین اللہ ناظرۃ الینا بحول اللہ لا یقدر علینا واللہ من ----- ورآئھم مُحیط** ☆ تو اِن کلماتِ عظیمہ کو قبر کی طرف نظر اُٹھا کر مسلسل تکرار کرتا رہے۔تو کچھ ہی لمحات بعد روح آن حاضر ہوگی۔جب روح حاضر ہو جائے تو عامل کو چاہیئے کہ فوراً اکھڑے ہو کر دایاں ہاتھ سینے پر رکھ کر نہایت ادب واحترام و عاجزی سے حاضر روح کو سلام مسنون کرے۔وہ روح جواب دے گی۔عامل روح سے باتیں کرے گا۔اور اپنے حل طلب مسائل کا حل چاہے گا۔انشاء اللہ۔

ہوئی مدت کہ غالب مر گیا، پر یاد آتا ہے   وہ ہر بات پہ کہنا کہ یوں ہوتا تو کیا ہوتا

کشفُ الارواح کا مجرب طریقہ :

یہ مجرب طریقہ شیخ العالمین حضرت سید خواجہ یسین علی نظامی حسنیؒ نے اپنی گراں مایہ تصنیف بنام **کمالات مسمریزم** میں تحریر فرمایا ہے۔آپؒ فرماتے ہیں۔یہ وہ طریقہ ہے۔جس کے ذریعہ سے صاحب قبر کی روح عامل کے سامنے آجاتی ہے۔اور عامل اس روح سے ہم کلام ہو کر نہ صرف روحانی فیض سے مستفید ہو سکتا ہے۔بلکہ نیک و بدحالات بھی معلوم کرسکتا ہے۔لہذا جب بھی کوئی شخص کسی صاحب قبر کی روح مبارکہ سے ملاقات کا شائق اور متمنی ہو تو اس کو لازم ہے۔کہ نوچندی جمعرات کو غسل کر کے پاکیزہ و معطر کپڑے پہن کر شب جمعہ میں رات کو بوقت تہجد جس روح سے ملاقات کرنے کا متمنی ہو۔وہ صاحب قبر کے سرہانے جا کر دو رکعت نماز اس طرح سے ادا کرے۔کہ ہر رکعت میں **سورۃ فاتحہ** کے بعد سو بار **سورۃ صمدیه** (اخلاص) پڑھے۔بعد سلام سو بار **درود و سلام** پڑھے۔اور نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اس روح کے ظاہر ہونے کی دعا کرے۔بعدازاں دوبارہ سے سو بار **درود و سلام** پڑھ کر سات بار **سورۃ یٰسین معه تسمیه** اس طرح پڑھے۔کہ ہر بار **سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ** کی سات بار تکرار کر کے سورۃ یسین کو مکمل کرے۔مگر یہ بات ضرور ذہن نشین رہے۔کہ اس آیت مبارکہ کو قبر کی طرف نظر اٹھا کر اور مخاطب ہو کر پڑھے۔انشاءاللہ تعالیٰ روح حاضر ہوگی۔پس عامل پر لازم ہے۔کہ سورۃ یسین ختم کر کے روح سے ہمکلام ہو۔اور اس کے سلام کا جواب دے۔اور سورۃ مبارکہ ختم ہونے کے بعد آخر میں بھی سو بار درود وسلام پڑھیں۔(یاد رہے۔کہ) صاحبِ عمل **سید یٰسین علی نظامی حسنی**ؒ فرماتے ہیں کہ یہ عمل ان کا مجرب ہے۔اور کچھ شک وشبہ اس عمل میں قطعاً نہیں ہے۔اگر کسی صاحب سے ایک دفعہ نہ ہو۔تو دوبار، سہ بار، بلکہ بار بار یہ عمل کرے۔انشاءاللہ ضرور بالضرور ملاقات ہوگی۔نیز نزول ارواح کے وقت عامل کو کسی قسم کا خوف نہ کرنا چاہیے۔کیونکہ اس عمل کی بدولت وبرکت سے صاحب قبر کی روح حالت بیداری میں عامل کی آنکھوں کے سامنے دکھائی دیتی ہے۔اس عمل میں یہ بھی ضروری شرط ہے۔کہ عامل وقبر کے درمیان کسی بھی قسم کا کوئی حجاب نہ ہوا۔ورنہ ہی کوئی دوسرا شخص وہاں پر موجود ہو۔

نگہ بلند ، سخن دل نواز ، جاں پر سوز   یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لئے

صلوۃ برائے کشف القبور: (طریقہ از حضرت شاہ محمد غوث گوالیاریؒ درکتاب جواہر خمسہ۔اورادِ غوثیہ)

جب کوئی سالک کشف القبور کا عمل کرنا چاہے۔تو چاہیئے۔کہ! جمعرات کا روزہ رکھے۔لیکن افطار میں بھی بالکل تھوڑا سا کھانا کھائے۔(میرے خیال میں بجائے کھانا کھانے کے چند کھجور اور ایک گلاس پانی پی لیں) اور سالک تمام رات بیدار رہے۔بعد نمازِ جمعہ قبرستان (یا کسی مزار پر) جائے۔لیکن راستے میں کسی کے ساتھ کوئی بات نہ کرے۔جب قبرستان پہنچ جائے۔تو مزارات کی طرف متوجہ ہو کر یوں کہے۔ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ο روی عن بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کان النبی صلی اللہ علیہ وا ٰلہ وسلم یعلمھم اذا خرجوا الٰی المقا بر ان یقول قا ئلھم** ۔(**بسم اللہ الرحمٰن الرحیم**) **اَلسَّلام علیکم دار قوم مؤ منین وانا ان شاء اللہ بکم لا حقون** ۔اس کے بعد **سورہ فاتحہ** پڑھ کر تین مرتبہ **سورہ اخلاص** پڑھے۔ اور اس پڑھائی کا ثواب حضور ﷺ کی تمام اُمت اور اس قبرستان کے تمام اہل قبور کو ایصال کرے۔پھر بآواز بلند چالیس (**40**) مرتبہ **اللہ اکبر اللہ اکبر** کہے۔پھر دو قبور کے درمیان مصلا بچھا کر (بحساب **خُذْ حَرْ فَا قُلْ مِائَۃً**) یہ اسم مبارک ایک ہزار سات سو پینسٹھ (**1765**) مرتبہ پڑھے۔ **یَا قَرِیْبُ الْمُجِیْبُ الْمُدَانِیُ دُوْ نَ کُلِّ شَیْءٍ قُرْبُہٗ یَا قَرِیْبُ ο** اس کے بعد چار رکعت ایک سلام سے اس طرح سے نیت کر کے پڑھے۔**نویت ان اصلی للہ تعالی اربع رکعات صلوۃ اظھار الکشف اصحاب القبور متوجھا الی جھۃ الکعبۃ ۔ اللہ اکبر**۔چاروں رکعتوں میں **سورہ فاتحہ** کے بعد (3 مرتبہ) **سورہ اذا جاء نصر اللہ** اور (9 مرتبہ) **سورہ اخلاص** پڑھے۔نماز سے فارغ ہو کر آنحضور ﷺ پر دس مرتبہ درود وسلام پڑھے۔پھر حالت تشہد ہی میں بیٹھے بیٹھے سر نیچے کر کے اور دونوں آنکھیں بند کر کے اپنی طرف متوجہ ہو کر تین سو ساٹھ (**360**) مرتبہ یہ اسم مبارک پڑھے۔'' **یَا قَرِیْبُ الْمُجِیْبُ الْمُدَانِیُ دُوْ نَ کُلِّ شَیْءٍ قُرْبُہٗ یَا قَرِیْبُ ο** '' پڑھے۔پھر سر اُٹھا کر بآوازِ بلند چالیس مرتبہ'' **اللہ اکبر اللہ اکبر** '' کہے۔اور پھر صد مرتبہ یہ آیت پڑھے۔'' **فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید** ''۔(سورہ قٓ، آیت نمبر 22) پڑھے۔ چند ہی منٹوں کے بعد پردہ غیب سے تمام ارواح قبرستان ایک صحرا میں بشکل بھیڑ نظر آئیں گیں۔انشاءاللہ تعالی۔ سالک اپنے تقوی اور استعداد کے مطابق ہر ایک روح کے حال سے واقف ہو جائے گا۔لیکن اپنے عامل وسالک اس راز کو عوام الناس پر قطعا ظاہر نہ کرے۔آگے چل کر جناب حضرت شاہ محمد غوث گوالیاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ عمل میں نے لکھنا نہیں تھا۔لیکن چونکہ یہ اورادفقیر (جناب حضرت شاہ محمد غوث گوالیاریؒ) کے خاص الخاص اوراد میں سے ہیں۔اس لئے اس پر بھی قلم چلا دیا گیا۔کیونکہ اسرار مسطور کا تو ویسے بھی مخفی رہنا ضروری ہے۔

بزرگوں کی زیارت کا مجرب صابری عمل : (عمل از: حضرت سید علی صابر کلیریؒ)

کچھ لوگ کشف القبور کے خواہشمند ہوتے ہیں۔حالانکہ (میرے نزدیک) تو یہ ایک بچوں کا کھیل ہے۔خیر اگر ابتدائے سلوک میں اسی کا شوق ہو تو چاہیئے۔کہ سب سے پہلے کسی کامل بزرگ سے بیعت ہو۔بعدہ' پرہیز عمومی کے ساتھ روزانہ سونے سے بیشتر تجدید وضو کے بعد پاک صاف اور معطر بستر پر تنہا قبلہ رخ منہ اور سر شمال جانب کر کے لیٹ کر آیت الکرسی مع تسمیہ اور چاروں قل شریف مع تسمیہ پڑھ کر سینہ پر دم کیا کریں۔اس کے بعد دس مرتبہ سورہ فاتحہ مع تسمیہ، تین مرتبہ اللہ تعالی کے اسمائے متبرکہ، پھر تین مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کے اسمائے مبارکہ پڑھ کر اپنے دائیں و بائیں دم کرتے رہیں۔پھر درود وسلام سو مرتبہ پڑھ کر سر کی جانب پھونکے۔اور پھر سورہ الم نشرح لاتعداد مرتبہ پڑھتے پڑھتے سو جائیں۔انشاءاللہ تعالی ہفتہ عشرہ میں ہی بزرگوں کی زیارتیں ہونا شروع ہو جائیں گیں۔اکتالیس یا زیادہ سے زیادہ اکیاون دنوں بعد تو جس بھی بزرگ کا دل میں خیال آئے گا۔انہیں کی زیارت ہوگی۔اور جس بھی قبر کے پاس باوضو دوزانو ہو کر بیٹھ کر مراقبہ کرے گا۔تو انشاءاللہ تعالی معاً صاحب قبر کی زیارت ہوگی۔اور اگر دل زیادہ مصفی ہوا۔اور باطن بھی صاف ہوا۔تو عین ممکن ہے۔کہ صاحب قبر سے ملاقات بھی ہو جائے۔اور صاحب قبر سے فیوض و برکاتِ باطنی بھی حاصل ہوں۔انشاءاللہ العظیم۔

کسی خاص روح سے ملاقات کا طریقہ :

ترکیب عمل کے مطابق عمل کے روز صاحب عمل روزہ رکھے۔اور روزہ افطار کرنے کے بعد خلوت کے کسی پاک وپاکیزہ مکان یا کمرہ کو خوشبویات یا اگربتی سلگا کے ماحول کو خوشبودار بنادے۔پھر عشاء کی نماز وہیں یا مسجد میں پڑھ کر اسی جگہ آجائے۔ پہلے دو رکعت **بنیت روئیت موتی** کے اس طرح پڑھے۔کہ ہر رکعت میں **سورۃ فاتحہ** کے بعد 3 بار **آیت الکرسی** 3 بار **سورہ الم نشرح** اور 11 بار **سورۃ اخلاص** بھی پڑھ کر بعد سلام بحالتِ تشہد 110 بار سورہ اخلاص پڑھ کر 11 مرتبہ درودِ پاک پڑھے۔اور اس نماز، سورتوں اور درود پاک کا ثواب اسی روح کو ایصال ثواب کرے۔جس کو خواب میں وہ دیکھنے کا متمنی ہو۔اس کے بعد 330 مرتبہ عزیمت پڑھ کر بنا کسی سے بات کئے سو جائے۔عزیمتِ عمل یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ο حُبٌ. قُبٌ. طَبَا بِیْقٌ. طَبَائِیْقٌ. طَاعِ. طِب. لِحُبٌ. شَافِعٌ. وَ شَفِیْعٌ. وَ مُجْتَمِعٌ. وَ حِرْزٌ. وَ حَرِیْزٌ. وَ دِیْقٌ. وَ جَنَّۃٌ. بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ. اللھم ارنی فی منا می۔

(جس بزرگ ولی شہید صحابیؓ یا پیغمبرؑ کی زیارت کرنا مقصود ہو۔تو مع والدہ یا اگر والدہ کا نام معلوم نہ ہو۔تو والد کا نام) **حاضر شو. حاضر شو. حاضر شو. بحق الاحد الواحد و بحق انا انزلنا ۔۔۔ من الف شھر** تک) اللہ تعالٰی کے خصوصی فضل وکرم اور اِس عمل کی برکت سے اُسی رات یا چند راتوں میں بحالت رویاء ضرور بالضرور زیارت ہو جائے گی۔انشاءاللہ تعالی۔

روئیتِ موتی کا مجرب المجرب عمل :

جب ارواحِ طیبین مقدسینؒ سے عالمِ رویا میں شرفِ باریابی کا شوق دامن گیر ہو۔ یا پھر رب العالمین سے کسی قسم کی کوئی حاجت وضرورت درپیش ہو۔ تو اس عمل کو بجالائیں۔ اس عمل میں **سورہ یسین** کو فقط پہلی مرتبہ اللہ تعالیٰ کی رضاوخوشنودی کے حصول کے لئے ایک مرتبہ پڑھا جائے۔ پھر **10** بار (مقصد کا تصور کر کے) اس طرح پڑھنا ہے۔ کہ ہر **مبین** پر درج ذیل دعا (معہ تسمیہ) کو **3** بار پڑھیں۔ (یعنی کہ! سورہ یٰسین شریف کی کل تعداد **11** ہوگی۔ جبکہ! دعا کی کل تعداد **30** ہوجائے گی) نیچے **کذا و کذا** کی جگہ اپنی حاجت لکھیں۔ اگر کسی کی روح سے ملاقات کرنی ہو تو یہ کہیں۔ **اللھم ارنی فی منامی فلاں ابن فلاں)**

سُبۡحَانَ الۡمُنَفِّسِ عَنۡ کُلِّ مَدۡیُوۡنٍ ۔سُبۡحَانَ الۡمُفَرِّجِ عَنۡ کُلِّ مَحۡزُوۡنٍ ۔سُبۡحَانَ النَّاصِرِ عَنۡ کُلِّ مَظۡلُوۡمٍ . سُبۡحَانَ الۡمُخَلِّصِ عَنۡ کُلِّ مَسۡجُوۡنٍ ۔ سُبۡحَانَ الۡعَالِمِ بِکُلِّ مَکۡنُوۡنٍ ۔سُبۡحَانَ مَنۡ جَعَلَ خَزَآئِنَہٗ مُلۡکِہٖ بَیۡنَ الۡکَافِ وَالنُّوۡنِ o سُبۡحَانَ مِنۡ اَجۡرَی الۡمَآءِ فِی الۡبِحَارِ وَالۡعُیُوۡنِ o سُبۡحَانَ الۡھِمَمِ اِذَا اَرَادَ شَیۡئًا اَنۡ یَّقُوۡلَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ o فَسُبۡحَانَ الَّذِیۡ بِیَدِہٖ مَلَکُوۡتُ کُلِّ شَیۡءٍ وَّ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ . سُبۡحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ . وَ سَلَامٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ . وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ . اَللّٰھُمَّ یَامُبِیۡنُ یَامُبِیۡنُ یَامُبِیۡنُ اَسۡئَلُکَ بِاسۡمِکَ الۡعَظِیۡمُ الۡاَعۡظَمِ وَبِحَقِّ نَبِیِّکَ الۡکَرِیۡمُ الۡمُکَرَّمِ اَنۡ تَفۡعَلَ لِیۡ (کَذَا وَ کَذَا . حاجت کا نام) یَا قَاضِیَ الۡحَاجَاتِ. اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡر o

استمداد از صاحبانِ قبور : (طریقہ از حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ)

اہل قبور میں سے بعض بزرگ کمال میں مشہور ہیں اور ان کا کمال متواتر طور پر ثابت ہوا ہے۔ تو ان بزرگوں سے استمداد کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اس بزرگ کی قبر کے سرہانے کی جانب قبر پر انگلی رکھے اور پہلے سورۃ بقرۃ کی پہلی آیت (**الم .. سے مفلحون تک**) پڑھے پھر قبر کے پائینہ کی طرف جائے اور سورۃ بقرۃ کی آخری آیات (**امن الرسول ... آخر تک**) پڑھے اور زبان سے آہستگی کے ساتھ کہے کہ اے میرے حضرت (**صاحب قبر کا نام**) فلاں کام کے لئے درگاہِ الٰہی میں دعا اور التجا کرتا ہوں۔ آپؒ بھی میرے حق میں دعا فرمائیں۔ اور اپنی سفارش کے ذریعے سے میری مدد فرمائیں۔ پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے اپنی حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا اور التجا کرے انشاء اللہ چند ہی ایام میں (حاجات) پوری ہوجائیں گی۔

عمل کشف القبور : (بمطابق حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ درکتاب فتاوی عزیزی)

جب عوام مسلمین و مومنین میں سے کسی کی زیارت کے لئے جائیں۔ تو پہلے قبلہ کی طرف پشت کر کے اور میت کے سینہ کے مقابل منہ کر کے **سورۃ فاتحہ** ایک بار **سورۃ اخلاص** تین بار پڑھے۔ اور جب مقبرہ میں جائے تو یہ کہے ۔ **اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ اَھۡلَ الدِّیَارِ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ وَالۡمُوۡمِنِیۡنَ یَغۡفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمۡ وَاِنَّااِنۡشَاءَ اللّٰہُ بِکُمۡ لَاحِقُوۡنَ** ۔ اگر منجملہ اولیاء وصلحاء میں سے کسی بزرگ کی زیارت کے لئے جائے۔ تو چاہیے کہ! اس بزرگ کے سینے کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور **21** مرتبہ چار ضرب سے یہ پڑھے۔ **سُبُّوۡحٌ . قُدُّوۡسٌ . رَبُّنَا . وَرَبُّ الۡمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوۡحِ** . اس کے بعد تین بار **سورہ قدر** پڑھے۔ اور دل سے ہمہ قسم خطرات شیطانی، نفسانی اور شہوانی خیالات کو دور کر کے اپنے دل کو اس بزرگ کے سینے کے مقابل رکھے۔ تو اس بزرگ کی روح مبارک کی برکات زیارت کرنے والے کے دل میں پہنچیں گے انشاء اللہ۔

عمل کشف القبور : (طریقہ صدری) :

یہ طریقہ نہایت مجرب اور بہت پرتاثیر ہے۔ کسی بھی مسلمانوں کے قبرستان میں روزانہ بعد نمازِ مغرب یہ کلمات **1000** مرتبہ روزانہ پڑھے جائیں۔ **سُبُّوۡحٌ قُدُّوۡسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الۡمَلَآئِکَۃِ وَالرُّوۡحِ** ۔ ہفتے عشرے میں اثرات ہونا شروع ہوجائیں گے۔ ان شاءاللہ۔

ایمان کی حلاوت : (فرمانِ نبوی ﷺ) ایمان کی حلاوت اُس کو نصیب ہوگی۔ جس میں تین باتیں پائی جائیں گی۔

ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اس کے دل میں سب سے زیادہ ہو۔ دوسرا یہ کہ جس شخص سے بھی محبت ہو۔ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہو۔ تیسرا یہ کہ ایمان کے بعد کفر کی طرف پلٹنے سے اس کو اتنی نفرت اور ایسی اذیت ہو۔ جیسی کہ آگ میں ڈالے جانے سے ہوتی ہے۔ **(صحیح مسلم شریف)**

لوح بھی تو، قلم بھی تُو، تیرا وجود الکتاب — گنبدِ آبگینہء رنگ، تیرے محیط میں حباب
عالمِ آب و خاک میں، تیرے ظہور سے فروغ — ذرہء ریگ کو دیا، تُو نے طلوعِ آفتاب
شوکتِ سلطنت سنجر و سلیم، تیرے جلال کی نمود — فقرِ جنید و بایزید، تیرا جمال بے نقاب
شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام — میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب
تیری نگاہِ ناز سے، دونوں مراد پا گئے — عقلِ غیاب و جستجو، عشقِ حضور و اضطراب

تصدق و توسل کی اھمیت و فضیلت : (قرآنِ کریم اور احادیثِ نبویہ ﷺ کی روشنی میں)

(بمطابق البلوشی)! تصدق و توسل پر کوئی بات کرنے سے قبل جاننا چاہیئے ۔ ہمارے ہاں دو اقسام کے طبقات پائے جاتے ہیں ۔ جس میں سے ایک طبقہ (مکتبہء فکر) نہ صرف تصدق و توسل کا قائل ہے ۔ بلکہ اسے جائز ہونے کے ساتھ ساتھ مستحب و مستحسن بھی گردانتا ہے ۔ جبکہ دوسرا طبقہ (مکتبہء فکر) نہ صرف اس امر کو ناجائز سمجھتا ہے ۔ بلکہ اسے کفر و شرک سے منسوب کرتا ہے ۔ دونوں طبقات (کے علمائے کرام) اپنی اپنی جگہ پر درست ہیں ۔ لیکن پہلے ہم کچھ آیات پیش کرتے ہیں ۔

☆ جو علمائے کرام تصدق و توسل کے قائل نہیں ۔ وہ ان آیات سے استدلال کرتے ہیں ۔ **ایاک نعبد و ایاک نستعین** (القرآن) **و ان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو** (القرآن) **ولا تدع من دون اللہ مالا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک اذا من الظالمین** (القرآن) **واعلم ان ا الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیء لم ینفعوک الا بشیء قد کتبہ اللہ لک** (الحدیث)

☆ جو علمائے کرام تصدق و توسل کے قائل نہیں ۔ وہ ان آیات سے استدلال کرتے ہیں ۔ **وابتغوا الیہ الو سیلۃ** (القرآن) **وا ستعینوا بالصبر والصلوۃ** (القرآن) **یبتغون الی ربھم ا لو سیلۃ** (القرآن) **اذ ھبوا بقمیصی ھذا فالقوۃ علی و جہ ابی یأ ت بصیرا** (القرآن) **وما اموالکم ولا اولادکم بالتی تقربکم عند نا ز لفٰی الا من اٰمن و عمل صا لحا ز فاولئک لھم جزاء الضعف بما عملا و ھم فی غر فت اٰمنون** (القرآن) اس کے علاوہ متعدد احادیثِ نبویہ صحیحہ اور آثار و اخبار بھی دال ہیں ۔

فلسفہ تصدق و توسل :

فلسفہ تصدق و توسل میں میری (البلوشی) کی رائے یہ ہے ۔ کہ! جس طرح اسلام شروع میں تھا ۔ اور بعد میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں کئی امور پیش رفت (update) ہوئی ۔ اور اللہ تعالیٰ نے خود بھی آیات کے ناسخ و منسوخ کے مسئلے کو سمجھایا ۔ یاد رہے ۔ کہ! جب تک کسی بھی انسان کا جسمانی رابطہ سیدنا رسولِ مکرم ﷺ ، صحابہ کرام ؓ یا اولیاء اللہؒ کے ساتھ نہ ہو ۔ روحانی رابطہ (بذریعہ مراقبہ یا ذکر سے) ہو ۔ تو ایسے شخص کا تصدق و توسل کرنا ناجائز بلکہ شرک و حرام ہی ہوگا ۔ لیکن اگر کسی کا جسمانی رابطہ و تعلق سیدنا رسولِ مکرم ﷺ ، صحابہ کرام ؓ یا اولیاء اللہؒ کے ساتھ ہو جائے ۔ اور حضور نبی مکرم ﷺ یا صحابہ کرام ؓ یا اولیاء اللہ کے ساتھ ملاقاتیں رہتی ہوں ۔ اور ان سے کوئی جسمانی طور پر مستفید و مستفیض ہوتا ہو ۔ تو ایسے (خوش نصیب و خوش بخت) شخص کو حاملِ حضوری کہا جائے گا ۔ ایسا شخص تصدق و توسل کے ذریعے انبیاءؑ و اولیاءؒ سے استعانت طلب کر سکتا ہے ۔ لیکن ایسے روحانی شخص کو بھی اس بات کا ادراک رہتا ہے ۔ کہ انبیاء و اولیاء سے استعانت بھی ربِ متعال کی منشاء اور مرضی سے ہی ممکن العمل ہو سکتی ہے ۔ بقولِ قرآنِ حکیم! جب ایک شہید کو مردہ نہیں کہا جا سکتا ۔ تو انبیاءؑ و اولیاء بھلا کیسے مردہ ہو سکتے ہیں ۔ وہ لوگ اپنی قبور میں بھی مکمل تصرفات کے ساتھ ہمارے معاون رہتے ہیں ۔ دونوں نکات سمجھنے نہایت ضروری ہیں ۔ اسے ہم اس طرح بیان کر سکتے ہیں ۔ کہ! ایک ۳ ماہ کے بچے کو کانٹوں والی مچھلی کھانے کو دی جائے ۔ تو یقیناً وہ اپنا ہی نقصان کر بیٹھے گا ۔

(لہذا) پہلے تو یہ فیصلہ کرنا چاہیئے ۔ کہ! آیا وہ صاحب حضوری ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو توسل و تصدق سے اجتناب برتے ۔ اور خود کو سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ، حضرت شاہ ولی اللہؒ ، حضرت امام شافعیؒ وغیرہا کے مساوی سمجھتے ہوئے استعانت میں نہ جائے ۔ بلکہ پہلے خود کو حضوری میں لائے ۔

آنحضور پرنور سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے عہدِ زریں سے لے کر آج تک تمام آئمہ کرامؒ ، عارفین و کاملین اور مشائخ عظام حضور ﷺ کی ظاہری حیات میں اور آپ ﷺ کے وصال کے بعد اپنی ضروریات اور مشکلات کے حل کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آنحضور نبی مکرم ﷺ کا وسیلہ جلیلہ پیش کرنا جائز ، مستحسن اور نہایت مستحب سمجھتے تھے ۔ اور وہ خوش نصیب افراد جنہیں حضوری حاصل ہے ۔ اُن کے لئے چند اعمال تحفہ پیش خدمت ہیں ۔

مشکل اَمر میں آنحضرت ﷺ سے استمداد : (علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانیؒ کا اپنا ذاتی واقعہ)

حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانیؒ بیان فرماتے ہیں ۔ کہ! 1317 ھ کو میں ایک شدید مشکل میں پھنس گیا ۔ مجھے اِس مصیبت کی خبر جمعرات کو ملی ۔ مَیں اِس وقت بیروت میں تھا ۔ جب جمعہ کی رات (شب جمعہ) کا ایک تہائی حصہ گذر گیا ۔ تو مَیں قبلہ رُو ہو گیا ۔ تو میں نے ایک ہزار مرتبہ **اَسْتَغْفِرُ اللہَ (الْعَظِیْم)** ۔ پڑھا ۔ پھر میں نے یہ درودِ پاک 350 مرتبہ پڑھا ۔ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْ رِکْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللہِ** ۔ پھر مجھے نیند کا غلبہ ہو گیا ۔ پھر رات کے آخری حصہ میں بیدار رہا ۔ مَیں نے وضو کیا ۔ اور مذکورہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھا ۔ مجھے اگلے ہی روز اس مصیبت کے دور ہونے کی خبر مل گئی ۔ (علامہ نبہانیؒ مزید فرماتے ہیں ۔ کہ) اس درود شریف کو شب و روز میں ایک مرتبہ پڑھنا اور مصائب کے وقت ایک ہزار مرتبہ پڑھنا چاہیئے ۔ یہ ہر (قسم کے) زہر کا تریاق ہے ۔ اور بہت (ہی زیادہ) مجرب ہے ۔

شھادت کے ضمن میں حاجت روائی : مشہور فقیہہ ابوعلی الحسین عبداللہ بن رواحہ حمویؒ (شہادت 585ھ) نے حضور ﷺ کی شانِ اقدس میں مدحیہ قصیدہ لکھا ۔ اور آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں پیش کر کے یہ صلہ مانگا ۔ کہ! اِنہیں راہِ خدا میں شہادت نصیب ہو ۔ اور وہ راہِ خدا ہی میں شہید ہو گئے ۔

قرض کے ضمن میں حاجت روائی : حرم رسول اللہ ﷺ کے مجاور یوسف بن علیؒ بیان کرتے ہیں ۔ کہ! مجھ پر قرض کی رقم بڑھ گئی ۔ تو مدینہ شریف چھوڑ جانے کا ارادہ کر لیا ۔ پھر بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہو کر ادائے قرض کے لئے استغاثہ کیا ۔ خواب میں حضورِ انور ﷺ کی زیارت ہوئی ۔ فرمایا ۔ یہیں ٹھہرو ۔ اسی دوران میں اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ مہیا کر دیا ۔ جس نے قرض چکا دیا ۔

ہر مشکل اَمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استمداد :

اگر کوئی عاشقِ رسول ﷺ واقعتاً آپ ﷺ کی زیارت کا خواہش مند ہو۔ یا آپ ﷺ کے تصدق وتوسل سے اپنی کوئی بہت بڑی حاجت روائی چاہتا ہو۔ یا کہیں پر مسلم وغیر مسلم کے درمیان کوئی بہت بڑا معرکہ، جنگ، یا پھر کوئی مناظرہ یا مباہلہ ہو۔ کہ جس میں مسلمانوں کی تعداد نہایت قلیل ہو۔ اور بظاہر مسلمانوں کی فتح یابی کے آثار نمایاں نہ ہوں۔ تو اُسے چاہیئے۔ کہ! وہ آنحضرت نبی مکرم ﷺ سے استمداد یا آپ ﷺ کی زیارت کے مقصد سے فقط دس ایام تک بعد نمازِ صبح اور بعد نمازِ عشاء (سونے سے قبل) ریاضت وخلوت کا پختہ ارادہ کر کے اہتمام کرے۔ یعنی چوبیس گھنٹے میں دو مرتبہ یہی عمل کرنا ہوگا۔ طریقہ یہ ہے۔ کہ!

☆ پہلی صبح و رات کو تین سو مرتبہ سورہ فاتحہ اور ایک ہزار مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر حضرت خضر نبیؑ کو ایصالِ ثواب کرے۔ ☆ دوسری صبح و رات کو تین سو مرتبہ سورہ فاتحہ اور ایک ہزار مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی روح کو ایصالِ ثواب کرے۔ ☆ تیسری صبح و رات کو تین سو مرتبہ سورہ فاتحہ اور ایک ہزار مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روح کو ایصالِ ثواب کرے۔ ☆ چوتھی صبح و رات کو تین سو مرتبہ سورہ فاتحہ اور ایک ہزار مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کی روح کو ایصالِ ثواب کرے۔ ☆ پانچویں صبح و رات کو تین سو مرتبہ سورہ فاتحہ اور ایک ہزار مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر حضرت ابوبکر صدیقؓ کی روح کو ایصالِ ثواب کرے۔ ☆ چھٹی صبح و رات کو تین سو مرتبہ سورہ فاتحہ اور ایک ہزار مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر حضرت عمرِ فاروقؓ کی روح کو ایصالِ ثواب کرے۔ ☆ ساتویں صبح و رات کو تین سو مرتبہ سورہ فاتحہ اور ایک ہزار مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر حضرت عثمانِ غنیؓ کی روح کو ایصالِ ثواب کرے۔ ☆ آٹھویں صبح و رات کو تین سو مرتبہ سورہ فاتحہ اور ایک ہزار مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر حضرت علی المرتضیٰؓ کی روح کو ایصالِ ثواب کرے۔ ☆ نویں صبح و رات کو تین سو مرتبہ سورہ فاتحہ اور ایک ہزار مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر حضرت امامِ اعظم ابوحنیفہؒ کی روح کو ایصالِ ثواب کرے۔ ☆ دسویں صبح ورات کو تین سو مرتبہ سورہ فاتحہ اور ایک ہزار مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر حضرت سید شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی روح کو ایصالِ ثواب کرے۔ ☆ (اَب) اگر اِن دس دن ورات صاحبِ عمل ہذا سے کوئی صغیرہ وکبیرہ گناہ سرزد نہ ہوا۔ تو وہ ضرور بالضرور آنحضرت نبی مکرم ﷺ کی زیارتِ بابرکات سے مشرف ہو کر باریاب ہوگا۔ اور زیارت کی اس لذت وسرور کو وہ کئی ہفتوں یا مہینوں تک فراموش نہیں کر پائے گا۔ ان شاءاللہ۔

حضرات صحابہء کرامؓ سے استمداد : (علامہ مولانا مولوی حقی نازلیؒ در کتاب خزینۃ الاسرار)

(بقول حضرت مولانا حقیؒ) ایک مرتبہ ہم نے ارادہ کیا۔ کہ! ہم خواب میں آنحضرت نبی مکرم ﷺ کو اُسی طرح سے ملاحظہ کریں۔ جس طرح کہ امہات المومنینؓ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ کو دیکھا تھا۔ لہذا مَیں (حضرت مولوی حقی نازلیؒ) نے ایک ہزار مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی روحِ مبارکہ کو بخش دیا۔ پھر دوسری مرتبہ (دوبارہ سے) ایک ہزار مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روحِ مبارکہ کو بخش دیا۔ پھر تیسری مرتبہ ایک ہزار مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب حضرت خاتونِ جنت فاطمۃ الزہراءؓ کی روحِ مبارکہ کو بخش دیا۔ پھر ان (تینوں خواتین) کو حضرت رسولِ کریم ﷺ کے پاس شفیع ٹھہرایا۔ تاکہ آپؓ (تینوں خواتینؓ) اللہ تعالیٰ کے ہاں میری (یہ) سفارش کریں۔ کہ مَیں آپ ﷺ کو اُسی طرح سے دیکھ سکوں۔ کہ جس طرح آپ ﷺ کی ازواجِ مطہراتؓ (اور صاحبزادیؓ) نے آپ ﷺ کو اپنی حیات میں دیکھا تھا۔ اور جمعہ کی رات پھر (اس کے بعد) مَیں نے (یہ استغفار) **استغفر اللہ واتوب الیه** ۔ ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے (نہایت عاجزی و انکساری سے) سوال کیا۔ کہ! وہ میری روح کو اپنے پیارے حبیب ﷺ کی روحِ مبارکہ کے ساتھ ملا دے۔ اور پھر مَیں نے ایک ہزار مرتبہ یہ عرض کیا۔ **الصلاۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ خذ بیدی قلت حیلتی ادر کنی** ۔ (پھر حضرت مولوی حقی نازلیؒ فرماتے ہیں۔ کہ!) اللہ تعالیٰ کی قسم ہے۔ کہ! اُس رات مَیں نے آپ ﷺ کو ایک ایسے ماہِ کامل کی طرح دیکھا۔ کہ جس کے وصف سے قلم اور زبان عاجز ہے۔ کہ آپ ﷺ کے حسن کا کمال اور آپ ﷺ کے جمال کی غایت معلوم نہیں ہو سکتی تھی۔ اور (پھر) آپ ﷺ نے مجھے بعض اَسرار کی بھی خبر عطا فرمائی۔

ہر مشکل اَمر میں آنحضرت ﷺ سے استمداد :

حضرت ابوعبداللہ سالمؒ بیان فرماتے ہیں۔ کہ! مَیں نے خواب میں دیکھا۔ مَیں بحرِ نیل کے ایک جزیرے میں ہوں۔ مَیں نے وہاں ایک مگر مچھ کو دیکھا۔ جو مجھے نگل لینا چاہتا تھا۔ اَسے (مگر مچھ کو) دیکھ کر مَیں خوفزدہ ہوگیا۔ پھر اچانک ایک خوبرو شخص وہاں نمودار ہوئے۔ مجھے یقین ہوگیا۔ کہ وہ نبی مکرم ﷺ ہی تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ **اذا کنت فی شدۃ فقل انا مُستَجِیرُ بکَ یَا رَسُو لُ اللہ. صلی اللہ علیه واله وبارک وسلم** ۔ جب تو کسی مشکل میں پڑ جائے۔ تو یہ کہا کر۔ یارسول اللہ ﷺ! مَیں آپ ﷺ کی پناہ چاہتا ہوں۔ (مزید برآں! یہ کہ) میرا ایک بھائی نبی آخر الزمان ﷺ کے روضہ اطہر کی زیارت کے لئے سفر پر روانہ ہوا۔ وہ نابینا تھا۔ مَیں نے اِس سے (اپنا مذکورہ بالا) خواب بیان کیا۔ اور اس نابینا کو کہا۔ جب بھی مشکل پڑے۔ یہی کہو۔ **انا مُستَجِیرُ بکَ یَا رَسُو لُ اللہ. صلی اللہ علیه واله وبارک وسلم** ۔ دورانِ سفر جب وہ رابغ کے مقام پر پہنچا۔ وہاں پانی کی قلت تھی۔ اِس کا خادم پانی کی جستجو کے لئے نکلا۔ وہ بیان کرتا ہے۔ مجھے شدید پیاس لگی تھی۔ اور میرے ہاتھ میں خالی مشکیزہ تھا۔ اِس وقت مجھے نبی اکرم ﷺ کا فرمانِ عالی شان یاد آ گیا۔ میں نے کہا۔ **انا مُستَجِیرُ بکَ یَا رَسُو لُ اللہ. صلی اللہ علیه واله وبارک وسلم** ۔ اِسی اثناء میں مَیں نے ایک شخص کی آواز سنی۔ وہ مجھ سے کہہ رہا تھا۔ اپنا مشکیزہ قریب کرو۔ مَیں نے اپنے مشکیزے میں پانی کے گرنے کی آواز سنی۔ حتی کہ وہ مشکیزہ پانی سے لبریز ہو گیا۔ مَیں نے جانتا تھا۔ کہ! وہ شخص کہاں سے آیا تھا۔

مشکل اَمر میں آنحضرت ﷺ سے استمداد:: (علامہ شیخ بہائی ایرانی)

جس کسی کو کوئی (انتہائی سخت اور دشوار قسم کی) مہم درپیش ہو۔ وہ شہر سے باہر کسی خلوت کے مقام پر جیسے صحراء (یا کسی بیاباں پہاڑ ، جنگل ، میدان یا آبادی سے کہیں دور) چلا جائے ۔ وہاں پر جا کر (صاف ومطہر) زمین پر اس طرح سے ایک مربع ءطولانی کھینچے ۔



اس مربع طولانی کے عین وسط میں لکیر کو قبرِ اَطہر رسول اللہ ﷺ تصور وتخیل کرے۔اور اس مربع طولانی کے جنوب (یعنی قبرِ اطہر کی پائنتی جانب) بیٹھ کر نہایت عاجزی وانکساری اور گریہ وزاری سے پہلے ایک تسبیح استغفار (**استغفر الله العظيم**) پھر ایک تسبیح اسمِ ذات اللہ (**یا اللہ**) اور پھر یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ **صلى الله عليك يا سيدى يا رسول الله** ۔ پھر آنحضور نبی مکرم ﷺ کے تصدق وتوسل سے اپنی حاجت کی دعا کرے ۔ انشاءاللہ حاجت روا ہوگی ۔ اگر خدانخواستہ پہلے ہی دن حاجت روا نہ ہوئی ۔ تو چاہیئے ۔ کہ! اپنا قصور اور تقوٰی کی کمی سمجھتے ہوئے اسی عمل کی مسلسل تکرار کرے ۔ (کیونکہ! یہ عمل بارہا کا آزمودہ اور مجرب المجرب عمل ہے ۔ جو کبھی بھی خطاء نہیں کرتا) اسی طرح کا ایک (جو کہ حضرت سلطان الفقر، سلطان العارفین شیخ سلطان باہو ؒ سے منقول ومنسوب ہے) عمل پیچھے ''درودِ پاک اور زیارت النبی ﷺ والے باب میں بھی درج کیا گیا ہے ۔

عجیب مکاشفہء روح اورآنحضرت ﷺ سے استمداد : (از کتاب ۔ نافع الخلائق)

اگر کوئی شخص اسم ''**یا لطيف .اللطيف. لطيف** .'' کو اس طریق سے پڑھے ۔ کہ! ہر ہفتے سہ شب احیاء لائے ۔ یعنی اول شبِ چہارشنبہ، پنج شنبہ اور شبِ جمعہ ۔ طریقِ عمل یہ ہے ۔ کہ! شب اول دوگانہ با ایصالِ ثواب حضرت سید الرسل ﷺ کا گزارے ۔ کہ اول رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ والضحیٰ اور رکعت دوئم میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ الم نشرح پڑھے ۔ پھر اپنے سامنے کسی صاف صفحہ پر ایک نقشِ طولانی اس طرح سے کھینچے ۔



اور اس خط کے عین بیچ کی سطر کو قبرِ اطہرِ نبوی ﷺ تصور وتخیل کرے ۔ اور نقش کے پائنتی جانب ہو کر پہلے ایک ہزار مرتبہ "**یــا لــطيف**" پڑھے ۔ پھر چھ سو چھیالیس مرتبہ ''**الــلـطيف**'' پڑھے ۔ آخر میں چھ سو ساٹھ مرتبہ ''**لـطيف**'' پڑھے ۔ بعدہٗ جو احوال (مقصد) ہو ۔ اُسے قبرِ اطہر نبی اللہ ﷺ کے (مع ادب و تعظیم) عرض گزار ہو ۔ اور آنحضور ﷺ کو اپنے اوپر شفیع گردانے ۔ اور اسی وقت مراقب ہو ۔ اور یہ اسم (کم از کم ایک یا تین تسبیحات) پڑھے ۔ ''**الـلــه حاضرى . الله نا صرى . الله معى ساعة و ساعة** '' انشاءاللہ اپنے مقصد کو خواب میں ملاحظہ کرے ۔ لیکن اس عمل کو تین راتوں تک لازمی کرے ۔

(بقول صاحب کتاب) بعد چند روز گزرنے کے ، صاحبِ طریق عمل کا باطن اس قدر روشن ہو ۔ کہ! تمام معائینہ ومشاہدہ کو اپنے مراقبہ میں ملاحظہ کیا کرے گا ۔ اس طریق کو مکاشفہ روح بھی کہا جاتا ہے ۔ اور جس کو یہ معائینہ حاصل ہو ۔ اُس پر روزِ روشن کی طرح مردماں کا احوال تمام عیاں رہے گا بحرمتِ محمدِ مصطفٰی ﷺ ۔ **یاد** رہے ۔ کہ! اگر کوئی شخص اسی عمل کو ہمیشہ جاری رکھے ۔ اور اللہ تعالیٰ سے بزمِ نبوی ﷺ کا مستقل رکن بننے کی ہمیشہ استدعا کرتا رہے ۔ تو ہفتہ عشرہ یا چند ہفتوں تک ہی ایسے حضوری حاصل ہو جائے ۔ (انشاءاللہ) اسی قبیل کا ایک عمل پیچھے ''درودِ پاک اور زیارت النبی ﷺ والے باب میں بھی درج کیا گیا ہے ۔ جو کہ حضرت سلطان العارفین سلطان باہو ؒ سے منقول ومنسوب ہے ۔ اور نہایت ہی مجرب المجرب اور بارہا کا آزمودہ عمل ہے ۔ شائقین حضرات وہاں سے دیکھ سکتے ہیں ۔

حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ ؒ سے استعانت و استمداد کا حصول :

حضرت سیدی علی بن عبداللہ الصباغی ؒ نے حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ ؒ سے عرض کیا ۔ اگر مجھے کوئی مسئلہ درپیش ہو ۔ تو میں کیا کروں ؟ کیونکہ میرے اور آپ ؒ کے درمیان تو چار دنوں کی مسافت حائل ہے ۔ تو آپ ؒ نے فرمایا ۔ جب تمھیں کوئی مسئلہ درپیش ہو ۔ اور اِس وقت یہ سمجھ نہ آئے ۔ کہ کیا کرنا چاہیئے ؟ تو تم تنہائی میں جا کر دو رکعت نفل ادا کرو ۔ اور ہر رکعت میں (سورہ فاتحہ) کے بعد **11** گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھو ۔ سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ مجھے ندا کرو ۔ اور یہ سمجھو کہ میں تمھارے پاس موجود ہوں ۔ تو تمھیں جواب مل جائے گا ۔ (انشاءاللہ) ۔ ۔ ۔ پھر مَیں نے ایک مرتبہ اِسی طرح کیا ۔ تو آپ ؒ کی برکت سے میرا مسئلہ حل ہو گیا ۔ ۔ ۔ کچھ عرصے بعد جب مَیں آپ ؒ کی خدمت میں پہنچا ۔ تو آپ ؒ نے فرمایا ۔ آئندہ کبھی بھی پریشان نہ ہونا ۔ چاہے کتنی ہی بڑی مشکل کیوں نہ ہو ۔ جامع ومترتب کتاب ''الابریز'' احمد بن مبارک فرماتے ہیں ۔ مَیں نے حضرت سیدی دباغ ؒ سے عرض کیا ۔ کہ اِس عمل (دو رکعت نفل) کی اِذن صرف سیدی علی بن عبداللہ صباغی ؒ کو ہے ؟ یا ہر شخص یہ عمل کر سکتا ہے ؟ آپ ؒ نے فرمایا ۔ ہر شخص یہ عمل کر سکتا ہے ۔

آنکھ کی شفائے یابی کے ضمن میں حاجت روائی :

حضرت عبدالرحمان جزولی ؒ بیان فرماتے ہیں ۔ کہ! ہر سال میری آنکھوں کو بیماری لاحق ہو جاتی تھی ۔ ایک سال تو مدینہ منورہ میں تکلیف ہوئی ۔ تو مَیں نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہو کر اِس طرح استمداد کی ۔ **یا رسول الله** ﷺ ! **انا فى حما يتك فان عينى مر يضة** ۔ (ترجمہ) یا رسول اللہ ﷺ ! مَیں آپ ﷺ کی پناہ وحمایت میں ہوں ۔ میری آنکھ کو تکلیف ہے ۔ پھر حضرت جزولی ؒ فرماتے ہیں ۔ کہ! بس استغاثہ کی دیر تھی ۔ کہ میری آنکھ ٹھیک ہو گئی ۔ اور پھر حضورِ انور ﷺ کی برکت سے آج تک (دوبارہ یہی آنکھ کی) تکلیف نہیں ہوئی ۔

حصولِ سعادت کے لئے حضرت خاتونِ جنت رضؓ سے استمداد : (حضرت قدرت اللہ شہاب صاحبؒ کا اپنا ذاتی واقعہ)

حضرت جناب قدرت اللہ شہاب صاحبؒ اپنی کتاب شہاب نامہ میں رقم طراز ہیں۔ کہ! ایک بار پھر میری خوش قسمتی آڑے آ ئی۔ (کہ) اتفاق سے حضرت شہاب الدین سہروردیؒ کی تصنیف ''عوارف المعارف'' کہیں سے میرے ہاتھ آ گئی۔ بے حد دقیق کتاب تھی۔ مَیں نے اسے کئی مرتبہ پڑھا۔ کچھ پلّے تو نہ پڑا۔ لیکن اتنا ضرور ہوا۔ کہ! میری سوچ کے ظلمت کدے میں ایک نیا روشن دان کھل گیا۔ اس کے بعد مَیں نے حضرت غوث الاعظمؒ سے لے کر مولانا اشرف علی تھانویؒ تک درجنوں ایسی کتابیں کھنگال ڈالیں۔ جو ان بزرگانِ شریعت وطریقت کی اپنی تصانیف تھیں۔ یا دوسروں نے اُن کے حالات یا ملفوظات یا تعلیمات قلمبند کر رکھے تھے۔ اس علمی ذخیرے نے مجھے طریقت کے چاروں بڑے سلسلوں اور ان کے علاوہ کئی چھوٹے چھوٹے ضمنی سلسلوں کے بارے میں کافی آ گاہی بخشی۔ لیکن ساتھ ہی ایک الجھن بھی میرے دل میں پیدا ہوگئی۔ یہ الجھن تلاشِ مرشد یا تلاشِ شیخ کے بارے میں تھی۔ طریقت کے سارے سلسلوں میں ایک بات مشترک تھی۔ وہ یہ کہ اس راستے پر قدم اُٹھانے سے پہلے کسی مرشد کو اپنا رہنما بنانا لازمی ہے۔

مجھے یقین تھا۔ کہ میرے آس پاس اور اردگرد بہت سے ایسے بزرگانِ دین اور پیرِ طریقت موجود ہوں گے۔ جنہیں میرا مرشد بننے کا حق حاصل تھا۔ لیکن مرید کے طور پر اپنے شیخ کے سامنے بلاسوال وجواب مکمل ذہنی اطاعت قبول کرنے کی جو شرط لازم تھی۔ اُسے نباہنا میرے بس کا روگ نہ تھا۔ اس لئے مَیں نے تلاشِ شیخ کے لئے کوئی خاص کوشش نہ کی۔ بلکہ اپنی نگاہ ''سلسلۂ اویسیہ'' پر رکھی۔ جس کے بارے میں بہت سے بزرگانِ سلف کی تصنیفات میں چھوٹے چھوٹے اشارے ملتے تھے۔ لیکن یہ کہیں درج نہ تھا۔ کہ اس سلسلے میں قدم رکھنے کے لئے کون سا دروازہ کھٹکھٹایا جاتا ہے۔ اور نہ (ہی) یہ معلوم تھا۔ کہ اس میں داخل ہونے کے کیا کیا قواعد وضوابط ہیں۔ لیکن ایک بار پھر یونہی بیٹھے بٹھائے خوش قسمتی کی لاٹری میرے نام نکل آئی۔

ایک بار میں کسی دور دراز علاقے میں گیا ہوا تھا۔ وہاں پر ایک چھوٹے سے گاؤں میں ایک بوسیدہ سی مسجد تھی۔ مَیں جمعہ کی نماز پڑھنے اُس مسجد میں گیا۔ تو ایک نیم خواندہ سے مولوی صاحب اردو میں بے حد طویل خطبہ دے رہے تھے۔ اُن کا خطبہ گزرے ہوئے زمانوں کی عجیب وغریب داستانوں سے اٹا اَٹ بھرا ہوا تھا۔ کسی کہانی پر ہنسنے کو جی چاہتا تھا۔ لیکن انہوں نے ایک داستان کچھ ایسے انداز سے سنائی۔ کہ تھوڑی سی رِقت طاری کر کے وہ سیدھی میرے دل میں اُتر گئی۔ یہ قصہ ایک (شفیق ترین محبت کرنے والے دنیا کے عظیم ترین) باپ ﷺ اور بیٹیؓ کی باہمی محبت واحترام کا تھا۔ باپ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تھے۔ اور بیٹی حضرت بی بی فاطمہؓ تھیں۔ مولوی صاحب بتارہے تھے۔ کہ! حضور رسولِ کریم ﷺ جب اپنے صحابہ کرامؓ کی کوئی درخواست یا فرمائش منظور نہ فرماتے تھے۔ تو بڑے بڑے برگزیدہ صحابہ ءِ کرامؓ، حضرت بی بی فاطمہؓ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر اُنؓ کی منت کرتے تھے۔ کہ وہ انؓ کی درخواست حضور ﷺ کی خدمتِ اقدس میں لے جائیں۔ اور اُسے منظور کروالائیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کے دل میں بیٹی کا اتنا پیار اور احترام تھا۔ کہ اکثر اوقات جب حضرت بی بی فاطمہؓ ایسی کوئی درخواست یا فرمائش لے کر حاضرِ خدمت ہوتی تھیں۔ تو حضور ﷺ خوش دلی سے اُسے منظور فرما لیتے تھے۔ اس کہانی کو قبول کرنے کے لئے میرا دل بے اختیار آمادہ ہوگیا۔

جمعہ کی نماز کے بعد مَیں اُسی بوسیدہ سی مسجد میں بیٹھ کر نوافل پڑھتا رہا۔ کچھ نفل مَیں نے حضرت بی بی فاطمہؓ کی روح مبارکہ کو ایصالِ ثواب کی نیت سے پڑھے۔ پھر مَیں نے پوری یکسوئی سے گڑگڑا کر یہ دُعا مانگی۔

'' یا اللہ تعالیٰ! مَیں نہیں جانتا۔ کہ یہ داستان صحیح ہے یا غلط۔ لیکن میرا دل گواہی دیتا ہے۔ کہ تیرے آخری رسول ﷺ کے دل میں اپنی بیٹی خاتونِ جنتؓ کے لئے اس سے بھی زیادہ محبت وعزت کا جذبہ موجزن ہوگا۔ اسی لئے مَیں اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ حضرت بی بی فاطمہؓ کی روحِ طیبہ کو اجازت مرحمت فرمائیں۔ کہ وہ میری ایک درخواست اپنے والدِ گرامی ﷺ کے حضور میں پیش کر کے منظور کروالیں۔ درخواست یہ ہے۔ کہ! مَیں اللہ تعالیٰ کی راہ کا متلاشی ہوں۔ سیدھے سادے مروجہ راستوں پر چلنے کی سکت نہیں رکھتا۔ اگر سلسلہ ءِ اویسیہ واقعی فسانہ نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مجھے اس سلسلہ سے استفادہ کرنے کی ترکیب وتوفیق عطا فرمائی جائے''۔

اس بات کا مَیں نے اپنے گھر میں یا باہر کسی سے ذکر تک نہیں کیا۔ چھ سات ہفتے گزر گئے۔ اور مَیں اس واقعے کو بھول بھال گیا۔ پھر اچانک سات سمندر پار کی میری ایک جرمن بھابھی کا ایک عجیب خط موصول ہوا۔ وہ مشرف با اسلام ہوئی تھیں۔ اور نہایت اعلیٰ درجہ کی پابندِ صوم وصلوٰۃ خاتون تھیں۔ انہوں نے لکھا تھا۔

The other night, I had the good fortune to see " Fatimah " daughter of the Holy Propht (Peace be upon him) in my dream.

She talked to me most graciously and said " tell your brother-in-law Qudrat ullah Shahab, that I have submitted his request to my exalted Father (Peace be upon him), who had very kindly accepted it.

ترجمہ : اگلی رات مَیں نے خوش قسمتی سے حضرت فاطمہؓ بنتِ رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ انہوں نے میرے ساتھ نہایت تواضع اور شفقت سے باتیں کیں۔ اور فرمایا۔ کہ! اپنے دیور قدرت اللہ شہاب کو بتائیں۔ کہ! مَیں نے اُس کی درخواست اپنے برگزیدہ والدِ گرامی ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی تھی۔ اُنہوں ﷺ نے ازراہِ نوازش اسے منظور فرما لیا ہے۔

یہ خط پڑھتے ہی میرے ہوش وحواس پر خوشی اور حیرت کی دیوانگی سی طاری ہوگئی۔ مجھے یوں محسوس ہوتا تھا۔ کہ میرے قدم زمین پر نہیں پڑ رہے۔ بلکہ ہوا میں چل رہے ہیں۔ یہ تصور کہ! اس برگزیدہ محفل میں اس باپ ﷺ (اور) بیٹی ؓ کے درمیان میرا ذکر ہوا۔ میرے روئیں روئیں پر ایک تیز وتند نشے کی طرح چھا جاتا تھا۔ (کہ) کیسا عظیم باپ ﷺ اور کسی عظیم بیٹی ؓ! دو تین دن (تک تو) مَیں اپنے کمرے میں بند ہو کر دیوانوں کی طرح اس مصرعہ کی مجسم صورت بنا بیٹھا رہا۔

مجھ سے بہتر ذکر میرا ہے کہ اُس محفل میں ہے

اس کے بعد کچھ عرصے تک مجھے خواب میں طرح طرح کی بزرگ ہستیاں نظر آتی رہیں۔ جن کو نہ تو میں پہچانتا تھا۔ نہ (ہی مجھے) اُن کی باتیں سمجھ میں آتی تھیں۔ اور نہ ان کے ساتھ میرا دل ہی بھیگتا تھا۔ پھر ایک خواب میں مجھے ایک نہایت دل نواز اور صاحبِ جمال بزرگ نظر آئے۔ جو احرام پہنے ایک عجیب سرور اور مستی کے عالم میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ میرا دل بے اختیار اُن کے قدموں میں بچھ گیا۔ وہ بھی مسکراتے ہوئے میری جانب آئے۔ اور مطاف سے باہر حطیم کی جانب ایک جگہ مجھے اپنے پاس بٹھا لیا۔ اور بولے ''میرا نام **قطب الدین بختیار کاکی** ؒ ہے۔ تم اس راہ کے آدمی تو نہیں ہو۔ لیکن جس دربار گہربار سے تمھیں منظوری حاصل ہوئی ہے۔ اُن کے سامنے ہم سب کا سر تسلیم خم ہے۔ (پھر حضرت خواجہ) قطب الدین بختیار کاکی ؒ نے ایک پیالہ ہمارے درمیان رکھا۔ جس میں کھانے یا پینے کوئی چیز پڑی تھی۔ انہوں نے اچانک فرمایا۔ تم زندگی چاہتے ہو یا وہ زندگی ؟

خواب میں بھی میرے دل کا چور انگڑائی لے کر بیدار ہوگیا۔ اور اُس نے مجھے گمراہ کیا۔ کہ غالباً اس سوال میں فوری طور پر موت قبول کرنے کی دعوت ہے۔ یعنی دنیاوی زندگی چاہتے ہو یا آخرت کی زندگی۔ مجھے ابھی زندہ رہنے کا لالچ تھا۔ اس لئے میں اپنے دل کے چور کی پیدا کی ہوئی بدگمانی کا شکار ہوگیا۔ (میں نے عرض کی۔ کہ!) حضرت کچھ یہ زندگی چاہتا ہوں کچھ وہ۔ میرا یہ کہنا تھا۔ کہ میرے بائیں پہلو کی جانب سے ایک کالے رنگ کا کتا سا جھپٹا ہوا آیا۔ اور آتے ہی سامنے پڑے ہوئے پیالے میں منہ ڈال دیا۔ حضرت قطب صاحب ؒ مسکرائے اور بولے۔ ''افسوس یہ مفت کی نعمت تمھارے مقدر میں نہیں۔ تمھارا نفس بُری طرح سے غالب ہے۔ اسی لئے مجاہدہ کرنا ہوگا۔ اس کے بعد کئی ماہ تک نہ کوئی خواب آیا۔ اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی واقعہ رونما ہوا۔ یہ تمام عرصہ میرے لئے ایک طرح سے عالمِ نزع کا سا زمانہ تھا۔ دل ودماغ میں احساسِ محرومی کے پرنالے بہنے لگے۔ یوں محسوس ہوتا تھا۔ جیسے میں سب کچھ حاصل کر کے اچانک سب کچھ کھو بیٹھا ہوں۔ بار بار خودکشی کرنے کا خیال آتا تھا۔ ایک بار مَیں نے ڈوب کر خودکشی کرنے کا منصوبہ بھی بنا لیا۔ نہر میں چھلانگ لگانے کے لئے پُل کی منڈیر پر جا بیٹھا۔ غالباً جذبہ جھوٹا تھا۔ اسی لئے بیٹھے کا بیٹھا ہی رہ گیا۔ اور چند گھنٹے بعد زندہ سلامت گھر واپس آگیا۔

اسی عالم یاس واضطراب میں تین سوا تین گھنٹے گزر گئے۔ جو میرے باطنی وجود پر تین صدیوں کی طرح بھاری گزرے۔ اس کے بعد اچانک **9** جون کا مبارک دن طلوع ہوا۔ یہ دن میری زندگی کے دو یا تین اہم ترین ایام میں سے ہے۔ اسی روز مجھے اچانک ''نائنٹی'' (**Ninty**) کا پہلا خط موصول ہوا۔ مَیں اُنہیں فقط اسی کوڈ سے جانتا ہوں۔ میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا۔ اور نہ مجھے یہ معلوم ہے۔ کہ وہ کون ہے ؟ کیا ہے ؟ اور کہاں ہے ؟ ہماری خط وکتابت بذریعہ ڈاک فقط ایک بار ہوئی۔ صرف اُس کا پہلا خط بذریعہ ڈاک آیا تھا۔ لفافے پر ڈاک خانے کی جو مہر لگی ہوئی تھی۔ وہ یوں تھی۔

June 9, Jammu Market 9:30 a.m.

ڈاکیہ اُسی روز دن کے ساڑھے بارہ بجے یہ خط ڈیلور (**Deliver**) کر گیا تھا۔ شہر کے پوسٹل نظام میں ایسا ممکن ہی نہ تھا۔ کہ صبح ساڑھے نو بجے کا پوسٹ کیا ہوا خط اسی روز دوپہر کے ساڑھے بارہ بجے مل بھی جائے۔

تیرہ صفحات پر مشتمل اس خط میں ظاہر وباطن کی ایسی ایسی باریک ترین خامیوں، کوتاہیوں، خامیوں اور کمزوریوں کو اس قدر تفصیل اور وضاحت سے بیان کیا گیا تھا۔ جن میں سے بعض کا علم مجھے اور صرف میرے خدا کے علاوہ اور کسی کو نہ تھا۔ اور بعض کا مجھے خود بھی علم نہ تھا۔ خط اس طرز کی فصیح وبلیغ اور دقیق انگریزی زبان میں لکھا ہوا تھا۔ کہ اسے سمجھنے کے لئے مجھے بار بار ڈکشنری کا سہارا لینا پڑتا تھا۔ نصف خط اس تجزیے پر مشتمل تھا۔ اور باقی کا نصف احکام، ہدایات اور مستقبل کے لائحہ عمل سے پُر تھا۔ (اور) آخر میں لکھنے والے کے نام کی جگہ فقط یہ درج تھا۔

A ninety years young fakir. یعنی ایک نوے سالہ جوان فقیر۔

اس خط میں ایک حکم یہ (بھی) تھا۔ چند سوالات جو اس میں اُٹھائے گئے تھے۔ اُن کا مکمل جواب انگریزی میں لکھ کر اُسے اپنی کتابوں والی الماری کے کسی خانے میں رکھ دوں۔ مَیں نے فوراً تعمیلِ حکم کر دی۔ چند لمحوں کے بعد الماری کے پٹ کھولے۔ تو میرا لکھا ہوا خط وہاں سے غائب تھا۔ اس خط کا جو جواب آیا۔ وہ اسی شب میرے تکیے کے نیچے پڑا ہوا ملا۔ جواب کے آخر میں ''ایک نوے سالہ جوان فقیر'' کی جگہ فقط ایک لفظ **Ninty** (نوے) درج تھا۔ اِس حیرت ناک واقعہ سے میرے تن بدن پر شدید ہیبت اور گھبراہٹ طاری ہوگئی۔ کچھ عرصہ مجھ پر نیم بے ہوشی کا سا عالم طاری رہا۔ میری بے بسی اور بے کسی پر ترس کھا کر ''نائنٹی'' نے آئندہ سے میرے چھوٹے بھائی حبیب اللہ شہاب کو بھی میرا رفیقِ کار بنا دیا۔ حبیب کی رفاقت میرے لئے سونے پر سہاگہ ثابت ہوئی۔

اربابِ چمن مجھ کو بہت یاد کریں گے ہر شاخ پر اپنا ہی نشان چھوڑ دیا ہے

اس کے بعد کم وبیش پچیس برس تک ہمارے درمیان اس عجیب وغریب خط وکتابت کا سلسلہ قریباً روزانہ جاری رہا۔ بعض اوقات ہمارے درمیان خطوط کی آمد ورفت دن اور رات کے دوران دو دو، تین تین یا چار چار بار تک پہنچ جاتی تھی۔ حبیب ہمارا پوسٹ آفس تھا۔ ہمارا لیٹر بکس کبھی الماری ہوتی تھی۔ کبھی اپنی جیب، کبھی کوئی کتاب یا کاپی یا کبھی یونہی سرِراہ چلتے چلتے ''نائنٹی'' کے تحریر کردہ خطوط ہوا کے دوش پر سوار پھول کی پتیوں کی طرح سر پر آ لگتے تھے۔

(اور مجھے ہمیشہ صرف ایک ہی یہ) حکم تھا۔ کہ اس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہر تحریر کو جلد اَز جلد تلف کر دیا جائے۔ البتہ اتنی اجازت ضرور تھی۔ کہ اُن کے احکامات اور اُن کی ہدایات کو اپنے طور پر اپنے الفاظ میں اس طور پر بے شک محفوظ کرلوں۔ کہ! اگر یہ کاغذات کسی اور کے ہاتھ لگ جائیں۔ تو یہ سب باتیں محض پراگندہ خیالی اور بے معنی رطب ہوں۔ یا بس نظر آئیں۔ فقط ایک بار چھوڑ کر مَیں اس حکم کو بھی پوری پوری پابندی سے بجالاتا رہا۔

ایک روز میرے دل میں لالچ آیا۔ کہ مَیں اپنے گمنام اور نادیدہ خضرراہ کا کم اَز کم ایک دستخط **Ninety** اس کے خط سے پھاڑ کر نشانی اور برکت کے طور پر اپنے پاس محفوظ کرلوں۔ یہ خیال آنا (ہی) تھا۔ کہ سزا کا تازیانہ فوراً نازل ہوگیا۔ رات کا وقت تھا۔ بجلی کے بلب کے اردگرد چند پروانے منڈلا رہے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہاں پر ایک کاغذ منڈلانے لگا۔ اور آہستہ آہستہ بَل کھاتا ہوا نیچے میری گود میں آگرا۔ اُس میں تحریر تھا۔ کہ حکم عدولی کا یہ منصوبہ فوری سزا کا مستحق ہے۔ سزا یہ تجویز ہوئی۔ کہ! بتیاں چند لمحوں کے بعد اپنے آپ گل ہو جائیں گی۔ اور میرے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں نصف گھنٹہ تک ایک ایک زندہ سانپ سے باندھ رکھے جائیں گے۔ اِس خوفناک سزا کا فیصلہ سُن کر مَیں بے اختیار رو پڑا۔ مَیں نے جلدی جلدی اپنے (دل میں گزرنے والے خیال اور) ارادہ سے توبہ کرلی۔ دل کی گہرائیوں سے معافی مانگی۔ اور غالب کا یہ شعر انگریزی ترجمہ کے ساتھ لکھ کر الماری میں رکھ دیا۔

حد چاہیئے سزا میں عقوبت کے واسطے — آخر گناہ گار ہوں، کافر نہیں ہوں مَیں

دیکھتے ہی دیکھتے بجلی کے بلب کے جانب سے ''نائنٹی'' کا جواب لہراتا ہوا میرے ہاتھ میں آیا۔ جس میں تحریر تھا۔ ''ہاہاہا'' بس دو زندہ سانپوں کے تصور سے ڈر گئے۔ بز دل ہو۔ چلو معاف کیا۔ لیکن یہ بات ہرگز نہ بھولو۔ کہ قبر میں دیگر حشرات الارض کے علاوہ زندہ سانپ بھی موجود ہوں گے۔ وہاں پر نہ تو توبہ کرنے کا وقت ہوگا۔ اور نہ توبہ ہی قبول ہوگی۔ اُو غافل بندے! تجھے کیا معلوم کہ! دن رات تمھارے بدن اور باطن کے ساتھ کتنے خوفناک اژدھے زبانیں نکال نکال کر لپٹے رہتے ہیں۔ اور وقت آنے پر زیرِ زمین کتنے اژدھے بے تابی سے تمھارا انتظار کر رہے ہیں۔ کاش کہ تم لوگ جانتے۔ ''نائنٹی''۔

ایک روز مَیں نے اپنے رہنما سے دریافت کیا۔ آپ کون ہیں؟ کہاں ہیں؟ کیا کرتے ہیں؟ اور روحانیت کے کس مقام پر فائز ہیں؟

جواب ملا۔ ''پہلے تین سوال (تو) فضول ہیں۔ اُن کا جواب تمھیں کبھی نہیں ملے گا۔ باقی رہی روحانیت کے مقام کی بات۔ (تو) اس طویل راستے پر کہیں کہیں گھاٹیاں اور کہیں کہیں سنگ میل آتے ہیں۔ اور گزر جاتے ہیں۔ منزل یا مقام کا کسی کو علم نہیں۔ اس سڑک پر سب راہی ہیں۔ کوئی آگے (تو) کوئی پیچھے۔ منزل صرف ایک بشر کو ملی ہے۔ جس کے بعد اور کوئی مقام نہیں۔ اُس بشر کا نام ''محمد ﷺ'' ہے۔ تُم ان ﷺ کا نام رٹتے تو بہت ہو۔ لیکن کیا کبھی اُن ﷺ کے نقشِ قدم پر چلنے کی (بھی) کوشش کی ہے؟ اگر ایسا کرتے۔ تو آج ایک کچی دیوار پر گوبر کے اُپلے کی مانند چسپاں نہ ہوتے۔ جس پر مکھیاں تک بھنبھنانا چھوڑ دیتی ہیں۔

یہی میرا **سلسلہء اویسیہ** تھا۔ جس کی رہنمائی میں اس گناہگار نے راہِ سلوک پر چند قدم ڈگمگانے کی سعادت حاصل کی۔ ڈگمگانے کا لفظ مَیں نے جان بوجھ کر استعمال کیا ہے۔ کیونکہ جہاں کہیں کسی باطنی نعمت کا پیالہ نزدیک آتا تھا۔ میرے نفس کا کالا چور فوراً دُم ہلاتا ہوا جھپٹ کر اُس میں منہ ڈال دیتا ہے۔ اس کوششِ ناتمام کو بھی مَیں اپنی زندگی کا ایک اثاثہ ہی شمار کرتا ہوں۔ اُس نے میرے بہت سے بَل نکال دیئے۔ اور چند پیچ در پیچ تجربات سے گزر کر زندگی کا رُخ کسی قدر بدل گیا۔ البتہ یہ حسرت ضرور باقی رہی۔ کہ! مَیں اس عظیم نعمت کا حق کبھی ادا نہیں کر پایا۔ بلکہ بعض اوقات تو کفرانِ نعمت تک نوبت آتی رہی ہے۔

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن! — دل کے خوش رکھنے کو غالب! یہ خیال اچھا ہے

زندگی کے اس طرح کے باطنی تجربات و مشاہدات کو بیان کرنے کی سکت مجھ میں نہیں۔ البتہ مختصر طور پر ان کا تھوڑا سا ذکر کرتا ہوں۔ یہ موضوع میرے لئے اجنبی ہے۔ اس لئے اپنے بیان اور اظہار میں مَیں نے بزرگانِ سلف کی تصنیفات، مکتوبات، ملفوظات اور فرمودات کی زبان اور کلام سے بے دریغ استفادہ کیا ہے۔ تجربات اور مشاہدات میرے ہیں۔ ان کا اظہار حتی الوسع اُن کے الفاظ میں ہے۔ تا کہ سہوًا یا اپنی کم فہمی کی وجہ سے کوئی فاش غلطی نہ کر بیٹھوں۔

خاص طور پر یہ بات مجھ پر بالکل صاف اور واضح ہوگئی۔ کہ سلوک یا تصوف میں کسی قسم کا کوئی راز یا اسرار پوشیدہ نہیں۔ اذکار، اشغال اور مراقبات وغیرہ کوئی ڈھکی چھپی باتیں نہیں۔ عام طور پر جانے پہچانے معمولات ہیں۔ جو ہر سلسلے میں اپنے اپنے طرائق پر **اظھر من الشمس** ہیں۔ البتہ اذکار، اشغال اور مراقبات کے دوران سالک پر جو کیفیات اور مشاہدات اپنی اپنی استعداد کے مطابق وارد ہوتے ہیں۔ ان کا ذکر کرنا بے معنی اور فضول ہے۔ اسی لئے ان کا ذکر عام طور پر ممنوع قرار دیا جاتا ہے۔ (حضرت قدرت اللہ شہاب صاحبؒ آگے چل کر رقم طراز ہیں۔ کہ!) شریعت کی طرف مائل کرنے کے لئے طریقت کا کنڈرگارٹن (**K.G**) سکول لذت وسرور کے علاوہ بعض انتہائی خوشگوار اور پُر لطف انکشافات سے مالا مال ہوتا ہے۔ سالکوں کی ایک بڑی تعداد اس لذت اور سرور کی مستی میں محو ہو کر یہیں کی ہو رہتی ہے۔ اور اپنے اصلی مقصد یعنی شریعت کی جانب قدم بڑھانے کے بجائے جمود کا شکار ہو کر اپنی منزل کھوٹی کر بیٹھتی ہے۔ یہ بدقسمت لوگ کہیں ڈبہ پیر بن کر اُبھرتے ہیں۔ کہیں مصنوعی دکانیں سجا کر تصوف کی بلیک مارکیٹ کرتے ہیں۔ (اور) کہیں طریقت کی آڑ میں شریعت کی خلاف ورزیاں کرتے ہیں۔ ان کی پیری فقیری جعل سازی کا گورکھ دھندہ ہوتی ہے۔ اور اُن کا سارا کاروبار مداریوں اور بازیگروں کی طرح شعبدہ بازی کا کرتب بن جاتا ہے۔

(بہر حال!) جو لوگ اس راہ میں ان پرکشش اور پرفریب گڑھوں میں منہ کے بَل گرنے سے بچ جائیں۔ اُن کا انعام یہی ہوتا ہے۔ کہ چلتے چلتے انجام کار اُن کے قدم شریعت کی شاہراہ پر گامزن ہو (ہی) جاتے ہیں۔ سلوک اور تصوف کا اس کے علاوہ اور کوئی مقصد ہے نہ مفہوم۔

فلسفہء دُعا :

جب کسی مسلمان کو شیاطین یا وساوس گھیر لیں ۔ اور وہ دُعاؤں کی عدم قبولیت کی وجہ سے وہ مغموم ہو جائے ۔ تو اُسے چاہیئے ۔ کہ وہ بھی حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ کی سنت پہ عمل پیرا ہو ۔ اور کہے ۔ کہ ! **وادعوا ربی عسی الا اکون بدعآء ربی شقیا** ۔ اور مَیں صرف اپنے رب ہی کو پکارتا رہوں گا ۔ یقین ہے ۔ کہ ! مَیں اپنے پروردگار کو پکارتا رہوں گا اور محروم نہیں ہوں گا ۔ (سورہ مریم)

آدابِ دُعا : امام فخر الدین الرازیؒ نے دُعا کے 10 دس آداب بیان فرماتے ہیں ۔ 1 ۔ اوقاتِ بزرگ میں دعا مانگے ۔ 2 ۔ حالات بزرگ میں دعا مانگے ۔ (جیسے کہ بوقت جہاد برخلافِ کفار ، بوقت تہجد ، درمیانِ خطبہ نماز جمعہ ، بعد فرض نماز ، وغیرہ ۔ ۔) 3 ۔ روبقبلہ ہو کر دعا مانگے ۔ 4 ۔ نہایت گڑگڑا کر عاجزی و انکساری سے دعا مانگے ۔ 5 ۔ قافیہ بندی کی تکلیف نہ اُٹھائے ۔ 6 ۔ اللہ تعالیٰ کے ہر وقت خصوصی فضل و کرم کا نیک گمان اور یقین رکھے ۔ 7 ۔ دعا میں اپنا بار بار مطالبہ رکھے (دعا کم از کم تین مرتبہ تکرار کے ساتھ مانگے) 8 ۔ یقینِ کامل رکھے کہ دعا اللہ تعالیٰ کے حضور ضرور قبول ہو گی ۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) 9 ۔ تمام گناہوں سے توبہ کرے ۔ 10 ۔ اذان اور اقامت کے درمیان کا وقت ۔

سب کے سب باہر ہوئے وہم و خرد ہوش و تمیز خانۂ دل میں تم آؤ ہم نے پردہ کر دیا

دُعا قبول ہونے کی جگھیں

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ! کہ تین جگہیں ایسی ہیں ۔ کہ جب وہاں کوئی شخص دُعا کرے ۔ تو رد نہیں ہوتی ۔ ا ۔ اس شخص کی دعا جو جنگل میں ہو اور اللہ تعالیٰ کے سوا اس کو کوئی دیکھنے والا نہ ہے ۔ ۲ ۔ اس شخص کی دعا جو کچھ لوگوں (یعنی مُجاہدین کی جماعت) کے ساتھ ہو ۔ پھر اس کے رفیق اسے (تنہا) چھوڑ جائیں ۔ مگر وہ ڈٹا رہے ۔ ۳ ۔ اور اس شخص کی بھی دعا قبول کی جاتی ہے ۔ جو آدھی رات کو اُٹھ کر (جب کہ گھر والوں کو پتہ بھی نہ چلے) نماز ادا کرے ۔ (حلیۃ الاولیاء ۔ ابونعیمؒ) ☆ ۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ! **مابین الرکن والمقام ملتزم . ما یدعو بہ صاحب عاھۃ الا بری** ۔ حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان مُلتزم ہے ۔ جو بھی شخص مُشکل میں ہو ۔ یہاں دُعا مانگے ۔ اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف (مُشکل) دور کر دیتا ہے ۔ (طبرانی فی الکبیر) ☆ ۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ! حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان مُلتزم ہے ۔ جو بھی شخص مُشکل میں ہو یہاں دُعا مانگے ۔ اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف (مُشکل) دور کر دیتا ہے ۔ (السنن) ☆ ۔ سنن ابی داؤد میں ہے ۔ کہ ! آپ ﷺ کو جب بھی کوئی مشکل درپیش ہوتی ۔ تو آپ ﷺ فوراً نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے ۔

اوقاتِ اِستجابت : ☆ ۔ حضرت سُہل بن سعدؓ نے فرمایا کہ ! دو اوقات ایسے ہیں ۔ کہ جن میں آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں ۔ اور ان اوقات میں جب کوئی دعا کرے تو کم ایسا ہوتا ہے ۔ کہ دعا رد کر دی جائے ۔ ا ۔ جب اذان کا وقت ہو ۔ ۲ ۔ جب راہِ خُدا میں (جہاد) کے لئے صف باندھی جائے ۔ (الادب المفرد للبُخاریؒ) ☆ ۔ حضرت سُہل بن سعدؓ سے روایت ہے ۔ کہ رسولِ کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ ! دو اوقات ایسے ہیں ۔ (کہ) جب دُعائیں رد نہیں ہوتی ۔ ا ۔ بوقتِ اذان ۲ ۔ بوقتِ جہاد جب (مسلم و غیر مسلم) آپس میں ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہوں ۔ (مُستدرک للحاکم) ☆ ۔ حضرت ابوہریرہؓ حضرت نبی کریم ﷺ کا فرمانِ عالیشان نقل کرتے ہیں ۔ (کہ) آدمی کی دُعا ضرور مُستجاب ہوتی ہے ۔ جب تک کہ وہ جلد بازی کا مُظاہرہ کرتے ہوئے یہ نہ کہے ۔ میں نے دعا مانگی ۔ لیکن میری دعا قبول ہی نہیں ہوئی ۔ (جامع ترمذی) ☆ ۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ! اذان اور اقامت کے درمیان دُعا قبول ہوتی ہے ۔ (ابوداود ، ترمذی ، مستدرک للحاکم) عُلمائے کرام نے اس کے دو مطالب بتائے ہیں ۔ ا ۔ جب اذان یا اقامت ہو رہی ہو ۔ تو وہی دراصل وقتِ استجابت ہے ۔ ۲ ۔ اذان ختم ہونے سے اقامت کے ختم ہونے تک جو وقفہ ہے ۔ اس میں دُعا یقیناً قبول ہوتی ہے ۔ ☆ ۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے ۔ کہ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ! بے شک (ہر) رات میں ایک ایسی گھڑی ہے ۔ کہ جب کوئی مسلمان اس (ساعت) میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کے بارے میں کسی خیر کا سوال کرے ۔ تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا کرتا ہے ۔ اور یہ گھڑی ہر رات ہوتی ہے ۔ (صحیح مسلم ، مسند احمد) ☆ ۔ حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ! رات کے تہائی آخری حصہ کے بارے میں فرمایا ۔ کہ اسی ساعت میں ملائکہ حاضر ہوتے ہیں ۔ اور اس میں دعا قبول ہوتی ہے ۔ (ترمذی ، مستدرک للحاکم) ☆ ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں ایک شخص حاضر ہوا ۔ اور عرض کی ! یا رسول اللہ ﷺ ! رات کے کون سے حصے میں سب سے زیادہ دعا قبول کی جاتی ہے ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ! **جوف اللیل الآخر** یعنی آخری رات کے درمیانی حصہ میں ۔ (مسندِ بزار ، طبرانی) ☆ ۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے ۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ! کہ تین اوقات ایسے ہیں ۔ کہ جب (کوئی) بندہ مؤمن دعا کرے ۔ تو دعا قبول ہوتی ہے ۔ بشرطیکہ وہ قطع رحمی اور کسی گناہ کی دعا نہ کرے ۔ ا ۔ مؤذن نماز کے لئے اذان شروع کرے ۔ یہاں تک کہ اذان ختم ہو جائے ۔ ۲ ۔ جب مسلمان اور کافر میدانِ جنگ میں آپس میں ٹکرائیں ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کے درمیان فیصلہ فرما دے ۔ ۳ ۔ نزولِ باراں کے وقت ، جب تک یہ تھم نہ جائے ۔ ☆ ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے ۔ کہ حضورِ اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ جمعۃ المبارک کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس میں ایک ایسی گھڑی ہے ۔ کہ جب کوئی مسلمان شخص اس میں کھڑے ہو کر نماز کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرے ۔ تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرماتا ہے ۔ (صحیح بُخاری)

اگر بخشے زہے رحمت ، نہ بخشے تو شکایت کیا سرِ تسلیم خم ہے ، جو مزاجِ یار میں آئے

اگر ممکن ہو سکے ۔ تو ظلموں کو روک دے ۔ عبادات سے خود کو غافل رکھنا بھی اپنے تیئیں بہت بڑا ظلم ہے ۔

دَم ملانا : **(قبولیتِ دُعا کا تکنیکی عمل)** : (حضرت جناب سلطان باہوؒ دَر تصنیف ''نورالہدیٰ'')

فقر کا تمام راستہ ریاضت و مجاہدے سے حاصل نہیں ہوتا۔ بلکہ آنحضرت نبی مکرم ﷺ کی نگاہِ حق اور عنایت سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ مرشد کامل اپنی خاص توجہ سے طالب کو حضورِ اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پہنچا دیتا ہے۔ اور ہر ہر منصب اور مرتبہ آنحضور ﷺ سے سفارش کر کے دِلوا دیتا ہے۔ واضح ہو۔ کہ توجہ کی دو اقسام یہ ہیں۔ (توجہ کی تین اقسام کا بیان اسی باب میں پہلے ہی بیان کیا جا چکا ہے)

☆ اول توجہ وہ ہے۔ کہ مرشد اپنے مرید و طالب کو ایک ہی توجہ، ایک ہی تصور، ایک ہی تفکر، ایک ہی دَم سے اللہ تعالیٰ کے دیدار کا شرف عطا کرا دیتا ہے۔ یعنی جسّہ اربعہ عناصر لباس وصفات سے یک دم باہر آ کر غرق فنا فی اللہ ذات ہو جائے۔ ☆ دوم وہ توجہ کہ طالب (اپنے مرشد کی) ایک ہی توجہ، ایک ہی تصور، ایک ہی تفکر، ایک ہی دَم سے مجلس خصوصی یعنی بزم نبوی ﷺ میں پہنچ کر جملہ انبیاءؑ، اہلِ بیت رسول ﷺ، صحابہ کرامؓ، اولیاء، اصفیاء، اور جملہ اصحابِ کبار و پنج تَن پاک، آئمہ مجتہدینؒ، حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کے دیدار پُر انوار اور ملاقات متبرکات سے مشرف ہو کر اِن سب پاک ہستیوں کے منظورِ نظر ہو کر ملازم درگاہ ہو جائے۔ اور اُن سے جملہ مہمات دینی و دنیاوی (اور اُخروی) اور معرفت توحید و رسالت، جمیعت و حقیقت کے ظاہری و باطنی خزائن کی کلیدات حاصل کر کے جملہ مخلوقات کو قید و مسخر اور تصرف میں بآسانی لاسکتا ہے۔ تو ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ کے اس طالب کا نفس مَر جاتا ہے۔ اور دل روشن ہو جاتا ہے۔ ایسا عارف کامل ایک ہی توجہ، ایک ہی تصور، ایک ہی تفکر، ایک ہی دَم میں اپنا دَم ملا کر حضرت جبرائیلِ امینؑ کے ساتھ ملا لیتا ہے۔ جو کچھ پیغام و الہام اللہ تعالیٰ کے قرب (و حضور) سے (اَز قسم) اَسرارِ ربانی اَز نص حدیث نبوی ﷺ و آیاتِ قرآنی چاہیئے۔ اس کے قلب پر القاء ہو کر مشروطًا ظاہر ہو یدا ہو جاتے ہیں۔ دیگر اِسی طرح سے جب وہ () عارف کامل ولی اللہ) اپنی ایک ہی توجہ، ایک ہی تصور، ایک ہی تصرف، ایک ہی تفکر، ایک ہی دَم، ایک ہی جذب اور ایک ہی حاضرات سے اپنا دَم حضرت میکائیلؑ سے ملا لیتا ہے۔ تو اُسی وقت بارانِ رحمت قطرات و مطرات جس قدر چاہے، برس جاتی ہیں۔ اور برکتِ حاضراتِ اسمِ اللہ ذات سے حضراتِ جبرائیلؑ اور میکائیلؑ اُسی طرح صاحب تصور کی قید و قبض اور حکم میں مستعد رہتے ہیں۔ د دیگر اِسی طرح سے جب وہ () عارف کامل ولی اللہ) اپنی ایک ہی توجہ، ایک ہی تصور، ایک ہی تصرف، ایک ہی تفکر، ایک ہی دَم، ایک ہی جذب اور ایک ہی حاضرات سے اپنا دَم حضرت اسرافیلؑ کے دَم سے ملا کر صورِ اسرافیلؑ بن جاتا ہے۔ پھر وہ جس ملک و آبادی پر جلالیت (اور قہر و غضب اور عذاب) کی نظر کرتا ہے۔ تو وہ ملک و آبادی ویران (تباہ و برباد) ہو جاتے ہیں۔ اور قیامت تک آباد نہیں ہوتے۔ اور دیگر اِسی طرح سے جب وہ () عارف کامل ولی اللہ) اپنی ایک ہی توجہ، ایک ہی تصور، ایک ہی تصرف، ایک ہی تفکر، ایک ہی دَم، ایک ہی جذب اور ایک ہی حاضرات سے اپنا دَم حضرت عزرائیلؑ کے ساتھ ملا کر عزرائیلی دَم سے دشمن کی جان کو جذب و قبض میں کر کے بے جان و کر دیتا ہے۔ اور اسے ہرگز نہیں چھوڑتا۔ جب تک کہ دشمنِ موذی مکمل ہلاک نہ ہو جائے۔ یا دشمنِ موذی اہلِ نفس، دشمن موذی کافر جو کہ مسلمانوں کو آزار (دکھ و تکلیف) پہنچانے والا ہو۔ یا پھر بے دین اہلِ بدعت (جو کہ دینِ محمدی ﷺ) سے پھر گیا ہو۔ غرض یہ کہ (ہزاروں) چلوں میں ریاضتیں، مجاہدے کرنے اور ہزاروں دعوتیں پڑھنے اور حد سے زیادہ بے شمار ذکر و فکر کرنے اور لشکر و سپاہ پر خزانہ و مال و دولت بے شمار خرچ کرنے سے بدرجہا بہتر اور مفید تر ہے۔ کہ تصور و توجہ فقیر کامل و تصرف فقیر مکمل و تفکر فقیر اکمل اور جذبِ فقیرِ جامع ایک بار ہو جائے۔ جو فقیر (فنا فی اللہ) اللہ تعالیٰ سے توجہ حاصل کرنے (کا طریقہ) جان جائے۔ تو اس کی توجہ قیامت تک روز بروز ترقی پذیر ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور روز قیامت تک کبھی بھی موقوف نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ ایسی توفیق جب بھی عطا فرماتا ہے۔ (یاد رہے۔ کہ!) ایسا کامل درویش صفت فقیر حامل ولایت، صاحب مراتب و مدارج عارف کامل ہی ہوا کرتا ہے۔

دَم ملانا : (قبولیتِ دُعا کے ضمن میں مقرب ملائکہ سے دَم ملا کر حاجت روائی)

حضرت سلطان الفقر سلطان العارفین جناب سلطان باہوؒ کی تصنیف ''نورالہدیٰ'' کی تشریح و تفصیل (بمصداق ایک نقطہ سے لکیر اور لکیر سے تصویر یا پھر مثل دیگر جیسے کہ! دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے) ''حق نمائے نورُ الہدیٰ'' میں حضرت فقیر نور محمد سروری قادریؒ رقم طراز ہیں۔ کہ! ایسا عارف کامل اہلِ دَم، جو تصور اسمِ ذات (اللہ) کی عطا کردہ توفیق سے جس نبیؑ، ولی یا فرشتے سے (اپنا) دَم ملاتا ہے۔ تو یہ اسم (اللہ) ذات کی باطنی برقی طاقت سے اُس نبیؑ، ولی یا فرشتے سے اپنا روحانی رابطہ و رشتہ ملا لیتا ہے۔ اور اس کی باطنی شخصیت نور سے مملو ہو کر اس کی عظیم صفت اختیار کر لیتا ہے۔ اور وہی کام کرتا ہے۔ کیونکہ ہر نبیؑ، ولی اور ہر فرشتہ باطن میں درحقیقت ایک مخصوص صفت سے متصف ہے۔ مثلاً! اگر کسی عارف کامل کو بارش برسانے کی ضرورت ہے۔ چونکہ اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت میکائیلؑ (فرشتے) کو مخصوص کیا ہوا ہے۔ اور تمام بادلوں پر یہی فرشتہ انچارج و آفیسر مقرر و تعینات کیا گیا ہے۔ اسی لئے عارف کامل قوتِ تصور اسمِ اللہ ذات کے ذریعے سے اپنا دَم حضرت میکائیلؑ سے ملا لیتا ہے۔ اور جس ملک یا شہر پر جس قدر بارش برسانی مقصود و مطلوب ہو۔ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان قدرت و اذن سے وہاں پر بارش برسنا شروع ہو جاتی ہے۔ اور اسی طرح حضرت عزرائیلؑ سے دَم ملا کر نور جلال موت و مرگ سے عارف کامل متصف ہو کر جس دشمن کو چاہے۔ اپنے دَم میں پکڑ کر اُس کی روح قبض کر لیتا ہے۔ (آگے حضرت فقیر نور محمد سروری قادریؒ اسی کتاب ''حق نما نورالہدیٰ'' میں اپنا ایک ذاتی واقعہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ جس میں اُنہوں نے برسات کرا دی تھی۔) یہ تو ملائکہ اور فرشتوں سے دَم ملانے کی توضیحات تھیں۔ اسی طرح پیغمبروںؑ سے بھی دَم ملایا جا سکتا ہے۔ اِس ضمن میں حضرت بایزید بسطامیؒ کا ایک بہت مشہور و معروف واقعہ ہے۔ کہ! اُن کے پاؤں تلے (نادانستگی میں) ایک کیڑا کچلا گیا۔ اور وہ ہلاک ہو گیا۔ جس سے حضرت سلطان العارفینؒ کو بہت رنج و تاسف ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میرے پاؤں کے نیچے آ کر کچلی گئی۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائے۔ ہم تو ایسے ظالم ہیں۔ کہ جان

بوجھ کر بے ضرر حشرات الارض کو مار دیتے ہیں۔ یا کچل دیتے ہیں) تو حضرت نے اس وقت اس کیڑے کی دوبارہ حیات کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نہایت عاجزی وانکساری کے ساتھ ملتجی وملتمس ہوئے۔ فرماتے ہیں۔ کہ مَیں نے اُس وقت دیکھا۔ کہ حضرت عیسیٰ نبیؑ کی روحانیت وہیں پر اچانک سے ظاہر ہوگئی۔ اور مَیں نے اُنؑ کے توسل اور وساطت سے اُن کے ساتھ اپنا دَم ملا کر اِس مردہ کیڑے کو (باذن اللہ تعالیٰ) دوبارہ زندہ کر دیا۔ اسی طرح سے ہر ہر نبیؑ، ولی اللہؒ اور فرشتے سے دَم ملا کر اُن سے انہی کی مخصوص صفت کے مطابق امداد واستعانت حاصل کی جاسکتی ہے۔ **دعا کے وقت ہاتھوں کا بھاری معلوم ہونا یا جسم کا وسیع وعریض ہونا یا دعا کے وقت لذت وشیریں خوشبوئیات کا احساس ہونا یا پھر جسم پر کپکپی اور رقت کا طاری ہونا، یہ سب علامات دعا کی استجابت کی بعین نشانیاں ہیں۔** انسان کے ہر دَم اور سانس میں اُس کی روح اور دل کے خیالات ملے جلے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور اگر سانس اللہ تعالیٰ کی یاد اور ذکر سے نکلتا ہے۔ تو وہ دَم اور سانس زندہ کہلائے گا۔ ورنہ مردہ۔۔۔ (یہ فقیر (البلوشی) اس ضمن میں عرض پرداز ہے۔ کہ! حضرت سلطان باہوؒ دَم ملانے کے بارے میں واقعتاً درست فرماتے ہیں۔ سچ ہے۔ کہ! صوفیاء کی کتب علم کی اور مرید کرنا (درحقیقت یہ) ولایت کی زکات ہوا کرتے ہیں۔

دل زندہ و بیدار اگر ہو، تو بتدریج   بندے کو عطا کرتے ہیں، چشمِ نگراں اور

حضرت فقیر نور محمد سروری قادری اپنی مشہورِ زمانہ کتاب ''**عرفان**'' حصہ دوئم میں فرماتے ہیں۔ کہ! جس وقت سالک اپنی دعوت میں منتہی ہوجاتا ہے۔ تو اس کا دَم، دعوت سے زندہ ہوجاتا ہے۔ اس وقت اسے دعوت کے لئے زبان ہلانے اور ہونٹوں کو حرکت تک دینے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ بلکہ نظر، توجہ اور دَم سے ہی کام لیتا ہے۔ ایسا زندہ دَم عامل ہر فرشتے، ولی اللہ اور نبی ورسلؑ سے دَم ملا کر اتحاد پیدا کر لیتا ہے۔ (جیسے کہ حضرت فقیر نور محمد سروریؒ نے اپنا اور حضرت بایزید بسطامیؒ کا واقعات ابھی ذکر ہوئے ہیں) اور اس فرشتے، ولی یا نبیؑ کے نور اور طاقت (**Power**) سے بھرپور بھر جاتا ہے۔ اور جس قدر اس میں استعدادِ وسعت اور توفیق ہوتی ہے۔ اسی قدر اس نور اور پاور سے کام لیتا ہے۔ اور استفادہ اور استمداد کرتا ہے۔

بروزِ جمعۃ المبارک ساعتِ قبولیت کا حصول :

سید سرفراز اے شاہ صاحب کے ملفوظات بنام ''عرضِ فقیر'' میں ہے۔ کہ! جمعہ کے روز قبولیت کی ساعت اتنی مختصر ہے۔ کہ! جتنا رکوع سے واپس حالتِ قیام میں آنے کا دورانیہ ہے۔ آپ ﷺ کے زمانہء مبارک میں جمعہ کی آخری ساعت قبولیت کی ہوتی تھی۔ وقت (زمانہ) کی گردش کی وجہ سے یہ ساعت پیچھے شفٹ ہوتی گئی۔ اور جمعہ کی اول ساعتوں میں آگئی۔ (شاہ صاحب مزید فرماتے ہیں۔ کہ!) یہ ساعت زوال کا ٹائم شروع ہونے سے فوراً پہلے ہوتی ہے۔ (مزید فرماتے ہیں۔ کہ! نمازِ جمعہ سے پہلے) یہ (ساعتِ قبولیت درحقیقت) اتنی مختصر ہوتی ہے۔ کہ امام صاحب خطبہ پڑھ کر جب منبر پر بیٹھنے کے بعد دوبارہ اُٹھتے ہیں۔ تو یہ ساعت ختم ہوچکی ہوتی ہے۔ (شاہ صاحب زوال کے وقت کے بارے میں رقم طراز ہیں۔ کہ!) عام طور پر زوال کے وقت کا تعین یوں کیا جاتا ہے۔ کہ طلوعِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک کُل (ٹوٹل) گھنٹوں اور منٹوں کا حساب لگا کر ٹوٹل (یعنی حاصل جمع) کو 2 پر تقسیم کریں۔ جو وقت آئے۔ اُسے طلوعِ آفتاب کے وقت میں جمع کر دیں۔ (تو) زوال کا وقت نکل آئے گا۔ (انشاء اللہ)

اسی ضمن میں حضرت سیدی عبد العزیز دباغؒ فرماتے ہیں۔ کہ! جس (خوش نصیب) شخص کو اللہ تعالیٰ جمعہ کی ساعت (یعنی ساعتِ قبولیت) پر مطلع فرمائے۔ اور اسے توفیق بخشے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ! وہ اس قسم کی دعا مانگے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت کی بھلائی مانگے۔ (جیسے کہ! **ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار**) کیونکہ! اس دن مخلوقات کے دل سے یہی دعا نکلی تھی۔ اور انہوں نے محض آخرت کے لئے دعا نہیں کی تھی۔ لہٰذا جس کی دعا اس ساعتِ مقبولہ سے موافقت پا جائے۔ اس کی مراد بر آئے گی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) نیز فرمایا کہ! یہ ساعت بہت ہی تھوڑی ہے۔ اس قدر ہے۔ کہ! کوئی شخص اطمینان سے رکوع کر کے ہر عضو اپنی جگہ پر لوٹ آئے۔ اور اس کے عروج و جوارح میں سکون آجائے۔ نیز فرمایا کہ! یہ ساعت منتقل ہوتی رہتی ہے۔ لیکن ہوتی جمعہ کے دن ہے۔ چنانچہ کبھی زوال سے پہلے ہوتی ہے۔ اور زوال سے پہلے کی گھڑیوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ اور کبھی زوال کے وقت اور زوال کے بعد ہوتی ہے۔ اور غروبِ آفتاب تک کی ساعات میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ (یاد رہے۔ کہ) چھ ماہ تک قبل زوال ہوتی ہے۔ اور چھ ماہ بعد از زوال۔

جس کو طوفاں سے اُلجھنے کی ہو عادت   ایسی کشتی کو سمندر بھی دُعا دیتے ہیں

ایک مرتبہ یوں بھی فرمایا۔ کہ! آنحضرت نبی مکرم ﷺ کے عہد مبارک میں یہ گھڑی اس وقت ہوتی تھی۔ جب آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ یعنی زوال کے وقت حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں منتقل ہو کر یہ گھڑی زوال کے بعد ہوتی ہے۔ اور خطبہ کا وقت جبکہ لوگ نماز کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ اس ساعت سے خالی ہوگیا۔ حالانکہ! آنحضرت ﷺ نے خطبہ اور اجتماع کا حکم اسی ساعت کو پانے لے لئے دیا تھا۔ لیکن چونکہ آنحضرت نبی مکرم ﷺ کا کھڑا ہونا اور عجز وانکساری کے ساتھ خطبہ پڑھنا ایسا تھا۔ جس کے برابر کوئی چیز نہیں ہوسکتی۔ اس لئے آنحضرت نبی مکرم ﷺ کے قیام کے وقت کو کہ بہت بڑا اشرف اور نورِ کثیر حاصل ہوا۔ اور یہ وقت بمنزلہ ساعتِ جمعہ بلکہ اس سے بھی افضل ہوگیا۔ لہٰذا جس سے ساعتِ جمعہ چھوٹ گئی۔ مگر اس نے وہ ساعت پائی۔ کہ جس میں آنحضرت نبی مکرم ﷺ خطبے کے لئے کھڑا ہوا کرتے تھے۔ تو اس کو کوئی نقصان نہیں ہوا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ! آنحضرت نبی مکرم ﷺ نے خطبہ کی ساعت کو جمعہ کی طرف جوں جوں وہ منتقل ہوتی جائے۔ منتقل کرنے کا حکم نہیں دیا تھا۔

اسی لئے کہ آپ ﷺ کی ساعت (خطبے کے لئے کھڑا ہونے والی) تو منتقل نہیں ہوتی۔ اس لئے بہتر یہی ہے۔ کہ جمعہ کی ساعت کے مقابلے میں اسی کا لحاظ رکھا جائے۔ کیونکہ اُمتِ محمدیہ ﷺ کے لئے سہولت اسی میں ہے۔ مزید براں! ساعتِ جمعہ ایک اَمرِ غیب اور رازِ خداوندی ہے۔ جس کا علم خواص کے علاوہ کسی کو نہیں ہوتا۔ اور آنحضرت نبی مکرم ﷺ کے خطبہ کے وقت ظاہر اور اس کی تعیین زوال کے وقت سے ہوتی ہے۔ جو کہ کسی پر مخفی نہیں رہ سکتی۔ اس لئے اسی کا اعتبار کیا جائے۔ اس بنا پر اگر کوئی شخص زوال کے وقت جمعہ پڑھے۔ اور جمعہ میں تاخیر کرنے کی اس کی عادت ہو۔ تو سمجھ لو۔ کہ! اس نے بلا شبہ ساعت نبویہ ﷺ (خطبے کے لئے کھڑا ہونے والی) کے پانے میں کوتاہی کی۔ اور ساعتِ جمعہ پانے کا کسی کو یقین نہیں۔ اسی طرح وہ شک کی خاطر یقینی بات کو ضائع کر بیٹھتے ہیں۔ اور یہ بڑی بھاری کوتاہی ہے۔ (یعنی ایک نا قابلِ تلافی نقصانِ عظیم ہے) ہم اللہ تعالیٰ سے آنحضرت نبی مکرم ﷺ کے عین طریقہ پر چلنے کی توفیق چاہتے ہیں۔ (انتھی الکلام الامام الدباغ ؒ)

مباش در پی آزار و ہرچہ خواہی کن   کہ در طریقت ماغیر ازیں گناہی نیست

☆ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ! رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے۔ لہٰذا (بحالتِ سجدہ) دعا خوب کیا کرو۔ (مسلم، سنن ابی داؤد، سنن نسائی) اِسی ضمن میں قرآنِ کریم میں بھی ارشادِ ربانی آیا ہے۔ **واسجد واقترب**۔ (اور سجدہ کرو۔ اور نزدیک ہو جاؤ) سورہ علق 19۔ ☆۔ حضرت مطلب بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ! **من افضل الدعاء یوم عرفہ**۔ سب سے افضل دعا یوم عرفہ (9 ذوالحجہ) کی ہے۔ (سعید بن منصور فی السنن) ☆۔ حضرت ابو امامہ ؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ! پانچ راتیں ایسی ہیں کہ ان میں کوئی دعا رد نہیں ہوتی۔ ۱۔ ماہ رجب کی پہلی رات۔ ۲۔ پندرہ شعبان کی رات۔ ۳۔ شب جمعہ۔ ۴، ۵۔ شب عیدین (دیلمی مسند) ☆۔ حضرت انس ؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ! **مع کل ختمہ دعوۃ مُستجابۃ**۔ جب بھی قُرآنِ مجید ختم کیا جاتا ہے۔ تو ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ ☆۔ دوسری روایت میں ہے۔ کہ قُرآنِ کریم کے ختم کے وقت ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ اور جنت میں ایک درخت عطا ہوتا ہے۔ (بیہقی فی الشعب) ☆۔ حضرت ارباض ؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ! **فریضۃ فلہ دعوۃ مستجابۃ**۔ جس نے فرض نماز پڑھی۔ اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ (الطبرانی) ☆۔ حضرت ابوموسیٰ ؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ! **من کانت لہ حاجۃ فلیدع بھا دبر صلاۃ مفروضہ**۔ جس شخص کی کوئی حاجت ہو۔ اس کو چاہیئے۔ کہ وہ فرض نماز کے بعد دعا کرے۔ (ابن عساکر، تاریخ دمشق) ☆۔ حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ! تین (لوگوں کی) دُعائیں ضرور قبول کی جاتی ہیں۔ ۱۔ مظلوم کی دعا۔ ۲۔ مُسافر کی دعا۔ ۳۔ اور والد کی دعا اپنی اولاد کے حق میں۔ (الادب المُفرد للبخاری)

☆ حضرت خالد الحذاء ؒ نے بیان کیا۔ کہ حضرت سیدنا عیسیٰ ؑ فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب تم دیکھو کہ رونگٹے کھڑے ہو رہے ہیں۔ اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ہیں۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ (یعنی یہ وقتِ استجابت ہے) کتاب الزہد امام احمد۔ ☆۔ حضرت ابی رہم سمعی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ! **ان مما یستجاب عندہ الدعاء العطاس**۔ چھینک کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ (طبرانی بسندِ حسن)

زندگی کی حقیقت کو بس اتنا مَیں نے جانا ہے   غم میں ہم اکیلے ہیں، خوشیوں میں زمانہ ہے

☆ عملِ استجابت :

کچھ حضرات اپنا تجربہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ! اس عمل سے ہر (جائز و شرعی) دُعا ضرور بالضرور مستجاب ہو گی۔ ان شاء اللہ۔ بلکہ اُن کا تو یہاں تک بھی کہنا ہے۔ کہ پہلی ہی نشست میں بندہ اپنی دعا کو مستجاب ہوتا ہوا پائے گا۔ ان شاء اللہ العظیم۔

طریقہ عمل یہ ہے۔ کہ! اپنی (جائز و شرعی حاجت کی) دُعا کی استجابت کی نیت سے مکمل حضوری، عاجزی و انکساری کے ساتھ بحالتِ وضو کسی تنہا مقام پر جا کر (یا مسجد و گھر میں) جہاں کوئی نہ ہو۔ وہاں پر یہ عمل سرانجام دے۔ ان شاء اللہ تیسری، یا پانچویں رات تک اپنی دعا مستجاب پائے گا۔

سب سے پہلے سات (07) مرتبہ درود شریف (کوئی درود یا درودِ ابراہیم)، پھر اکتالیس (41) مرتبہ تسمیہ کے ساتھ سورہ فاتحہ شریف، پھر تین تین مرتبہ چاروں قل شریف، پھر تین (03) مرتبہ سورہ مومنون کی آخری آیات (**افحسبتم انما خلقنکم** ۔۔۔ آخر تک)، پھر سات (07) مرتبہ درود شریف (کوئی درود یا درودِ ابراہیم) اور پھر تین (07) مرتبہ یہ دُعائے استجابہ پڑھ کر اپنی حاجت اللہ تعالیٰ سے طلب کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ **اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَسْمَعُ کَلَامِیْ وَتَرٰی مَکَانِیْ وَتَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ لَا یَخْفٰی عَلَیْکَ شَیْءٌ مِنْ اَمْرِیْ وَاَنَا الْبَائِسُ الْفَقِیْرُ ۔ اَلْمُسْتَغِیْثُ الْمُسْتَجِیْرُ ۔ اَلْوَجِلُ الْمُشْفِقُ ۔ اَلْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِہٖ ۔ اَسْئَلُکَ مَسْئَلَۃَ الْمِسْکِیْنِ ۔ وَاَبْتَھِلُ اِلَیْکَ اِبْتِھَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِیْلِ ۔ وَاَدْعُوْکَ دُعَآءَ الْخَائِفِ الضَّرِیْرِ ۔ وَدُعَآءَ مَنْ خَضَعَتْ لَکَ رَقَبَتُہٗ ۔ وَفَاضَتْ لَکَ عَبْرَتُہٗ ۔ وَذَلَّ جَسَدُہٗ ۔ وَرَغِمَ لَکَ اَنْفُہٗ ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَآئِکَ شَقِیًّا ۔ وَکُنْ بِیْ رَؤُفًا رَّحِیْمًا ۔ یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ ۔ وَیَا خَیْرَ الْمُعْطِیْنَ ۔**

قضائے حوائج کا مجرب المجرب عمل : (بذریعہ صحیح بخاری شریف)

حضرت سیدی دباغؒ اِس ضمن میں مزید فرماتے ہیں۔ کہ! ہر شہر میں لوگوں کی معاونت اور دیگر امور کے لئے فرشتوں کی ایک جماعت لازمی مقرر ہوتی ہے۔ یہ جماعے ان امور میں مدد کے لئے معین کی جاتی ہے۔ کہ جو امور اہلِ تصرف اولیاء اللہ کی طاقت سے بالا ہوں۔ کسی جگہ ستر، کہیں اَسی یا کہیں اس سے کم وبیش۔ یہ فرشتے انسانی شکل میں ہوتے ہیں۔ چنانچہ کہیں یہ ملائکہ کسی خواجہ (امیر ورئیس، یا بادشاہ و حاکم و وزیر) کی شکل میں، تو کہیں کسی فیر وگدا گر کی شکل میں، کہیں ضعیف او معمر شخص تو کہیں کسی نوجوان یا بچے کی شکل میں یہ فرشتے ہوتے ہیں۔ غرضیکہ! یہ یہ کسی بھی عمر و ہیئت یا عہدے وغیرہ میں اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہوتے ہیں۔ مگر لوگوں کی ان کا پتہ نہیں چلتا۔ بجز اولیائے کاملین کے۔ اگر کوئی شخص بخاری شریف کا ایک پارہ لے کر کیس ولی اللہ کے مزار پر چلا جائے۔ اور (بخاری شریف کے کسی بھی باب بالخصوص آخری باب کو) کھول کر اس کے راویانِ حدیث اور اس ولی کے (کہ جس کے مزار پر صاحبِ حاجت حاضر ہے) توسل وتصدق سے دعا مانگے۔ تو اس کی مراد بر آتی ہے۔ خصوصًا بخاری شریف کا آخری پارہ۔ اس (بات کی یقین دہانی کے لئے) پر میں (حضرت جناب مبارک علی سلجماسیؒ) نے حضرت (سیدی عبدالعزیز دباغؒ) سے دریافت کیا۔ کہا یہ صحیح ہے یا غلط ؟ تو آپؒ نے فرمایا۔ کہ! ہر شہر میں ملائکہ کی ایک خاص تعداد ہوتی ہے۔ جب وہ (یعنی ملائکہ) کسی بندے (حاجتمند) کو اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اگر وہ دیکھیں۔ کہ! یہ چیز اس کی تقدیر میں لکھی جا چکی ہے۔ تو اسے (اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی حاجت روائی پیش کرنے کے) صحیح طریقے پر لے آتے ہیں۔ اور دعا کرنے میں اس کا ساتھ بھی دیتے ہیں۔ تو وہ دعا توفیق ایزدی کے شاملِ حال ہوجاتی ہے۔ اور شیطان اس کیراستے سے ہٹ جاتا ہے۔ لیکن اگر ملائکہ یہ دیکھیں۔ کہ! وہ چیز اس کے مقدر میں لکھی ہوئی نہیں ہے۔ تو وہ اس کو اس کی حالت پر ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ اور شیطان درمیان میں آموجود ہوتا ہے۔

احوال و مقامات پہ نہیں موقوف سب کچھ — ہر لحظہ ہے سالک کا زماں اور، مکاں اور

لہذا جب فرشتے کسی شخص کو دیکھتے ہیں۔ کہ وہ صحیح بخاری کا کوئی پارہ لے کر کسی ولی اللہؒ کے مزار و درگاہ کی جانب (اپنی حاجت روائی کے مقصد سے) جا رہا ہے۔ اور وہ یہ بھی دیکھ لیں۔ کہ اس شخص کی حاجت پوری ہو جائے گی۔ تو وہ اس شخص (باطنی طور پر رہنمائی کر کے) اُسے سیدھے راستے پر لا کر دعا کے دوران اس کے دل میں عاجزی وانکساری کے جذبات پیدا کر دیتے ہیں۔ اور اِسی شخص کے ہمراہ مزار و درگاہ تک تشریف لے جاتے ہیں۔ ظاہری طور پر تو صحیح بخاری شریف کے اوراق اس شخص کے پاس ہوتے ہیں۔ لیکن کتاب میں موجود الفاظ کے اَسرار فرشتوں نے اُٹھائے ہوئے ہوتے ہیں۔ جب وہ شخص دعا کرتا ہے۔ تو فرشتے ساتھ میں آمین کہتے جاتے ہیں۔ لہذا اس شخص کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ فرشتے یہ دیکھ لیں۔ کہ! اس شخص کے نصیب میں حاجت روائی نہیں ہے۔ تو وہ اس کتاب (صحیح بخاری شریف) کے اَسرار کو نکال کر الگ ہو جاتے ہیں۔ اور وہ شخص کتاب کے ظاہری وجود کو ہاتھ میں لے کر مزار و درگاہ کی طرف (خالی اور برکت کے بغیر) جاتا ہے۔

حضرت سیدی دباغؒ نے مزید فرمایا۔ ہم عمومًا دیکھتے ہیں۔ کہ! بہت سے ایسے اوراق زمین پر گرے ہوئے ہوتے ہیں۔ جن پر کہ اللہ تعالیٰ کا اسم (یا مختلف اسماء) تحریر ہوتے ہیں۔ اور یہ اوراق عوام الناس کے پیروں کے نیچے بھی آتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے۔) اگر فرشتے اِن اسمائے الٰہیہ کے اَسرار نہ نکالیں۔ تو بہت سے لوگ بے ادبی ہی کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں۔ (فرشتوں کا حاجت روائی میں ساتھ ہونے کا مفصل بیان حضرت سلطان العارفین جناب سلطان الفقر سلطان باہوؒ نے اپنی تصانیف میں جابجا طور پر تحریر فرمایا ہے)

قضائے حوائج کا مجرب المجرب عمل : (بقول حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور اور حضرت شاہ عبدالعزیز مُحدث دہلوی)

آپ حضراتؒ فرماتے ہیں۔ کہ جب کسی بندہ خُدا کو اللہ تعالیٰ سے کسی قسم کی کوئی (جائز) حاجت ہو۔ تو ایسا شخص ایک ہی نشست میں بناء کسی سے بات چیت کئے ان کلمات کو **بارہ سو یا بارہ ہزار مرتبہ** چند روز تک پڑھے گا۔ تو اللہ تعالیٰ سے امید ہے۔ کہ ایسا شخص اپنی حاجت برآری میں نوازا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ وہ کلماتِ عظیمہ یہ ہیں۔ **یَا بَدِیْعُ الْعَجَآئِبُ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ ۔**

اِنہیں کلمات کو (بارہ صد یا بارہ ہزار مرتبہ) مزید کئی مقاصد کے لئے بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ جیسے کہ!

یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع۔ (مقصد استخارہ کے لئے) **یا بدیع العجائب بالحب یا بدیع۔** (مقصد حب)

یا بدیع العجائب بالقھر یا بدیع۔ (مقصد انتقام) **یا بدیع العجائب بالشفآء یا بدیع۔** (مقصد شفاء)

حاجت برآری کا مجرب و پر تاثیر و اکسیر عمل : (اَز کتاب **تربیت العشاق** سید محمد ذوقی شاہ صابری چشتیؒ)

اس اکسیری عمل ہے۔ جس سے کہ ضرورت فورًا رفع ہو جاتی ہے۔ جب بھی کوئی (جائز و متشرع) حاجت پیش آئے۔ (تو اُس وقت) اپنے دل کو غیر اللہ سے (بالکل) پاک کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے۔ یہ طریق مسنون بھی ہے۔ کہ دل کو پاک صاف کر کے دو رکعت نماز پڑھے۔ حاجت پوری ہو جائے گی (ان شاء اللہ) لیکن شرط یہ ہے۔ کہ! دل ماسواء سے خالی ہو۔ ورنہ (دو رکعت تو کیا) سو رکعت بھی پڑھے گا۔ تو کچھ نہ ہوگا۔ (پھر) فرمایا۔ کہ! یہ کام (دل کو ماسواء سے خالی و پاک کرنا) آسان کام نہیں ہے۔ (اس حالت و کیفیت کو حاصل کرنے کے لئے) بہت مشق کی ضرورت ہے۔

پچھلی راتیں یار دے بوہے — وکھ وکھ کے آویں کوئی ویکھے ناں

قضائے حوآئج کے چند مجرب اوراد و وظائف :

کلماتِ اسمِ اعظم شریف :

علمائے عاملین سے منقول ہے۔کہ! اِن الفاظ کو پہلے تین دن تک گیارہ مرتبہ پڑھا جائے۔ پھر ایک ہفتہ تک ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھا جائے۔ پھر ایک ماہ تک ایک ہزار ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھا جائے۔ اگر کوئی شخص انہیں چار الفاظ کی زکات کبیر ادا کر لے۔ تو عامل و قاری سے کثیر تصرفات و کرامات جاری ہوں گے۔ زکاتِ کبیر کا طریقہ یہ ہے۔کہ! ان الفاظ کو اکیاون ایام تک روزانہ بعد ہر نماز کے پانچ ہزار مرتبہ اور رات کو پچیس ہزار مرتبہ (پرہیز جلالی کیساتھ) پڑھا جائے۔ بعد زکات روزانہ ایک ہزار ایک سو گیارہ مرتبہ یا پھر فقط ایک سو گیارہ مرتبہ تا حیات پڑھنے کا معمول بنایا جائے۔ اثرات دائمًا برقرار رہیں گے۔ انشاءاللہ۔ وہ چار الفاظ یہ ہیں۔ **اَھَم**"، **سَقَک**"، **حَلَع**"، **یَص**"۔

☆ **حاجت برآری کا عمل**: یہ اسمِ عظیم جو ہر تسمیہ ہے۔ **غِیۡطِیۡغُوۡرَش**۔ اگر کوئی شخص فقط گیارہ روز تک مع لزومِ شرائط (خلوت وصوم وصیام) اسی اسم کو بعد ہر نماز کے ایک۔ ایک ہزار مرتبہ اور رات کو دس ہزار مرتبہ پڑھ کر گیارہوں روز اپنی بڑی سے بڑی حاجت چاہے۔تو ضرور بالضرور روا ہوگی۔ ان شاء اللہ۔ اور اگر کوئی بناء شرائط بھی اسی تعداد میں پڑھتا رہے۔تو بھی کثر فوائد حاصل ہوں گے۔ بمطابق حضور غوثِ پاکؒ، یہ حاملانِ عرش کی تسبیح ہے۔اور حضور غوث پاکؒ کا معمولات میں شامل تھی۔

☆ **حاجت برآری کا عمل**: حضرت کلیم اللہ شاہ جہاں آبادی چشتیؒ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب ''مرقع کلیمی'' میں رقم طراز ہیں۔ کہ! قمری ماہ کی پندرہویں شب کو قبلہ رو بیٹھ کر اُنیس ہزار (**19000**) مرتبہ ''**وَاللّٰہُ الۡمُسۡتَعَانُ**'' پڑھے۔اور ہر ہزار پر سجدہ میں سر رکھ کر تین مرتبہ ''آمین'' کہے۔ پھر اپنی حاجت چاہے۔ ہر ہزار کے بعد ایک مہم فتح ہوگی۔ ان شاء اللہ العظیم۔

☆ جس کسی کو کوئی حاجت پیش آئے۔تو وہ تکبیر (**اللہ اکبر**) بہت پڑھا کرے۔اور ہر مرتبہ صد بار سے کم نہ پڑھے۔(مرقع کلیمی)

☆ بعد ادائیگیءِ نوافلِ مغرب اگر کوئی شخص تنہائی میں بیٹھ کر اور آسمان کی جانب ہاتھ اُٹھا کر سو دفعہ ''**یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ**'' کہے۔تو جو کچھ اللہ تعالیٰ سے چاہے۔اُسے پائے۔اور اگر ہزار مرتبہ (یَا رَبِّ) کہے۔تو یقینًا اُس کی حاجت روا ہو۔ (ان شاءاللہ) مرقع کلیمی۔

☆ حضرت شاہ غلام علی دہلوی نقشبندی مجددیؒ فرماتے ہیں۔کہ! جو شخص نصف شب کے بعد ایک ہزار مرتبہ'' **یَــا رَبِّ**'' کہے گا۔ جن مشکلات میں بھی وہ گھرا ہوا ہوگا۔اُس کے لئے (یقینًا) آسانی ہوگی۔اور جو مدعا ہوگا۔ پورا ہو جائے گا۔اور جو دُعا مانگے گا۔وہ قبول ہوگی۔

☆ **حصولِ نورِ قلب و قضائے حوائج کا مجرب عمل**: اگر کوئی شخص اِس دُعا کو پانچ یا سات یا چودہ ایام میں (بحالتِ وضو در مصلہ روبقبلہ بغیر تبدیلیءِ جائے ریاضت) خلوت میں جا کر اِس مناجات کو فقط ستر ہزار (**70,000**) مرتبہ پڑھ لے۔تو بفضلِ خدا اس کا قلب نور سے منور ہوگا۔اور اگر اس دوران کوئی (دینی و دنیاوی) حاجت بھی ہوگی۔تو وہ بھی باذن اللہ تعالیٰ پوری ہو جائے گی۔ان شاءاللہ۔مناجاتِ مجربہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اِلٰھِیۡ قَلۡبِیۡ مَحۡجُوۡب" وَّنَفۡسِیۡ مَعۡیُوۡب" وَھَوَآئِیۡ غَالِب" وَعَقۡلِیۡ مَغۡلُوۡب" وَطَاعَتِیۡ قَلِیۡل" وَمَعۡصِیَّتِیۡ کَثِیۡر" وَلِسَانِیۡ مُقِرّ" م بِالذُّنُوۡبِ فَکَیۡفَ حِیۡلَتِیۡ یَا سَتَّارُ الۡعُیُوۡبِ وَیَا عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ وَیَا کَاشِفَ الۡکُرُوۡبِ اِغۡفِرۡ لِیۡ ذُنُوۡبِیۡ کُلَّھَا یَا غَفَّارُ یَا غَفَّارُ یَا غَفَّارُیَا غَفَّارُ. بِرَحۡمَتِکَ یَا اَرۡحَمُ الرَّاحِمِیۡنَ۔

عجیب و غریب و پرتاثیر دُعائے عظیمہ : (مجرباتِ شیخ محمد السنوسیؒ)

شیخ محمد سنوسی الحسنیؒ کے مجربات میں ہے۔کہ فوائد مجربہ میں سے ہے۔کہ! آنحضور ﷺ سے مروی ہے۔کہ جو بندہ اِن کلمات کو پڑھے گا۔اللہ تعالیٰ اُس کے رنج و غم اور مصائب کو دور فرمائے گا۔اور حصول مقصود سے اُس کی آنکھیں ٹھنڈی کرے گا۔اور ہمیشہ اُس کو خوشی و خرمی کے ساتھ رکھے گا۔اور عمر اُس کی زیادہ کرے گا۔اور اُس کے رزق میں برکت عطا فرمائے گا۔اور ایسی جگہ سے اُس کو رزق عطا فرمائے گا۔ جہاں سے اُسے گمان بھی نہ ہوگا۔ وہ دُعا یہ ہے۔ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵اللھم انی اسئلک خوف العالمین بک و علم الخآئفین منک و یقین المتوکلین علیک و رجآء الراغبین فیک و زھد الطالبین الیک ورع المحبین لک و تقوٰی المشتاقین الیک۔** یہ دعا نہایت صحیح و مجرب ہے۔اور اِس میں کچھ بھی شک نہیں ہے۔اور شک ہو بھی کیسے؟ کہ صادقِ اعظم سید الجن والانس والمرسلین ﷺ نے فرمایا ہے۔ جو کہ وحی سے کلام فرماتے ہیں۔ خواہش (نفس) سے نہیں بولتے۔اللہ تعالیٰ اُن ﷺ پر اور اُن ﷺ کی آلؑ پر درود و سلام نازل فرمائے۔آمین۔جن کے ساتھ ہمیں اور ہمارے دوستوں کو دین و دنیا میں امان حاصل ہے۔بے شک،اللہ تعالیٰ ہی نیکی کی توفیق عطا فرمانے والا اور صراطِ مستقیم کی ہدایت کرنے والا ہے۔

عمل برائے قضائے حوائج (انبیاءؑ کا عمل) :

حضرت نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔(کہ) مچھلی کے پیٹ میں حضرت یونسؑ نے یہ دُعا مانگی۔**لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین**۔اور جو مسلمان اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگے گا۔تو اس کی دعا قبول کی جائے گی۔ (ابن عساکر)

دُعائے امام رازی : حضرت زید بن حارثہؓ کی حدیث ہے۔(کہ ایک مرتبہ مجھے) ایک کردی لٹیرے نے گھیر لیا۔ اور قتل کرنے کا رادہ کیا۔ اور کہا۔ اے زیدؓ! قتل ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ میں نے کہا۔ مجھے نماز پڑھنے کی مہلت دے دو۔ اس نے کہا۔ بہتوں نے (نماز) پڑھی ہے۔ کسی کو اس نے فائدہ نہیں پہنچایا۔ مگر زیدؓ نے دو رکعتیں پڑھ کر یہ دعا (تین مرتبہ) مانگی۔ **اَللّٰھُمَّ یَا وَدُوْد یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا ذُوالْعَرْشِ الْمَجِیْدُ یَامُبْدِیُٔ یَامُعِیْدُ یَافَعَّال" لِّمَایُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِنُوْرِ وَجْھِکَ الَّذِیْ مَلاَءَ اَرْکَانَ عَرْشِکَ وَبِقُدْرَتِکَ الَّتِیْ قَدَّرْتَ بِھَاعَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِکَ وَبِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ** ۔

پھر اس قزاق (لٹیرے) نے اپنا حربہ اُٹھایا۔ کہ ان کو قتل کرے۔ اتنے میں ایک گھوڑ سوار آیا۔ اور آواز دی۔ خبر دار! اس کو قتل نہ کرنا۔ تُو میرے سامنے آ۔ تیرا مقابل میں ہوں۔ یہ لٹیرا اس گھوڑ سوار کی جانب متوجہ ہوا۔ سوار نے ایک ہی وار میں اس لٹیرے کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ اور زیدؓ سے کہا۔ جب تُو نے پہلی مرتبہ یہ دعا پڑھی۔ تو حضرت جبرائیلؑ نے آواز دی۔ اس بے کس کی مدد کو کون جائے گا۔ میں نے کہا میں جاتا ہوں۔ لیکن اس وقت میں ہفتم فلک پر تھا۔ جب تم نے دوسری مرتبہ یہ دعا پڑھی۔ تو میں آسمانِ دُنیا پر تھا۔ اور جس وقت تم نے تیسری مرتبہ یہ دعا پڑھی۔ تو میں فوراً تیرے پاس آ پہنچا۔ اور میں نے اس قزاق کو قتل کر دیا۔ اے زیدؓ! جو شخص یہ دعا پڑھ کر جو دعا مانگے گا۔ فوراً پائے گا۔ (ان شاء اللہ) حضرت زید بن حارثہؓ نے مدینہ منورہ پہنچ کر یہ واقعہ (آپ ﷺ) کو بھی سنایا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے زیدؓ! اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنا وہ اسمِ اعظم الہام کیا۔ جو شخص یہ دعا مانگتا ہے۔ اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ حضرت امام محمد بن ادریس رازیؒ فرماتے ہیں۔ اس دعا سے فرشتے لرزتے اور تھرتھراتے ہیں۔

☆ مرقعِ کلیمی میں یہ دعا اِس طرح ہے۔ **اَللّٰھُمَّ یَا وَدُوْد یَا وَدُوْدُ یَا وَدُ وْدُ یَا ذُوالْعَرْشِ الْمَجِیْدُ یَامُبْدِیُٔ یَامُعِیْدُ یَافَعَّال" لِّمَایُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِنُوْرِ وَجْھِکَ الَّذِیْ مَلاَءَ اَرْکَانَ عَرْشِکَ وَبِقُدْرَتِکَ الَّتِیْ قَدَّرْتَ بِھَاعَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِکَ وَبِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ بِفَضْلِکَ اَغِثْنِیْ بِجُوْدِکَ اَغِثْنِیْ بِرَحْمَتِکَ اَغِثْنِیْ بِرَافِتِکَ اَغِثْنِیْ بِلُطْفِکَ اَغِثْنِیْ بِجَمِیْعِ اَسْمَآئِکَ وَصِفَاتِکَ وَجَمَالِکَ وَجَلاَلِکَ اَغِثْنِیْ یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ** ۔ اس دعا کو اگر بوقت حاجت ایک ہی مجلس میں **51** مرتبہ صدق نیت وخلوص سے پڑھا جائے۔ تو ہر طرح کی حاجت پوری ہوگی۔

☆ ایک روایت میں یہ دعا ہے۔ **اَللّٰھُمَّ یَا وَدُوْد یَا وَدُوْدُ یَا وَدُ وْدُ یَا ذُوالْعَرْشِ الْمَجِیْدُ یَامُبْدِیُٔ یَامُعِیْدُ یَافَعَّال" لِّمَایُرِیْدُ یَا ذَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ وَالْمُلْکِ الَّذِیْ لَا یُضَامُ یَا مَنْ عَلیٰ نُوْرِہٖ اَرْکَانَ عَرْشِہٖ یَامُغِیْثُ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ . اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر"** o

☆ ایک روایت میں یہ دعا ہے۔ اس نماز کا طریقہ انتہائی سادہ ہے۔ دو رکعت نماز نفل برائے قضائے حاجت پڑھیں۔ سلام کے بعد اول 3 بار درود پھر دعائے ادریسیؒ 11 بار اور آخر میں 3 بار درود پڑھ لیں۔ اللہ تعالیٰ سے پختہ یقین رکھیں۔ اسی دن یا چند دن یہ نماز پڑھنے سے مردہ بھی زندہ ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ دعائے ادریسی یہ ہے۔ (قدیم وجدید اولیائے کرام اور علمائے عظام کے مطابق یہ دعا نہایت ہی مجرب المجرب اور مستند ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ oاَللّٰھُمَّ یَاوَدُوْدُ یَاوَدُوْدِیَاوَدُوْدُ یَاذُوالْعَرْشِ الْمَجِیْدُ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُیَا فَعَّالٌ لِّمَایُرِیْد.اللھم انی اَسْئَلُکَ بِقُدْرَتِکَ الَّتِی قَدَّرْتَ بِھَا عَلیٰ جَمِیْعِ خَلْقِکَ وَاَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْ ٔ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ. یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ یَاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ☆

☆ اِسی طرح تیسری روایت میں یہی دعا اِس طرح سے ہے۔ **اللھم یا ودود یا ودود یا ودود یا ذو العرش المجید یا مبدیء یا معید یا فعال لما یرید یا ذالعزة التی لا ترام و الملک الذی لا یضام یا من علیٰ نورہ ارکان عر شہ یا مغیث اغثنی اغثنی اغثنی. انک علٰی کل شیء قدیر** o

دُعائے نبویہ ﷺ برائے اِستجابت : (از حضرت امام محمد غزالیؒ)

یہ دُعا حضرت امام غزالیؒ کی قلمی کتاب **القاطع الازھر والسیف الامع الاکبر** میں ہے۔ آپؒ فرماتے ہیں۔ کہ! **دُعا عن ابن عباسؓ ان علیاً فیسئال الرسول اللہ ﷺ . شیئا من الدنیا فقال و الذی بعثنی بالحق نبیا ما عندی قلیل و کثیر ولکنی اعلک شیئا یاتی بہ جبرائیلؑ فقال ھذہ الھدیھمن اللہ عزوجل و الیک لی لعظھا احد قلبک ولا یدعو بھا ملھوفا ولا مکروبا ولا خائف من سلطان الا فرج اللہ عند. فقال نبی اللہ وھی ھذہ الدعاء.** بہر حال! دعا یہ ہے۔

بسم اللہ الر حمٰن الر حیم☆ اللھم یا کریم العفو یا حسب التجاوز یا کاشف البلایایا مُحسن یا مُفضل یا منعم انت الذی سجدلک سواد اللیل و نور النھار وضوء القمر وشُعاع الشمس وذوی الماء وھفیف الشجر یا اللہ لا شریک لک o" ہے۔ یہ دعائیہ کلمات حضرت امام غزالیؒ سے منقول ومنسوب ہیں۔ لہذا۔ اگر کوئی بندہ صدق قلب سے اس دعا کو پڑھ کر اپنی جائز حاجت اللہ تعالیٰ سے مانگے تو اسی وقت دعا مستجاب ہوگی۔ ان شاء اللہ۔ (اسے قضائے حوائج کے لئے کم از کم صد مرتبہ معہ تسمیہ پڑھا جائے)

دُعـائے اسمِ اعظم شریف : بعض اصحاب سالکین نے کسی نیک صالح کے بارے میں بیان کیا ہے۔کہ! مجھ سے خواب میں ایک شخص نے فرمایا۔کہ کیا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم نہ بتادوں ؟ تو اُس نے کہا۔ہاں ! تو خواب میں آئے ہوئے شخص نے کہا۔کہ یہ پڑھا کیجئے۔

ا للھم انی اسئا لک با سمک المخزون المکنون المبارک المطھر الطا ھر المقدس ۔

☆ حضرت محاسبیؒ نے فرمایا۔کہ! حضرت جبرائیلِ امینؑ اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم لے کر بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں باادب واحترام تشریف لائے۔جو کہ جنت کے ایک ورق پر لکھا ہوا تھا۔اور اِس (اسمِ اعظم) پر مشک کی مہر لگی ہوئی تھی۔اور اِس (جنتی ورق) کے اندر یہ عبارتِ عظیمہ لکھی ہوئی تھی۔ **اللّٰھُمَّ انی اسئلک با سمک المخزون الطا ھر المطھر القدوس الحی القیوم الرحمٰن الر حیم ذی الجلال والا کرام.**

☆ یہی دعا حضرت شیخ احمد بن عباس علی بونی قرشیؒ نے اپنی کتاب **منبع اصول الحکمۃ** میں اس طرح سے بیان فرمائی ہے ۔

اللھم انی اسئلک با سمک العلی العزیز الا عز الجلیل الاجل الکبیر الاکبر الکریم الا کرم المخزون المکنون الطا ھر المطھر المقدس المبا رک الحی القیوم الرحمن الرحیم بدیع السموت و الا رض ذی الجلا ل و الا کرام ان تصلی و تسلم علی سیدنا و مو لا نا محمدو علی آل سیدنا محمد و ان تفعل لی کذا و کذا (حاجت کا نام) **و صلی اللہ تعالی علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ و با رک و سلم۔**

☆ بقولِ بعضے کتب! اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم" **ا للھم انی اسئلک بجمیع اسما ئک الحسنٰی کلھا ما علمت منھا وما لم اعلم واسئلک با سمک العظیم الاعظم الکبیر الاکبر ا لذی من د عاک بہ اجبتہ ومن سأ لک بہ اعطیتہ** " ہے۔

☆ ان کلمات کے بارے میں آتا ہے۔کہ! یہ وہ کلمات ہیں۔جن کے ذریعے مانگی گئی کوئی بھی (جائز) دعا کبھی رَد نہیں ہوتی۔(واللہ اعلم)

وہ دُعا یہ ہے۔" **ا للھم انی اسئلک با سمک العلی الا عز الاجل الاکرم** ۔ ہے۔

☆ بعض کتب کے مطابق اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم" **ھو الا سامۃ سرنا ھو** ۔ ہے۔

☆ بعض کتب کے مطابق اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے اسمِ اعظم" **یا حی یا قیوم یا ذا الجلالِ والاکرام یا بدیع السموت والارض** ۔ ہے۔(یا درہے۔کہ) اسمِ اعظم ملتا ہی اُسی وقت ہے۔کہ! جب دل میں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کچھ نہ ہو۔حتیٰ کہ خود بھی نہ ہو۔

ھر حا جت کے پورا ھونے کا نبوی ﷺ وظیفه : ☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔کہ! اِنؓ کا گذر ایک ایسے بیمار کے پاس سے ہوا۔جو سخت امراض میں مبتلا تھا۔تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اس (غالبًا مرگی میں مبتلا شخص) کے گوش میں سورہ مومنون کی آخری آیات (**ا فحسبتم انما خلقنکم ۔۔۔ وانت خیر الرا حمین** ۔) پڑھیں۔تو وہ اسی وقت اچھا ہوگیا۔(بعدہ) حضرت رسولِ مکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ ابنِ مسعودؓ سے دریافت فرمایا۔کہ! آپؓ نے اس (بیمار آدمی) کے کان میں کیا پڑھا تھا۔تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے عرض کیا۔کہ! یہ آیتیں (**افحسبتم انما** ۔۔۔) پڑھیں۔تو حضرت نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔کہ! قسم ہے اس ذاتِ ذوالجلال کی! جس کے قبضہء (قدرت) میں میری جان ہے۔اگر کوئی آدمی ، جو یقین رکھنے والا ہو۔یہ آیتیں پہاڑ پر پڑھ دے۔تو پہاڑ (بھی) اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے۔

☆ بروایت حافظ ابونعیمؒ! ہمیں رسولِ مکرم ﷺ نے ایک لشکر میں بھیجا۔اور حکم فرمایا۔کہ! ہم صبح وشام (**افحسبتم** ۔۔۔) پڑھتے رہیں۔ہم نے مسلسل اس (آیات) کی تلاوت دونوں اوقات جاری رکھی۔الحمد للہ! ہم سلامتی وغنیمت کے ساتھ واپس لوٹے۔

عـمـل برائے قضائے حوائج (مجرب المجرب) : جس کسی کو کسی قسم کی کوئی (متشرع وجائز) حاجت یا سخت مہم درپیش ہو۔تو اُسے چاہیئے۔کہ! یہ دُعائے مبارکہ لکھ کر بہتے ہوئے پانی (پاک پانی، چاہے وہ نہر، دریا یا کسی بڑے نالے کا ہو) میں ڈالے۔انشاء اللہ ایک ہی ہفتہ میں حاجت ضرور پوری ہوجائے گی۔لیکن ایک ہفتے تک روزانہ یہی دُعائے مبارکہ لکھتے رہنا لازمی ہے۔(ایک بزرگ کا تو یہاں تک بھی کہنا ہے۔کہ! اگر اس عمل کو ایک ہفتہ کرتے رہنے کے باوجود مشکل حل نہ، یا حاجر بَر نہ آئے۔تو روزِ قیامت وہ شخص میرا دامن گیر ہو۔) بہرحال! وہ دُعائے مبارکہ یہ ہے۔ **بسم اللہ الر حمٰن الر حیم o لا حول و لا قوۃ الا با للہ العلی العظیم ۔ بسم اللہ الملک الحق المبین ۔ من العبد الذ لیل والمعا صی الی السید المو لی الجلی ا لکریم القوی المتین ایاک نعبد وایاک نستعین ۔ انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین ۔ا لذی لا الہ الا ھو الحی القیوم ذواجلال والاکرام ۔اللھم اکشف ھمی و حزنی و فرج عنی بحق سید نا محمد وآلِ محمد ۔**

اسی طرح اگر کسی مردِ زاہد کو ایسے خطرات پیش آئیں۔کہ اُس کے دائرہ اختیار یا بَس سے باہر و بالا ہوں۔یعنی اُن کے دفعیہ پر قدرت حاصل نہ ہو سکے۔تو اسی دُعائے مبارکہ کو روزمرہ صبح ورات کو سو۔سو مرتبہ پڑھا جائے۔ **بسم اللہ الر حمٰن الر حیم o لا حول ولا قوۃ الا با للہ العلی العظیم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الر حیم ۔بسم اللہ الملک الحق المبین ۔ من العبد الذ لیل والمعا صی الی السید الـمو لی الجلیلا لکریم القوی المتین ایاک نعبد وایاک نستعین ۔ انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین ۔ا لذی لا الہ الا ھو الحی القیوم ذواجلال والاکرام ۔اللھم اکشف ھمی و حزنی و فرج عنی بحق سیدنا محمد وآلِ محمد ۔**

دعا قضائے حاجت (دعائے امام مقاتلؒ):

حضرت ابوالعباس احمد بن علی البونی القرشیؒ اپنی مشہور زمانہ کتاب **شمس المعارف و لطائف العوارف** فرماتے ہیں۔ کہ! حضرت ابو ہذیلؒ سے روایت ہے۔ کہ! حضرت عیسٰی روح اللہؑ جب (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) مُردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ تو دو رکعت نماز پڑھ کر سجدہ میں یہ دعا کیا کرتے تھے۔ (وہ یہ اسمآئے الٰہیہ پڑھا کرتے تھے) **یا قدیم یا دائم یا احد یا واحد یا صمد.**

(بقول امام بونیؒ) حضرت امام مقاتلؒ ہی سے ایک مجرب دعا منقول ہے۔ جس سے حضرت عیسٰیؑ مُردے زندی کیا کرتے تھے۔ جب تو اِس دعا کو پڑھنا چاہے۔ تو صبح کی نماز کے بعد (بعد فرض نماز کے بغیر کسی سے بات چیت کئے بحالتِ تشہد) اُسی جگہ بیٹھ کر ایک سو مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ☆ لاَ حَوۡلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡم. اللھم انی اسئلک یَا قَدِیۡمُ یَا دَآئِمُ یَا قَآئِمُ یَافَرۡدُ یَا وِتۡرُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ یَا ذَاالۡجَلاَلِ وَالۡاِکۡرَامِ یَاکَرِیۡمُ یَا رَحِیۡمُ . فا ن تو لو فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ تو کلت و ھو رب العرش العظیم o پھر جو دعا مانگے۔ قبول ہوگی۔ انشاء اللہ۔

خزینۃ الاسرار (نازلیؒ)، **مجربات دیربیؒ** اور **شمس المعارف** (امام بونیؒ) اور دیگر کئی مصنفین ومؤلفین نے اس مبارک عمل سے اپنی اپنی کتب کو مزین فرمایا ہے۔ جو شخص صبح کی نماز کے بعد بغیر کسی سے بات چیت کئے اِس دعا (آنے والی دعا) کو سو مرتبہ پڑھ کر جو حاجت اللہ تعالیٰ سے مانگے گا۔ ضرور پوری ہوگی۔ انشاء اللہ۔ بالخصوص جب کسی ظالم کے خلاف بد عا کرے۔ تو فوراً وہ ظالم گرفتار مصائب ومشکلات ہووے۔ بہرحال دعا یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم o لاَ حَوۡلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡم. یَا قَدِیۡمُ یَا دَآئِمُ یَا قَآئِمُ یَافَرۡدُ یَا وِتۡرُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ یَا ذَاالۡجَلاَلِ وَالۡاِکۡرَامِ یَاکَرِیۡمُ یَا رَحِیۡمُ یَا سَنَدُ مَنۡ لَّاسنَدَ لَہٗ یَا مَنۡ اِلَیۡہِ الۡمُسۡتَنَدُ یَامَنۡ لَّمۡ یَلِدۡ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ o بر حمتک یا ارحم الرا حمینo

صاحب جواہر خمسہ جناب حضرت سیدی شاہ محمد غوث گوالیاریؒ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت امام مقاتل بن سلیمانؒ نے فرمایا۔ کہ! جس کسی کو بحضرت قادر ذوالجلال سے کوئی دینی یا دنیوی (جائز ومتشرع) حاجت پیش ہو۔ تو اُس کو چاہیئے۔ کہ! شب جمعہ کو (کامل یقین کے ساتھ) یہ دعا (دعائے امام مقاتلؒ) فقط سو (100) مرتبہ پڑھے۔ اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت چاہے۔ دعا یہ ہے۔ **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ☆ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم. یا حی یا قیوم یا قدیم یا دائم یا فرد یا وتر یا احد یا مالک الملک یا ذوالجلال والاکرام بر حمتک استغیث. وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہ وبارک وسلم.**

اِسی کتاب جواہر خمسہ جناب حضرت سیدی شاہ محمد غوث گوالیاریؒ فرماتے ہیں۔ کہ جو کوئی روزانہ صبح کی نماز کے بعد سو (100) مرتبہ نہایت ذوق وشوق (اور کامل ایمان ویقین) کے ساتھ اِس دعا (آنے والی دعائے امام مقاتلؒ) کو پڑھے گا۔ تو ایک ہی ہفتے میں اپنی قلبی مراد کو ضرور پہنچے گا۔ اگر اِس ایک ہفتہ میں اِس (یعنی دعا پڑھنے والے) کی حاجت برآری نہ ہوئی۔ تو (دعا پڑھنے والا) اپنی ہی خطا سمجھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ☆ ولا حول ولا قوۃ الا با للہ العلی العظیم. یا قدیم یا دائم یا قائم یا حی یا قیوم یا فرد یا وتر یا احد یا یا صمد یا من الیہ المصیر یا من لم یلد ولم یو لد ولم یکن لہ کفوا احد ط

دُعائے امام مقا تل بن سلیمانؒ: یہ دعا حضرت مقاتل بن سلیمانؒ سے مرفوع ومنقول ہے۔ یہ دعا اس قدر مجرب ہے کہ! حضرت عیسٰیؑ اسی دعا سے مُردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ جو شخص اس دعا سے مستفید ومتفع ہونا چاہے اُسے چاہیئے کہ! فجر کی نماز کے بعد بحالت تشہد بناء کسی سے کلام کئے اس دعا کو 100 مرتبہ روزانہ پڑھنے سے چندہی ایام میں ہرطرح کی حاجت پوری ہوگی بشرطیکہ وہ جائز ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم o لاَ حَوۡلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡم. یَا قَدِیۡمُ یَا دَآئِمُ یَا قَآئِمُ یَافَرۡدُ یَا وِتۡرُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ یَا ذَاالۡجَلاَلِ وَالۡاِکۡرَامِ یَاکَرِیۡمُ یَا رَحِیۡمُ یَا مَنۡ لَّمۡ یَلِدۡ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ وَلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ o

قضائے حوائج کا قادری عمل مبارک:

میرے پیرو مرشد وہادی برحق جناب سید عبدالقادر جیلانی البغدادی اپنے ملفوظات وخطابات بنام ''الفتح الربانی'' کی مجلس نمبر **26** میں فرماتے ہیں۔ کہ! جب کوئی امر تجھ پر مشکل ہو۔ (جس کی وجہ سے) تُو نیک صالح اور منافق کے مابین امتیاز نہ کر سکے۔ کہ کون صالح ہے اور کون منافق؟ پس تُو رات میں کھڑا ہو۔ اور دو رکعت نماز نفل پڑھ کر پھر یہ دُعا مانگ۔ (یہی دعا تفصیل کے ساتھ پیچھے بیان کی جا چکی ہے)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرحمٰن الر حیم o یـا رَبِّ دُلَّنِی عَلٰی الصَّا لِحِینَ مِن خَلۡقِکَ دُ لَّنِیۡ عَلٰی مَن یَّدُ لُّنِی عَلَیکَ وَ یُطعِمُنِی مِن طَعَا مِکَ یَسقِینِی مِن شَرَابِکَ وَ یَکحِلُ عَینَ قَلبِی بِنُورِ قُربِکَ وَ یُخبِرُ نِی بِمَا رَاٰی عِیَا نًا تَقلِیدًاo آمین.

عملِ بدوح برائے قضائے حاجت : (عملِ بدوح)

حضرت غلام الرسول میمن ناشادؒ فرماتے ہیں۔ کہ! یہ عمل کفایاتِ حاجات ہے۔ میرے ذاتی خیال کے مطابق اس عمل کے بعد اس مقصد کے لئے دوسرے کسی عمل کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اگر کوئی چاہے کہ تسخیرِ خلق حاصل ہو، حصولِ اولاد ہو، مدارج دنیوی ارفع ہوں، بیماری سے نجات حاصل ہو یا ہم وغم دور ہوں یا اُطباء کی لاشفائی کا مسئلہ ختم ہو یا ہزیمتِ دشمن ہو یا فلاں شخص مطیع ہو (یعنی کہ کسی خاص شخص کی تسخیر و اطاعت مطلوب ہو) تو اس عمل کو کیا جائے۔ اس عمل کی برکت و بدولت ناکامی کا منہ کبھی بھی نہ دیکھے گا۔ انشاء اللہ العظیم۔ اس عمل کا سہل طریقہ یہ ہے کہ !

تین ایام کے کے لئے صوم و صیام کے ساتھ پرہیزِ روحانی کی شرائط کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے خلوت اختیار کریں۔ عمل کا آغاز نوچندی جمعہ، ہفتہ یا اتوار سے کریں۔ بروزِ جمعۃُ المبارک بعد نمازِ فجر بوقت صلاۃُ الاشراق چار رکعت نماز نفل بنیتِ حاجت پڑھ کر سلام پھرنے کے بعد بحالتِ تشہد 11 مرتبہ **آیت الکرسی**، 11 مرتبہ **سورہ اذا جاء نصر الله**، 11 مرتبہ **ایاک نعبد و ایاک نستعین** ☆ پڑھ کر سرسجدے میں رکھ کر 1000 ایک ہزار مرتبہ ''**یا بدوح**'' پڑھیں۔ پھر سرسجدے سے اُٹھا کر 221 مرتبہ یہ پڑھیں۔

سَوُ هِیُ ءُ سَوُ هُوُ ءُ سَوُ اَجَلُ ءُ سُوَ اللّٰهُ   سَوُ پَرِینِ سَوُ پِسَا ہِ سَوُ وَیُرِیُ سَوُ وَاهِرُوُ

پس اپنی حاجت طلب کریں اور کلمہ طیبہ پڑھ کر اُٹھ کھڑے ہوں۔ پھر رات کو بعد نمازِ عشاء یہی عمل اس طرح سے کریں کہ !

چار رکعت نماز نفل بنیتِ حاجت پڑھ کر سلام پھرنے کے بعد بحالتِ تشہد 11 مرتبہ **آیت الکرسی**، 11 مرتبہ **سورہ اذا جاء نصر الله**، 11 مرتبہ **ایاک نعبد و ایاک نستعین** ☆ پڑھ کر سرسجدے میں رکھ کر 1000 ایک ہزار مرتبہ ''**یا بدوح**'' پڑھیں۔ پھر سرسجدے سے اُٹھا کر 221 مرتبہ یہ پڑھیں۔

وَ یُوُ مُرَاَ دُوُ نَا یَ مِسُنَا یَ بِاٰ وِزُ رَاٰ حُ مِسُعِیُرُا لُاٰ مُوُا هُوُ فِیُعَ مَهُرُ بَا رَا نُ مِیُر بُیُوُتُ مِمُنَادِ شِ دَاٰ ثُ اُلاٰ مُوُا۔

انشاء اللہ تعالیٰ تین دن میں مقصد لازمی پورا ہو جائے گا۔ حضرت ناشاد سرکارؒ اس عمل کی مزید توصیف بیان فرماتے ہیں۔ کہ قارئین! میں نے کبھی بھی اپنے کسی عمل کے سلسلے میں صفحات کے صفحات کالے نہیں کئے۔ لیکن آج اِتنا ضرور کہوں گا۔ کہ **واللہ۔ باللہ۔ تاللہ**۔ ایسا عمل بھی ہے۔ کہ ایک گھنٹے کے اندر موت بھی ٹل جاتی ہے۔ اور ضرورت پڑنے پر تو وقت کی بھی کوئی قید نہیں۔ اور کیا بھی جائے گا تو صرف ایک ہی بار۔ (**یاد رھے۔ کہ**) : اگر یہی عمل انہیں شرائط کے ساتھ **40** ایام تک کیا جائے۔ تو حِجۃ واقع ہو جائے گی۔ بعدہ اس عمل سے بآسانی حاضری مطلوب کا کام بھی لیا جا سکتا ہے۔

حاجت برآری کا مجرب عمل : میرا اور میرے چند معتمد دوست و احباب کا یہ مجرب المجرب عمل ہے۔ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے اپنے کسی جائز و شرعی عمل کی حاجت برآری کا متمنی ہو۔ تو اُسے چاہیئے۔ کہ! روزانہ رات کو خلوت میں ایک ہی نشست میں کوئی اگربتی یا خوشبو لگا کر ''درودِ تنجینا پڑھا کرے۔ پانچویں یا نویں رات تک ضرور مشکل کشائی ہو گی۔ ان شاء اللہ۔ **درود تنجینا** یہ ہے۔

بِسُمِ اللّٰهِ الرَّحُمٰنِ الرَّحِیُم o اَللّٰهُـمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تُنَجِّیُنَا بِهَا مِنُ جَمِیُعِ الُاَهُوَالِ وَالُاٰفَاتِ وَ تُقُضِیُ لَنَا بِهَا جَمِیُعِ الُحَاجَاتِ وَ تُطَهِّرُنَا بِهَا مِنُ جَمِیُعِ السَّیِّاٰتِ وَ تَرُ فَعُنَا بِهَا عِنُدَکَ اَعُلَی الدَّرَجَا تِ وَ تُبَلِّغُنَا بِهَا اَقُصَی الُغَا یَا تِ مِنُ جَمِیُعِ الُخَیُرَاتِ فِی الُحَیَاتِ وَ بَعُدَ الُمَمَا تِ o اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیُءٍ قَدِیُرٌ o

قضائے حوائج کا مجرب المجرب اعمال : (فضائلِ آیتُ الکرسی)

صاحب مجرباتِ دیربیؒ فرماتے ہیں۔ واضح ہو کہ! آیت الکرسی کے ٹوٹل حروف ایک سو ستر (**170**) ہیں۔ اور اِس کے کُل کلمات (یعنی لفظوں) کی تعداد پچاس (**50**) ہے۔ اور اس کے فصول سات ہیں۔ بعضوں نے کہا ہے۔ سترہ ہیں۔ ☆ چنانچہ جو کوئی (مسلمان شخص) اِس کو (یعنی آیت الکرسی کو) اول روز (یعنی بوقتِ صبح) پڑھے۔ تو وہ شخص پورا دن شرِ شیطان وایذائے انسان سے مکمل امان میں رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ☆ اور جو شخص اول شب سے (یعنی بعد نمازِ مغرب) آیت الکرسی کو پڑھے گا۔ تو وہ بھی پوری رات شرِ شیطان وایذائے انسان سے مکمل امان میں رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ☆ اور جو شخص نصف شب اُٹھ کر بطریقِ احسن وضو کر کے تنہائی میں آوازِ مردم سے دور ہو کر آیت الکرسی کو بعدد حوف (یعنی ایک سو ستر مرتبہ) تلاوت کرے گا۔ اور حق تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے گا۔ تو اُس کی حاجت برآئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ☆ اور جو شخص آیت الکرسی کو رسولوںؑ، اصحابِ بدر اور اصحابِ طالوت کے شمار (یعنی **313** مرتبہ) کے مطابق تلاوت کر کے اِنہیں کے توسط و توسل سے دعا مانگے۔ اور حق تعالیٰ سے اپنی بابت دَرِ اُمورِ دین و دُنیا کسی قسم کی کوئی حاجت طلب کرے گا۔ تو اُس کی حاجت (اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم اور اِذن سے) ضرور برآئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

☆ احادیث و آثار میں ''**یـا الـلـه . یا اله . یا هو . یا حی . یا قیوم . یا علي . یا عظیم**'' کو اسمِ اعظم بتایا گیا ہے۔ کیونکہ انہیں اسماء سے آیت الکرسی کو فضیلت عطا کی گئی ہے۔ لہذا جو بھی شخص 313 مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر یہ سات اسماء الحسنیٰ ایک ہزار پڑھ کر دعا مانگے۔ قبول ہو گی۔ ان شاء اللہ۔

قضائے حوائج کا مجرب المجرب اعمال :(فضائلِ سورہ یٰسین شریف از کتاب مجرباتِ دیربیؒ)

اگر کوئی شخص (مسلمان صحیح العقیدہ) بعد نمازِ عشاء دو رکعت بنیتِ قضائے حاجت سورہ یٰسین کو اکتالیس (41) مرتبہ اِس طرح سے پڑھے۔کہ! ہر خاتمہ سورہ یٰسین شریف کے عقب پر تین مرتبہ یہ کہے۔ **یا من یقول للشئی کن فیکون. افعل بی کذا و کذا (حاجت کا نام) بحق سلٰم قف قولا من رب رحیم o**۔ چنانچہ مقصد ومطلب اِس سورہ مبارکہ کو اِس ترتیب سے پڑھنے والے کا (باذن اللہ تعالیٰ) ضرور بالضرور پورا کیا جائے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ (اسی طرح سے) سرزمین افغانستان کے ایک مشہور و معروف عامل و عالم فرماتے ہیں۔ سورہ یٰسین شریف کو اکتالیس مرتبہ پڑھنے میں کافی وقت لگ جاتا ہے۔ (کیونکہ بعض علمائے کرام اور عوام الناس نے جب بھی سورہ یٰسین شریف کو **41** مرتبہ اپنی کسی جائز حاجت برآری کے لئے پڑھا ہے۔ اسے کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ اور یہ طریقہ بھی لوگوں کا انتہائی مجرب المجرب طریقہ ہے۔ بہرحال) سورہ یٰسین کو کم وقت میں اور سرعتِ اجابت کے حوالے سے اُن کا اپنا ایک نہایت ہی مجرب طریقہ یہاں پیش کیا جاتا ہے۔ (یاد رہے۔ کہ اس طریقہ کو احقر[عبدالرؤف] نے خود بھی آزمایا۔ اور چند احباب کو بھی بتایا۔ ہم سب نے بہت مجرب پایا) سورہ یٰسین شریف کو فقط **11** مرتبہ ایسے پڑھنا ہے۔کہ! پہلی مرتبہ مکمل سورہ یٰسین خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لئے پڑھیں۔ اس کے بعد اپنی حاجت برآری کے تصور وتخیل کے ساتھ **10** مرتبہ سورہ یٰسین شریف اس طرح سے پڑھے۔کہ! پہلے نو مرتبہ تک سورہ یسین شریف میں آیت کریمہ (**سلٰم قف قولا من رب رحیم o**) کی تکرار کو ہر مرتبہ میں **81** مرتبہ پڑھا جائے گا۔ مگر دسویں اور آخری مرتبہ میں اسی آیتِ کریمہ کو **89** مرتبہ پڑھا جائے گا۔ (یعنی کہ! سورہ یٰسین شریف کی کل تعداد **10** ہو گی۔ جبکہ آیتِ کریمہ کی کل تعداد **818** ہو جائے گی۔ انشاءاللہ العظیم) یہ واقعی بہت ہی مجرب طریقہ ہے۔ اگر چند ایام میں حاجت پوری نہ ہو۔ تو صاحب عمل ہذا کو چاہیئے۔کہ! اپنے تئیں ذرا سا غور وفکر کرے۔ اُس نے لازمًا کہیں کوئی غلطی یا کوتاہی کی ہو گی۔

کسی سے حاجت برآری کرانے کا مجرب عمل :

حضرت امام العلامہ ولی صالح ابوعبداللہ محمد بن یوسف سنوسی الحسنیؒ اپنے مجربات میں ارشاد فرماتے ہیں۔کہ! جو شخص یہ چاہے۔کہ کسی امیر یا رئیس کے ذریعے اُس کی حاجت پوری ہو۔ تو اُس کو لازم ہے۔کہ! گھر میں یا مسجد میں ایک ہی نشست میں بغیر کسی سے بات چیت کئے **35** مرتبہ سورہ یٰسین شریف مسلسل پڑھ کر اُس شخص کے پاس جائے۔ اور راستے میں لاتعداد مرتبہ یہ آیت پڑھتا ہوا جائے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ☆ ولما دخلوا من حیث امر ھم ابو ھم ط ما کان یغنی عنھم من اللہ من شئی الا حاجۃ فی نفس یعقوب قضٰھا ط وہ شخص (رئیس) اِس حاجت مند سے تعظیم وتکریم سے پیش آئے گا۔ اور اِس کی حاجت پوری کرے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

قضائے حاجت کا مجرب عمل :

☆ جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو۔ اُسے چاہیئے۔کہ! رات کو سونے سے قبل آسمان تلے جا کر ننگے سر اور ننگے پاؤں نہایت ادب واحترام، گریہ وزاری، عاجزی، انکساری اور خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے محوِ گفتگو ہو۔ پہلے اپنے جملہ گناہوں کی صدق قلب وخلوص سے معافی کا طلبگار رہو۔ پھر اپنے مشکلات ومصائب کا ذکر کرے۔ اور اول وآخر طاق مرتبہ درودِ ابراھیمی پڑھے۔ اور درمیان میں ایک ہزار مرتبہ یوں کہے۔ **رب انی مغلوب فانتصر**۔ اس کے بعد دوبارہ اول وآخر طاق مرتبہ درودِ ابراھیمی پڑھے۔ اور درمیان میں ایک ہزار مرتبہ یوں کہے۔ **اللھم یا مسبب الاسباب سبب لنا**۔ پھر اس کے بعد اول وآخر طاق مرتبہ درودِ ابراھیمی پڑھے۔ اور درمیان میں ایک ہزار مرتبہ یوں کہے۔ **حسبنا اللہ نعم الوکیل ۔ نعم المولٰی و نعم النصیر**۔ اس عمل کی بدولت تین راتوں میں حاجت برآری ہو گی۔ ان شاءاللہ العظیم (بشرطیکہ جائز ومتشرع ہو)

حب درویشاں کلیدِ جنت است   دشمنِ ایشاں سزائے لعنت است

ہر مہم میں کامیاب ہونے کی دُعا : (مجرب عمل از حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ)

بحالت درماندگی ولاچارگی جو شخص اِن کلمات کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا۔ تو اس کی وہ مہم ضرور پوری ہو گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

اِنَّکَ قَوِیٌّ مُّعِیْنٌ وَّ ھَادٍ دَلِیْلٌ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ o

کتاب **جواھر خمسہ** میں یہ کلمات اس طرح مرقوم ہیں۔ **انک قوی معین واحد دلیل بحق ایاک نعبد و ایاک نستعین o**

اچھا خاصا بیٹھے بیٹھے گم ہو جاتا ہوں   اَب میں اکثر مَیں نہیں رہتا تم ہو جاتا ہوں

سلسلہ چشتیہ میں ایک اسم مبارکہ سے حاجت روائی :

صاحب اقتباس الانوار فرماتے ہیں۔کہ! یہ بات سلسلہ چشتیہ و دیگر سلاسل میں انتہائی مشہور و معروف اور سریع الاثر و مجرب المجرب ہے۔ کہ اگر کوئی شخص اپنی جائز حاجت برآری کے لئے باوضو ہو کر فقط ایک لاکھ مرتبہ **یا شمس الدین تُرک** کا وظیفہ کرے۔ تو تعداد پوری ہونے سے پہلے حاجت پوری ہو جائے گی۔ انشاءاللہ۔ بالفرض اگر کوئی شخص تنہا نہ پڑھ سکے۔ تو اوروں کو بھی شریک کر سکتا ہے۔ اکثر ہوتا یہ ہے۔ کہ ابھی لاکھ کی تعداد پوری نہیں ہوتی۔ کہ اللہ تعالیٰ ان بزرگ کے نام کے تصدق وتوسل سے حاجت پوری فرما دیتا ہے۔

اسم اعظم ''یا لطیف'' کے پانچ مجرب تصرفات

اسمِ اعظم ''لــطیف'' کے کثیر فوائد، خصائل اور افضائل ہیں۔مگر پانچ تصرفات نہایت مشہور ومقبول ہیں۔حصولِ رزق (حصول، وسعت، فراوانی)، استجابتِ دُعا (قضائے حوائج)، قیدی کی رہائی، خبر کا حصول اور اِختفاءعن الناس (ظالم کی) نظروں سے پوشیدہ ہوجانا۔ اس اسمِ اعظم کے مذکورہ پانچوں تصرفات میں سے جس مقصد کا تصرف مقصود ہو۔تواس کے پڑھنے کی ترتیب یہ ہوگی۔اسم ''یالطیف'' کو **16641** مرتبہ اس طرح سے پڑھیں۔کہ ہر 129 مرتبہ پڑھ کر مقصد کی تین (03) مرتبہ دعا پڑھنی ہے۔اور ایک ہی نشست میں عمل پورا کرنا ہے۔بفضلِ خدا پانچ سے نو ایام میں جائز مقصد پورا ہوجائے گا۔ان شاءاللہ۔

☆ حصولِ رزق کے لئے اسمِ **لطیف** کے ہمراہ یہ دُعا پڑھنی ہے۔ **اَللّٰهُ لَطِيْفٌ م بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ج وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۔اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُکَ اَنْ تَرْزُقَنِيْ رِزْقًا وَاسِعًا طَيِّبًا مِنْ غَيْرِ تَعَبٍ وَلَا نَصَبٍ اِنَّکَ عَلٰى کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ** ''۔

☆ استجابتِ دُعاء کے لئے اسمِ **لطیف** کے ہمراہ یہ دُعا پڑھنی ہے۔ **اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ط وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ .اَللّٰهُمَّ اَقْضِ حَاجَتِيْ (مِنْ فُلَانِ بِنْ فُلَان...) اِنَّکَ عَلٰى کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ** ''۔

☆ قیدی کی رہائی کے لئے اسمِ **لطیف** کے ہمراہ یہ دُعا پڑھنی ہے۔ **اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ'' لِّمَا يَشَآءُ ط اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَکِيْمُ** .

☆ خبر کے حصول کے لئے اسمِ **لطیف** کے ہمراہ یہ دُعا پڑھنی ہے۔ **اِنَّ اللّٰهَ کَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا** ....

☆ اِختفاءعن الناس کے لئے اسمِ **لطیف** کے ہمراہ یہ دُعا پڑھنی ہے۔ **لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُز وَهُوَ يُدْرِکُ الْاَبْصَارُج وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ** ۔

اسم الٰھی لطیف کے مزید فوائد :

☆ اگر کسی کی مُعیشت تنگ ہو اور دنیا کی کوئی بھی چیز اس کے پاس نہ ہو انتہائی غریب ہو۔ ☆ یا اگر کوئی غریب ہو اور دل کسی دولت مند دوشیزہ کی الفت اور چاہت میں گرفتار ہوگیا ہو۔اور وہ اس دوشیزہ سے نکاح کا خواہاں ہو۔جبکہ وہ دوشیزہ یا اُس کے گھر والے اس عاشق صادق کی غُربت وافلاس اور تنگ دستی کی وجہ سے اسے ناپسند کرتے ہوں۔ ☆ یا کوئی ایسا شخص جو کہ ایسا بیمار ہو۔کہ حکماء واطباء اس کے علاج سے عاجز آ چکے ہوں۔ تو ایسے اشخاص کو چاہیئے۔کہ دو رکعت (اپنی حاجت برآری کی نیت سے) پڑھ کر اس اسم مبارک کو **16641** مرتبہ روزانہ صدق نیت اور پُختہ یقین سے دریک نشست پڑھا کریں۔تو چند ہی ایام میں تمام مُشکلات حل ہوجائیں گے۔انشاءاللہ۔کیونکہ لوگوں کے تجربات واسناد کو اگر مدنظر رکھا جائے۔تو یہ بات بالکل واضح ہوجائے گی کہ یہ اسم مبارک (**یــا لــطیف**) تکالیف، مصائب ومُشکلات کے وقت جتنا پرتاثیر اور سریع الاجابت ہے۔کسی اور اسم کی طرف اس اسم کی نِسبت نہیں کی جاسکتی۔(واللہ اعلم بالصواب) کیونکہ اس اسم کے عجیب وغریب اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔اگر کسی کے روح یا بدن میں تکلیف ہو۔تو وہ اس اسم کا ورد کرے۔اثنائے ورد میں ہی اللہ تعالیٰ ازالہ فرمائے گا۔انشاءاللہ۔

☆ اسم ''لــطیف'' کے بارے میں حضرت جناب قدرت اللہ شہاب ؒ اپنی کتاب ''شہاب نامہ'' میں فرماتے ہیں۔کہ! ہر نماز کے بعد یا پھر کم از کم ایک نماز کے بعد 129 مرتبہ یالطیف (کیونکہ اسم الٰہی ''لــطیف'' کے اعداد بحسابِ ابجد قمری 129 بنتے ہیں) کا ورد کرنا بہت سی مشکلات، مصائب اور غموں کا علاج ہے۔☆☆☆ اور اگر ہمت کر کے زندگی بھر میں صرف ایک بار ایک نشست میں لگا تار اسم مبارک ''لــــطیف'' (بشمول حرف ندا) کا **16641** مرتبہ (**129 x 129=16641**) ورد کرلیا جائے۔تو انسان کی زندگی میں پریشانیوں، مصیبتوں اور غموں کا رُخ موڑنے اور آسانی سے برداشت کرنے کی صلاحیت بدرجہ اَتم بڑھ جاتی ہے۔اس ورد کے اول وآخر گیارہ یا اکیس یا اکتالیس مرتبہ درود شریف پڑھ لینا چاہیئے۔

☆ اگر کوئی لاعلاج مرض میں مبتلا ہو۔وہ دو رکعت (حاجت برآری کی نیت سے) پڑھ کر اس اسم مبارک کو **16641** مرتبہ روزانہ صدق نیت اور پُختہ یقین سے دریک نشست پڑھا کریں۔تو چند ہی ایام میں تمام مُشکلات حل ہوجائیں گے۔انشاءاللہ۔کیونکہ لوگوں کے تجربات واسناد کو اگر مدنظر رکھا جائے۔یہ اسم مبارک (**لطیف**) تکالیف، مصائب ومُشکلات کے وقت جتنا پرتاثیر اور سریع الاجابت ہے۔کسی اور اسم کی طرف اس اسم کی نِسبت نہیں کی جاسکتی۔(اسی طرح) اس اسم کے عجیب وغریب اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔اگر کسی کے روح یا بدن میں تکلیف ہو۔تو وہ اس اسم کا ورد کرے اثنائے ورد میں ہی اللہ تعالیٰ ازالہ فرمائے گا۔انشاءاللہ۔

استخبارہ یا امورِ غیبی کے سلسلے میں جنات سے بناء ریاضت ومحنت کے خدمت لینا : مجرب:

سیاہ بلی اور سیاہ مرغی کا پتہ لے کر دونوں کو انفرادی طور پر دھوپ میں سُکھا کر اس کو پیس کر سُرمہ میں مِلا لیا جائے (سرمہ میں کسی قسم کا کوئی کیمیاوی شئے **Chemical** شامل نہ ہو) پھر اس سرمہ کو لے کر کسی ویران وسنسان مگر میدانی علاقے کی جانب جا کر سرمہ آنکھوں میں لگایا جائے۔تو وہاں پر موجود جنات نظر آئیں گے۔صاحب عمل نہایت وقار ومتانت کے ساتھ ان سے گفتگو کرے۔اور ان کو اپنی اطاعت کا حکم دے۔یہ عمل مجرب المجرب ہے۔

عــمــلِ استخبارہ : اگر کوئی شخص بحالتِ وضو ایک ہزار دوصد (**1200**) مرتبہ یہ اسم معہ تسمیہ اول وآخر طاق مرتبہ کوئی درودِ پاک پڑھ کر سوجائے۔تو استخارہ کا مقصد پالے گا۔ یہ عمل کم از کم سات سے بارہ راتوں تک لازمی کرنا چاہیئے۔اگر جواب نہ آئے۔ اسم مبارک یہ ہے۔ **يَا بَدِيْعَ الْعَجَآئِبِ اَخْبِرْنِيْ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ** ۔

شریکِ جرم نہ ہوتے، تو مخبری کرتے ہمیں خبر ہے لٹیروں کے ہر ٹھکانے کی

قضائے حوائج اور استخارہ کا مجرب عمل: (بمطابق حضرت امام شعرانیؒ درکتاب لطائف المنن)

اللہ تعالیٰ کا ایک انعام مجھ پر یہ بھی ہے۔کہ میں ہر روز قوم کی ذکر کردہ اصطلاح کے مطابق استخارہ کی نماز اِس قصد سے ادا کیا کرتا ہوں۔تاکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اِس دن یا اِس رات، اِس جمعۃ المبارک یا اِس ماہ یا پھر اِس سال میں میری تمام حرکات وسکنات اچھی اور قابل تحسین کردے۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ''الفتوحاتِ مکیہ'' کے آخر میں اپنی وصیتوں میں بیان کی۔یہ ہے۔کہ! اے برادر نیک! نیزہ بھر آفتاب بلند ہونے کے وقت (یعنی بوقتِ نمازِ اشراق) یا بعد نمازِ مغرب، یا ہر جمعۃ المبارک یا ہر ماہ یا پھر ہر برس میں دو رکعت نمازِ استخارہ اِس طرح سے ادا کیا کر۔کہ!

پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت طیبہ **وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَایَشَآءُ وَیَخْتَارُ مَاکَانَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ تَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ** (سورۃ قصص نمبر 68) اور پھر سورہ کافرون پڑھے۔اور دوسری رکعت میں آیت طیبہ **وَمَاکَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَی اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًاo** (سورہ احزاب۔آیت نمبر 36) اور پھر سورہ اخلاص پڑھے۔بعد سلام دُعائے استخارہ (صحیح بخاری والی دعائے استخارہ) مانگے۔جو کہ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِیْعَ مَا اَتَحَرَّکُ فِیْهِ وَاَسْکُنُ فِیْهِ فِیْ حَقِّیْ وَحَقِّ اَهْلِیْ وَوَلَدِیْ وَاِخْوَانِیْ وَجَمِیْعَ مَنْ شَآءَ اللّٰهُ فِیْ سَاعَتِیْ هٰذِهٖ اِلٰی مِثْلِهَا مِنَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَوْ لَیْلَةِ الْاُخْرٰی فِی الْاُسْبُوْعِ الْاٰخِرِ اَوْ مِنَ الشَّهْرِ الْاٰخِرِ اَوْ مِنَ السَّنَةِ الْاُخْرٰی (یہاں پر حاجت کا تصور کرنا ہے) **خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَ یَسِّرْهُ لِیْ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِیْعَ مَا اَتَحَرَّکُ فِیْهِ وَاَسْکُنُ فِیْ حَقِّیْ وَ حَقِّ غَیْرِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَوَلَدِیْ وَسَائِرِ مَنْ شَآءَ اللّٰهُ فِیْ سَاعَتِیْ هٰذِهٖ اِلٰی مِثْلِهَا مِنَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَوْ لَیْلَةِ الْاُخْرٰی فِی الْاُسْبُوْعِ الْاٰخِرِ اَوْ مِنَ الشَّهْرِ الْاٰخِرِ اَوْ مِنَ السَّنَةِ الْاُخْرٰی** (یہاں پر حاجت کا تصور کرنا ہے) **شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔** (استخارہ کی دُعا میں جہاں بندے کو حکم ہے۔کہ وہاں پر اپنی حاجت معین کرے۔حاجت کی جگہ یہ کہے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِیْعَ مَا اَتَحَرَّکُ فِیْهِ وَاَسْکُنُ فِیْهِ فِیْ حَقِّیْ وَحَقِّ اَهْلِیْ وَوَلَدِیْ وَاِخْوَانِیْ وَجَمِیْعَ مَنْ شَآءَ اللّٰهُ فِیْ سَاعَتِیْ هٰذِهٖ اِلٰی مِثْلِهَا مِنَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَوْ لَیْلَةِ الْاُخْرٰی خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَ یَسِّرْهُ لِیْ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِیْعَ مَا اَتَحَرَّکُ فِیْهِ وَاَسْکُنُ فِیْ حَقِّ وَ حَقِّیْ غَیْرِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَوَلَدِیْ وَسَائِرِ مَنْ شَآءَ اللّٰهُ فِیْ سَاعَتِیْ هٰذِهٖ اِلٰی مِثْلِهَا مِنَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَوْ لَیْلَةِ الْاُخْرٰی شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ۔

بقول امام الشعرانیؒ! اِس ضمن میں مشائخ طرق فرماتے ہیں۔کہ جو ہر روز وشب ایسا کرے گا (یعنی یہی نمازِ استخارہ پڑھے گا) وہ کبھی بھی کسی اَمر میں حرکت (غلط فیصلہ) نہیں کرتا۔اور نہ ہی (غلط فیصلے میں) سکون کرتا ہے۔اور نہ ہی دوسرا کوئی اِس (اِس نمازِ استخارہ کرنے والے) کے حق میں ایسی کوئی (غلط) حرکت کرتا ہے۔مگر یہ کہ کسی کی وہ حرکت اِس (استخارہ کرنے والے) کے لئے خیر ہوگی۔اربابِ متصوفین فرماتے ہیں۔کہ ہم نے اِس (نمازِ استخارہ) کا تجربہ کیا۔اور اِس میں ہر خیر دیکھی ہے۔کیونکہ اِس (نمازِ استخارہ) میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ ادب اور اِسی کی طرف سپرداری ہے۔ نیز علمائے تصوف فرماتے ہیں۔کہ! جب کوئی شخص اِس نمازِ استخارہ سے فارغ ہوجائے گا۔تو چاہیئے۔کہ شرح صدر کے ساتھ اِسی میں ہی شروع ہوجائے۔جس فعل کے کرنے یا ترک کرنے کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا ہے۔پس بے شک اِس (مقصد استخارہ) میں اگر اِس (نمازِ استخارہ پڑھنے والے) کے لئے خیر ہوگی۔تو لازماً اللہ تبارک وتعالیٰ اِس شخص پر اِس کے مقصد کے اسباب نہایت آسان وسہل کردے گا۔یہاں تک کہ مقصد حاصل ہوجائے۔انشاءاللہ۔اور اِس کی عاقبت بھی موزوں ومناسب ہوگی۔اور اگر اِس مقصد وفعل میں شر ہوگا۔تو اُس سے اِس کا سینہ تنگ ہوجائے گا۔اور اِس پر اِسے اپنے مقصد کے اسباب کا حاصل کرنا دشوار ہوگا۔انشائَ للہ۔صاحب نمازِ استخارہ اِس وقت جان لے۔کہ اللہ تعالیٰ نے اِس کے لئے اِس فعل وقصد کا ترک کرنا ہی پسند فرمایا ہے۔پس اِسے (اپنے مقصد کو) نہ پانے کا ملال محسوس نہ ہوگا۔انشاءاللہ۔بلکہ اِس پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرے۔کیونکہ یقیناً اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے تمام بندوں کی مصلحتوں کو خود اِس بندے سے زیادہ احسن جانتا ہے۔ پس اے بھائی! اِس پر عمل کرو۔اگرچہ ہفتے میں، یا مہینے میں، سال میں یا دو سال میں یا پھر اِس سے بھی زیادہ عرصے میں۔اور آپ دُعا میں یہ پڑھنے کی عادت ڈال لیں۔(اگر ممکن ہو تو! ہر فرض نماز کی دُعا کے ساتھ اِسی دعا کو بھی ایک یا تین مرتبہ پڑھنے کی عادت ڈال لیں۔) **اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِیْعَ ۔ ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔** (یہ مکمل ابھی بیان ہوئی ہے)

مجرب المجرب استخارہ : (از حضرت علیؓ)

حضرت خواجہ احمد دیربیؒ اپنی مشہور و معروف کتاب ''**الفتح المجید**'' معروف بہ مجرباتِ دیربی میں فرماتے ہیں۔ کہ! یہ استخارہ مجربہ حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خداؓ سے مروی ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں۔ کہ! جو شخص ارادہ کرے۔ کہ اِس کے خواب ہی میں حق تعالیٰ اس کے ارادے کو بعین مشاہدہ کرا دے۔ تو چاہیئے۔ کہ وہ سونے سے پیشتر چھ رکعت نماز ایک ہی سلام سے اِس طرح بجا لائے۔ کہ پہلی رکعت میں سورہ سورہ فاتحہ کے بعد سورہ والشمس (سات مرتبہ)، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ واللیل (سات مرتبہ)، تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ والضحٰی (سات مرتبہ)، چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الم نشرح (سات مرتبہ)، پانچویں رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ والتین (سات مرتبہ)، چھٹی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ القدر (سات مرتبہ) پڑھکر سلام پھیر دے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائے اور نبی مکرم ﷺ پر صلوٰۃ و سلام بجالائے۔ اور بعد ازاں یہ دعا پڑھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَ السَّلَامُ وَ رَبَّ اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَبَّ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ رَبَّ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ رَبَّ اِسْحٰقُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ رَبَّ یَعْقُوْبَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلَّذِیْ قدستہ تَقْدِیْسَا اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ جِبْرَآئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ مِیْکَائِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ اِسْرَافِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَعِزْرَآئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاَنْتَ رَبِّیْ مُنَزِّلُ الصُّحُفِ وَ مُنَزِّلُ التَّوْرَاتِ وَ الْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِیْمِ. اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ ھٰذَا اللَّیْلَۃِ مِنْ اَمْرٍ اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ قَالَ نَبَّانِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ۔ یَا خَبِیْرُ یَا خَبِیْرُ یَا خَبِیْرُ ۔

پھر سوتے وقت **یا خبیر** پڑھتے پڑھتے سو جائے۔ چنانچہ صاحب استخارہ اول ہی شب میں، خواہ دوئم شب میں، خواہ سوئم شب میں اپنا مطلب مشاہدہ کرے۔ تو بہتر ورنہ ہفتم شب تک نہ پہنچے گا۔ کہ صاحب استخارہ کے پاس (بحالتِ رویاء) ایک شخص آئے گا۔ یعنی خواب میں۔ جو اس سے کہے گا۔ کہ! یہ امر اس طرح سے ہے۔ یا اِس طور سے ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ بارہا کا مجرب المجرب عمل ہے۔

استخارہ مجربہ : سورہ یٰسین شریف کی آیتِ قلب (یعنی) سَلٰمٌ'' **قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ o** قف کا یہ عمل علمائے عاملین میں نہایت مجرب ہے۔ اس عمل کا جامع طریقہ یہ ہے۔ کہ! شب جمعہ سے عامل روزانہ بعد نمازِ عشاء اول دو رکعت نفل پڑھے۔ پھر اس آیتِ قلب کو فقط **818** مرتبہ اس طرح سے پڑھے۔ کہ! ہر سینکڑہ کے اختتام پر اور آخری 18 مرتبہ پڑھنے کے بعد کلماتِ عبارت کو گیارہ مرتبہ پڑھا کرے۔ دورانِ عمل لبان ذکر کی دھونی لازمی ہونی چاہیئے۔ اگر ممکن ہو۔ تو بعد اختتام عمل وہیں پر عامل سو جایا کرے۔ ہفتہ عشرہ میں مقصود حاصل ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

اَللّٰھُمَّ یَا سَطِیْعُ النُّوْرِ الَّذِیْ وُضِعَ الْمُذِلَّۃَ عَلٰی رِقَابِ الْجَبَابِرَۃِ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ رَفَعَ رُؤُسِھِمْ مِنْ خَشْیَۃِ سَوْطِکَ یَا سَطِیْعُ ۔

مجرب استخارہ از علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانیؒ :

ایک تسبیح ہاتھ میں لے کر آنحضور نبی معظم ﷺ پر بصد ادب و احترام (تین مرتبہ) ہدیہ درود و سلام پڑھ کر یہ کہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o اللھم انی اتشفع عندک بحرمۃ جمالک الباقی وو جھک العظیم الاعظم و بحرمۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ والہ ولم . ان کان ھذا الفعل خیرا لی فلیخرج غیر ابی جھل وان کان فیہ شر فلیخرج ھو. ان اللہ علٰی کل شئی قدیر. بر حمتک یا ارحم الراحمین o پھر تسبیح کو اِس طرح سے پکڑے۔ کہ تسبیح کے سرے پر جو دانہ ہوتا ہے۔ اِس کو پکڑ کر **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** پڑھ کر تسبیح کے چند دانوں پر ہاتھ پھیریں۔ اور کہیں۔ **اللہ . محمد . علی . ابو جھل .** اَب جن دانوں پر ہاتھ پھیرا ہے۔ اِن کو اُلٹا پھیر کر چار چار دانے گراتے جائیں۔ اَب آخر میں اگر ایک دانہ بچ جائے۔ تو وہ **اللہ** تعالیٰ کے اسمِ معظم کے مطابق ہو گیا۔ اگر دو دانے بچ جائیں۔ تو وہ سیدنا **محمد** عربی ﷺ کے اسمِ شریف کے مطابق ہو گیا۔ اگر تین دانے بچ جائیں۔ تو وہ حضرت حیدر کرار جناب علی المرتضیٰؓ کے اسمِ مبارک کے مطابق ہو گیا۔ اگر چار دانے بچیں۔ تو وہ لعین عظیم **ابو جھل** صاحب نار برسر انکار کے مطابق ہو گیا۔ آگے چل کر علامہ یوسف بن اسماعیل النبہانیؒ فرماتے ہیں۔ کہ! ہم اس عظیم مقصد کے لئے بارہا اِسی استخارے پر عمل پیرا ہوئے۔ اور (ہمیشہ) پہلے ہی تین اسمائے مبارکہ و مطہرہ میں سے ہی کوئی اسمِ مبارک نکلا۔۔۔

استخارہ کاشفہ مجربہ :

دو کاغذ لیکر ایک کاغذ پر **افعل** لکھ کر اس کے ارد گرد دائرہ میں یہ لکھو۔ **یعتذرون الیکم اذا ... بما کنتم تعملون** ☆ (سورہ توبہ۔ آیت نمبر **94**) اور دوسرے کاغذ پر **تفعل** لکھ کر اس کے ارد گرد دائرہ میں یہ لکھو۔ **و قل اعملوا ... بما کنتم تعملون** ☆ (سورہ توبہ۔ آیت نمبر **105**) پھر ان دونوں کاغذوں کو لپیٹ کر ایک چیکنے والی مٹی کے ٹکڑے میں رکھو۔ پھر اس کو مٹی کے پیالے میں رکھو۔ جس میں پہلے سے پانی ہو۔ اور اس پانی پر 20 مرتبہ یہ آیتِ قرآنی پڑھ کر پھونک مارو۔ ان دونوں کاغذوں میں سے ایک کاغذ پانی کی سطح پر اوپر آ جائے گا۔ اگر وہ پہلا کاغذ ہو۔ تو تمھاری حاجت پوری ہو جائے گی۔ اور اگر دوسرا کاغذ جس پر **تفعل** لکھا ہے۔ اگر وہ سطح پر آ جائے۔ تو یہ منع کا اشارہ ہے۔ لہٰذا تم اپنی اِس حاجت و مقصد سے باز آ جاؤ۔ کیونکہ یہ حاجت پوری نہیں ہوگی۔ مجرب و مستند استخارہ کاشفہ ہے۔

طریقہ استخارہ : صاحب شمس المعارف جناب شیخ ابوالعباس احمد بن علی بونی القرشیؒ نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص عددی تکسیری بناوٹ کے ساتھ نقشِ مثمن میں اللہ تعالیٰ کا اسمِ مبارک **خبیر** لکھ کرار دگرد دائرے کے طور پر یہ لکھیں۔ **بسم اللہ الر حمٰن الر حیم o یا رفیع الدرجات ذوالعرش ج یلقی الروح من امرہ علیٰ من یشآء من عبادہ لینذر یوم التلاق o یوم هم بارزو ن ج لا یخفٰی علی اللہ منهم شیء لمن الملک الیوم ط** (سورہ مومن۔آیت نمبر 15-16) پھراس لکھے ہوئے کو سر پر باندھ کر **یا خبیر . یا هادی . یا مبین** پڑھتے ہوئے سو جاؤ۔ اور اس کے ضمیر میں خیال کرے جسے چاہتا ہے۔(یعنی کہ اپنے مقصد پر غور کرے جس کے لئے استخارہ کر رہا ہے) تو حامل لوح ہذا اپنے مقصد کو پہلی یا تیسری یا حد نویں رات نیند میں صاف اور واضح طور پر مُلاحظہ کرے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ر	ی	ب	خ	ر	ی	ب	خ
2	600	200	10	2	600	200	10
200	10	2	600	200	10	2	600
2	600	200	10	2	600	200	10
10	2	600	200	10	2	600	200
600	200	10	2	600	200	10	2
10	2	600	200	10	2	600	200
600	200	10	2	600	200	10	2

استخارہ مجر بہ : جناب شیخ ابو العباس احمد بن علی بونی القرشیؒ اپنی یگانہ روزگار تصنیف شمس المعارف و لطائف العوارف میں فرماتے ہیں۔ کہ! جب تم کسی امر کا انجام معلوم کرنا ہو۔ تو بعد نمازِ عشاء چھ رکعتیں دو۔ دو کر کے ایسے پڑھو۔ کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ والضحٰی، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ والتین، تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الم نشرح، چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ القدر، پانچویں رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ زلزال، چھٹی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد لوبان ذکر اور جاوی کے بخورات کو روشن کر کے کاغذ کے ایک صاف ٹکڑے پر یہ دعائیہ کلمات لکھو۔

بسم اللہ الر حمٰن الر حیمo الی الرب الجلیل الودود الکریم العزیز الجبار المتکبر الشکورمن عبدہ (صاحبِ استخارہ کا نام) **العبد الذلیل الفقیرالمحتاج البائس السائل المضطر . الذی لم یجد لحاجتہ سواک یطلب و یرغب منک قضآء کذا و کذا** (مقصدِ استخارہ) **انک علیٰ کل شئی قدیر o** اِن دُعائیہ کلمات کو لکھنے کے بعد صاحب استخارہ سات مرتبہ یہ کہے۔

بسم اللہ الر حمٰن الر حیمo اللھم انی اسئلک بکل اسم ھو لک سمیت بہ نفسک او انزلتہ فی کتابک او علمتہ احدا من خلقک او استأثرت بہ فی علم الغیب عندک ان تجعل القرآن العظیم ربیع قلبی و ضیآء بصری واجلآء حزنی و ذھاب ھمی وان تجعل لی من امری فرجا و مخرجا و بیان شافیا وان تقضی حاجتی کذا و کذا (مقصدِ استخارہ) **وتذکر ما شئت من تحنن قلب علیک و عطف محبة ورحمة الیک اوبیان ما اصعب علیَّ فھمہ فافھم واللہ الموفق۔**

اب اِس کاغذ کو بھی بخورات کی دھونی دو۔ پھر اِس کاغذ کو لپیٹ کر اور موم لگا کر ایک نرسل میں بند کر کے اور اوپر سے خوب موم لگا کر ایک دھاگے سے مضبوطی کے ساتھ باندھ دو۔ اور اِس نرسل کو جاری پانی میں بہا دو۔ پانی میں ڈالتے وقت یوں کہو۔ **اجریت قلب فلاں بن فلانة** (صاحبِ استخارہ کا نام)۔ اگر بہتا پانی نہ ہو تو ایک بڑے برتن (جیسے کوئی تھال وغیرہ) میں پانی ڈال کر اسی نرسل کو پانی میں ڈال دو۔ اور پانی والے برتن کو سرہانے کے پاس رکھ کر سو جاؤ۔ حاجت ضرور پوری ہوگی۔ انشاء اللہ۔

پوشیدہ اسرارو رموز کا جاننا : اگر کوئی شخص قدرت کے مخفی اسرار و رموز کو کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کرنا چاہے۔ تو چاہئیے۔ کہ وہ ان اسماء کو نوچندی شب جمعہ سے روزانہ ایک ہزار (1000) مرتبہ مگر اول و آخر سو۔ سو مرتبہ درود وسلام، پرہیز عمومی کے ساتھ تنہا جگہ میں (41) اکتالیس شب تک پڑھے۔ تو وہ شخص قدرت کے حسین وجمیل اور مخفی اسرار و رموز سے آگاہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اسماء یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ یَا اَحمٰی حَمِیثٌ۔وَیَا اَطمٰی طَمِیثًا۔ اٰہٍ اٰہٍ اٰہٍ اَنتَ اَنتَ۔وَاہٍ وَاہٍ وَاہٍ اَنتَ اَنتَ۔وَ اٰیَہٍ وَ اٰیَہٍ وَ اٰیَہٍ اَنتَ اَنتَ۔

پنھاں اسرارو موز کا انکشاف: امام بونیؒ نے فرمایا۔ کہ اگر کوئی شخص یہ چاہے۔ کہ اس پر کشفِ علومِ جلیلہ و رموزِ بعدہ کا انکشاف ہو۔ تو وہ ان کلمات کو 363 مرتبہ کاغذ پر روزانہ لکھتا رہے۔ اور روزانہ رات کو سونے سے پہلے ان اسماء کو 363 مرتبہ پڑھ کر پاک وصاف بستر پر سویا کرے۔ ان کلمات میں عجیب وغریب تاثیر ہے۔ اسمائے جلیلہ یہ ہیں۔ پہلے ہی عشرے میں اللہ تعالیٰ کے عجیب وغریب رموز واسرار کا انکشاف ہونا شروع ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ **اٰہٍ اٰہٍ اٰہٍ اَنتَ اَنتَ۔**

استخبارہ غوثیہ مُجربہ : فقیر غلام الرسول میمن اشادًا اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں ۔ کہ جس وقت میری عمر 22 برس تھی ۔ تب سے یہ عمل استخبارہ میرا معمول رہا ہے ۔ اس عمل کی لذت کرنے کے بعد ہی محسوس ہوتی ہے ۔ اسی عمل استخبارہ کو حضرت سید مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ کی اولاد نے بھی تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ لکھا ہے ۔ (وھوھذا) جب بھی کسی امر کا معلوم کرنا مقصود ہو ۔ تو بعد نماز عشاء تجدید وضو کریں ۔ پھر 100 سو بار درود پاک پڑھیں ۔ بعدہٗ دو رکعت نماز بنیت (معلومات امر مخفی) اس طرح پڑھیں ۔ کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد 20 بیس مرتبہ سورۃ اخلاص اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ کے 21 ۔ اکیس بار سورۃ اخلاص پڑھیں ۔ سلام پھیرنے کے بعد شمال مغرب (یعنی بطرفِ بغداد عراق) کی طرف 11 قدم اٹھائیں ۔

پہلے قدم پر یہ کہیں ۔ **یَا سَیِّدُ مُحَیِّی الدِّیْن اَمْرُاللّٰہِ** ۔ دوسرے قدم پر یہ کہیں ۔ **یَا شَیْخُ مُحَیِّی الدِّیْن فَضْلُ اللّٰہِ** تیسرے قدم پر یہ کہیں ۔ **یَا اَوْلِیَآءُ مُحَیِّی الدِّیْن اَمَانُ اللّٰہ** ۔ چوتھے قدم پر یہ کہیں ۔ **یَامِسْکِیْنُ مُحَیِّی الدِّیْن نُوْرُاللّٰہِ** پانچویں قدم پر یہ کہیں ۔ **یَاغَوْثُ مُحَیِّی الدِّیْن قُطْبُ اللّٰہ** ۔ چھٹے قدم پر یہ کہیں ۔ **یَا سُلْطَانُ مُحَیِّی الدِّیْن سَیْفُ اللّٰہُ** ساتویں قدم پر یہ کہیں ۔ **یَا خَوَاجہ مُحَیِّی الدِّیْن فَرْمَانُ اللّٰہُ** ۔ آٹھویں قدم پر یہ کہیں ۔ **یَاَ مَخْدُوْمُ مُحَیِّی الدِّیْن بُرْھَانُ اللّٰہ** نویں قدم پر یہ کہیں ۔ **یَاَ دَرْوِیْشُ مُحَیِّی الدِّیْن اٰیَات اللّٰہُ** دسویں قدم پر یہ کہیں ۔ **یَابَادْشَاہُ مُحَیِّی الدِّیْن غوث اللّٰہُ** ۔ گیارہویں قدم پر یہ کہیں **یَا فَقِیْرُ مُحَیِّی الدِّیْن مُشَاھِدَاللّٰہُ**

پھر قبلہ رخ ہو کر پہلے 500 پانچ سو مرتبہ **یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ وَاَخْبِرْنِیْ** پھر 500 پانچ سو مرتبہ **اِھْدِ نَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم** پڑھیں ۔ مگر یہ یاد رہے ۔ کہ **یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ وَاَخْبِرْنِی** اور **اھدنا الصراط المستقیم** پڑھتے وقت مطلب و مقصد دل میں ضرور ہو ۔ پھر اچانک آپکا سر دائیں یا بائیں طرف کوئی غیبی شخص گھمادے گا ۔ اگرچہ کسی کے سر کو سو (100) زنجیروں ہی سے کیوں نہ باندھا ہوا ہو ۔ دائیں طرف کا مطلب ہے ۔ مقصد پورا ہوگا ۔ اور بائیں طرف سر گھومنے کا مطلب کہ مقصد پورا نہ ہوگا ۔ پس سر نے تو ہر حال میں گھومنا ہی ہے ۔ یہ عمل مجربات میں سے ہے ۔

استخارہ کا لغوی معنی ہے ۔ ''خیر طلب کرنا'' حضرت جابرؓ سے مروی ہے ۔ کہ ! رسول اللہ ﷺ تمام اُمور میں ہم استخارہ کی اس طرح تعلیم دیتے تھے ۔ جس طرح ہم کو قرآنِ پاک سکھاتے تھے ۔ **(الحدیث)** رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۔ (کہ) ابنِ آدم کی سعادت اس بات میں ہے ۔ کہ وہ حق تعالیٰ سے استخارہ (مشاورت ۔ طلبِ خیر) کرتا رہے ۔ اور اس کی بدبختی یہ ہے ۔ کہ ! استخارہ ترک کردے ۔ **واستغفر لھم و شاورھم فی الامر ۔ فاذا عزمت فتوکل علی اللہ ۔ ان اللہ یحب المتوکلین** ۔ (سورہ آلِ عمران 159) اور ان کے لئے استغفار کریں ۔ **اور کام کا مشورہ ان سے کیا کریں** ۔ پھر جب آپ کا پختہ ارادہ ہو جائے ۔ تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں ۔ بے شک ! اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے ۔ واضح ہو کہ ! استخارہ کے ضمن میں بھی کثیر احادیث اور روایتیں وارد و منقول ہیں ۔ منجملہ اُن کے ایک حدیث تو یہ ہے ۔ کہ ! **ما خاب من استخار و لا ندم من استشار** ۔ جو شخص استخارہ کرتا ہے ۔ وہ پشیمان نہیں ہوتا ۔ حدیث میں آیا ہے ۔ کہ ! **من سعادۃ ابن آدم الرضآء با لقضآء** ۔ یعنی ابنِ آدم کی یہ سعادت ہے ۔ کہ ! وہ مرضی مولا پر راضی رہتا ہے ۔

معاملے کے کشف کے لئے : (عملِ استخبارہ) :

بحالت وضو رو بہ قبلہ بیٹھ کر عرقِ گلاب و زعفران یا کسی سرخ رنگ کے موٹے قلم سے ایک صاف کاغذ پر وفق **بدوح** لکھ کر اس کے اوپر یہ آیت لکھیں ۔ **و کذلک نُری ابراھیم** ....**من المؤمنین** ۔ (سورہ انعام ۔ آیت نمبر 75) اور اس کاغذ کے بائیں طرف یہ آیت لکھیں ۔ **ولما جاء موسٰی لمیقاتنا و کلمہ ربہ لا قال رب ارنی انظر الیک** ط☆ (سورہ بقرہ ۔ آیت نمبر 260) اور اس وفق کے نیچے یہ آیت لکھیں ۔ **انا اعطینک الکوثر** ..... **ان شانئک ھو الابتر** ☆ اور اس وفق کے دائیں جانب یہ آیت لکھیں ۔ **اذ قال یوسف لا بیہ یا بت انی را یت احد عشر کو کبا والشمس والقمر رایتھم لی سجدین** ☆ (سورہ یوسف ۔ آیت نمبر 4) پھر یہی جُملہ آیات 45 مرتبہ پڑھ کر کاغذ پر، اپنے ہاتھوں پر اور اپنے سرہانے پر دم کر دیں ۔ پھر اس کاغذ کو لپیٹ کر سرہانے کے نیچے رکھ دیں ۔ اپنی خواہش و عزم کا دل میں تصور کئے سو جائیں ۔ پہلی یا تیسری یا پانچویں رات تک صاحب عمل معاملات کو بحالتِ رویا مُلاحظہ کرلے گا ۔ انشاء اللہ ۔ درمیان وفق میں مقصد لکھیں ۔ جیسے کہ اگر کوئی کاروبار کرنا چاہتا ہے ۔ تو خانہ مقصد میں صِرف کاروبار لکھے ۔ اسی طرح شادی، سفر، وغیرہ ۔ بہرحال ! وفق بدوح یہ ہے ۔

د		ب
	یہاں پر مطلب لکھیں	
ح		و

استخارہ مجربہ : (بمطابق حضرت مولانا عبدالعزیز پلہاروی ؒ)

اگر کوئی شخص سرخ روشنائی، قلم اور ایک کاغذ مکان کی بالائی منزل یا چھت پر لے جا کر یہ کلمات ستر مرتبہ لکھ لے ۔ **یا خآء بحق یا میکائیل اخبرنی** ۔ پھر رات کو سونے سے قبل انہیں کلمات کو استخارہ کی نیت سے ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر سو جائے ۔ تو پہلی، تیسری یا حد ساتویں رات تک خواب میں حالات کا مشاہدہ ہو جائے گا ۔ استخارہ کا مقصد بھی حل ہو جائے گا ۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ۔ مجرب ہے ۔

جام جہاں نما : (اوّل) : (مجرب عمل از حضرت کاش البرنیؒ)

مندرجہ ذیل نقش کوایک سادہ بغیر لائن کے کاغذ پر لکھ کر پھر قینچی کے ساتھ نہایت احتیاط سے تمام حروف کو انفرادی طور پر علیٰحدہ علیٰحدہ کاٹ لیں۔ پھران حروف کے پرزوں کوایک دوسرے پر رکھ کرایک بنڈل بنالیں۔اور پھران کواسی طرح بہتے ہوئے پانی میں ایک ساتھ چھوڑ دیں۔جو بھی کاغذ بہتا ہواسب سے آگے نکل جائے۔

ا	د	ہ	و	ح	ط	ک
ز	ب	ج	ع	ص	س	ر
ی	ل	ن	م	ف	ظ	ض
خ	ث	ت	ش	ق	ذ	غ

اس کاغذ کواٹھالیں۔اور دیکھیں۔کہ کونسا حرف ہے۔اس حرف کوملفوظی کرلیں۔مثلاً اگر حرف **ج** نکلا ہو۔تو اس کا ملفوظی **جیم** ہوگا۔اس کے ساتھ ایل لگانے سے مؤکل **جیمائیل** بنے گا۔اب رات کوسوتے وقت اپنے مقصد کا دھیان رکھتے ہوئے **جیم** کے اعداد (**52** مرتبہ) کے مطابق یہ عزیمت **اخبرنی یا جیمائیل بحق جیم** پڑھاکریں۔اول وآخر طاق مرتبہ درود وسلام ضرور پڑھیں۔چندہی راتوں میں اس مخفی امر کے متعلق تمام تفصیل معلوم ہوجائے گی۔انشاء اللہ تعالیٰ تمام حال آئینہ کی طرح معلوم ہوجائے گا۔اور یہ مؤکل جب بھی ضرورت پڑے۔ہمیشہ خواب میں حالات سے آگاہ کرتا رہے گا۔دوران پڑھائی صاحب عمل ہذا کا تنہا سوئے اور بعداز پڑھائی کسی سے بات چیت نہیں کرنی۔

جام جہاں نما : (دوئم) : ایک اور صاحب علم شخصیت نے اسی قبیل کا ایک اور عمل ترتیب دیتے ہوئے فرمایا۔کہ کاش البرنیؒ کا عمل واقعی مجرب وبے مثال عمل ہے۔مگراس عمل میں کچھ مشکلات ہیں۔جیسے کہ! کون آبِ رواں پر جائے۔اور وہاں جاکر کاغذ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے آب رواں میں ڈالے۔اور پھر سب سے آگے بہنے والے پُرزے کوپکڑے۔۔۔۔لیکن یہاں پر وہ صاحب فرماتے ہیں۔کہ فقیر راقم الحروف نے اسی عمل کو جفرِ احمر کے قالب میں ڈھال کر **100%** تاثیر حاصل کی ہے۔عمل سے پہلے مندرجہ ذیل جدول کوملحوظِ خاطر رکھیں۔لہذا فقیراس عمل کا طریق یہاں بیان کردیتا ہے۔

ستارے	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زُہرہ	زُحل
اعداد	400	340	850	284	950	217	45
بروج	اسد	سرطان	حمل۔عقرب	جوزا۔سنبلہ	قوس۔حوت	ثور۔میزان	جدی۔دلو
اعداد	65	320	450	164	580	814	57

سب سے پہلے صاحب عمل اپنے نام مع والدہ کے اعداد ابجد قمری استخراج کرکے 12 پر تقسیم کرے۔جو باقی بچے۔اس کے مُطابق بُرج حاصل کرے۔نام مع والدہ کو12 پر تقسیم کرکے بُرج حمل سے گنتے ہیں۔اگر 1 بچے توحمل،اگر 2 بچیں۔توثور،اسی طرح سے حمل 1۔ ثور 2 ۔ جوزا 3 ۔ سرطان 4 ۔ اسد 5 ۔ سُنبلہ 6۔ میزان 7 ۔عُقرب 8۔ قوس 9 ۔ جدی 10۔ دلو 11۔ اور حوت 12۔

پھر دیکھنا ہے۔کہ حاصل ہونے والا بُرج کس ستارے کے تحت ہے۔اس عمل میں استعمال ہونے والی آیت یہ ہے۔ **ان اللہ لا یخفیٰ علیہ شیء فی الارض ولا فی السماء** ۔ (سورہ آلِ عمران ۔ آیت نمبر 5) اس آیت کے ابجد قمری 2656 ۔اسی طرح سے اس عمل میں استعمال ہونے والا اسم اعظم **کاشف الاسرار** ۔(اعداد ابجد قمری **894**)۔لہذا اب اس عمل کوتمثیلاً بیان کرکے عوام الناس کووقوف بخشا جارہا ہے۔تاکہ ہرشخص اس عملِ جام جہاں نُما پرعمل کرکے روحانی فیض حاصل کرتے ہوئے مُستفید ومُنتفع ہوسکے۔وما توفیقی الا باللہ۔

اسم طالب مع والدہ ۔796 اعداد آیت کریمہ 2656 اسمِ اعظم کے اعداد 894 برج سرطان ، ستارہ قمر **660** بالا اعداد کا کُل مجموعہ 5006÷28=178.7 باقی 22 اَب اس22 کا مطلب ہے۔20+2 **ب۔ک**۔ لہذا اس طرح سے مؤکل یہ ہوگا۔ **بکائیل** ۔(یاد رہے۔کہ! اگر 8 بچتے۔توہم صرف عقرب نہ لیتے۔بلکہ ہمیں عقرب وحمل مع مریخ تینوں کے اعداد لینے پڑتے) اب ہررات سونے سے پہلے اس مؤکل (**بکائیل**) کوحرفِ ندا کے ساتھ 796 مرتبہ استخارہ وحصولِ کشف وامرغیبی کی نیت سے پڑھتے رہیں۔بس یہی عمل جام جہاں نما بن جائے گا۔ممکن ہے۔کہ روزانہ پڑھنے سے مُستقبل میں رونما ہونے والے حالات اورواقعات کاتوقع سے زیادہ انکشاف ہوتارہے گا۔انشاءاللہ العظیم۔

استخارہ مجربہ : اگرکوئی شائق عملیات دائمًا یہ چاہتا ہو۔کہ وہ کاشف الحقائق ہو۔گریختہ کے بارے میں معلومات دے سکے۔سارق یا مالِ مسروقہ کا غیبی علم اُسے حاصل ہوجائے۔زمین میں مخفی خزائن کودیکھنے کی قدرت رکھتا ہو۔توایسے شخص کوچاہیئے۔کہ! ہرنماز کے بعد ایک ہزار مرتبہ اور رات کودس ہزار مرتبہ یہ کلمات اکیس یوم تک صوم وصیام دَرخلوت پرہیز روحانی کے ساتھ پڑھے۔ بعد اکیس یوم کے ، ہرنماز کے بعد ایک تسبیح جبکہ رات کوسونے سے قبل ایک ہزار مرتبہ ہمیشہ پڑھتا رہے۔تاکہ تاحیات اثرات زائل نہ ہوں۔نہایت مجرب المجرب عمل ہے۔کلمات یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ یَاعَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَاخَبِیْرُاَخْبِرْنِیْ یَامُبِیْنُ بَیِّنْ لِیْ یَا رَشِیْدُ اَرْشِدْ نِیْ یَا ھَادِیْ اِھْدِ نِیْ بِحَقِّ ھُوَ اِلَّاھُوَ۔

بقولِ علامہ محمد اقبال (شاعر مشرق۔ قومی شاعر)

خوش تو ہم بھی ہیں ، جوانوں کی ترقی سے مگر — لبِ خنداں سے نکل جاتی ہے فریاد بھی ساتھ

ہم تو سمجھے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم — کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ

ارواح و حاضرات و مؤکلات و جنات و ہمزاد وغیرہ دیکھنے کا فلسفہ :

ارواح کو دیکھنے یا غیر مرئی مخلوقات (جیسے جنات، مؤکلات، ہمزاد، بھوت پریت، دیو، پری وغیرہم) کو دیکھنے کے پانچ مراحل ہیں۔

☆ **عالمِ رویاء** (یعنی بحالتِ خواب مُلاحظہ کرنا) : یہ کیفیت ہر شخص (قوم و مذہب وملت) میں یکساں ومشترک ہے۔ یعنی مسلم و غیر مسلم، چھوٹا بڑا، مرد و عورت ہر کوئی خواب دیکھتا ہے۔ البتہ مسلم و غیر مسلم کے خواب میں (تقوٰی) کی وجہ سے کچھ تفریق ضرور ہوتی ہے۔

☆ **عالمِ بیداری** (یعنی جاگتی حالت میں مُلاحظہ کرنا) : یہ کیفیت صرف پاک سیرت و نیک طینت، متقی وولی نیک مسلمانوں میں پائی جاتی ہے۔ اس کا ثبوت چند احادیث نبویہ ﷺ اور سلف صالحین کے حالات و واقعات میں کثرت سے موجود ہے۔ جیسا کہ واقعہ معراج میں آنحضرت نبی مکرم ﷺ کا حضرت موسیٰ کلیم اللہؑ سے ملاقی ہونا۔ یا صحابہء کرامؓ و اولیائے عظام کا آنحضرت ﷺ سے بحالتِ بیداری شرفِ ملاقات کرنا۔ یا بزرگوں کا حضرت علی المرتضیٰؓ سے مستفید ہونا وغیرہا۔۔۔ تقوٰی کی بناء پر ارواح مجسم ہوکر سامنے آکر ہمکلام ہوتی ہیں۔

☆ **بطریقِ عین العیان** (جاگتی حالت میں عظیم مُشاہدہ کرنا) : یہ کیفیت صِرف پاک سیرت و نیک طینت، متقی وولی نیک مسلمانوں میں پائی جاتی ہے۔ چونکہ یہ کیفیت و حالت صِرف صوفیائے کرام اور سالکین سے متعلق ہے۔ اس کیفیت و حالت کے حصول کے بعد طالبِ صادق و سالکِ صالح کا ظاہر و باطن یکساں ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنی باطنی نگاہ اور بصیرت سے بعالمِ بیداری نہ صرف انبیائے کرامؑ یا اولیائے عظام بلکہ عوالمِ غیوب و شہود، جنت و جہنم، زمین تا آسمان ہر چیز کا بعینہٖ مشاہدہ کرسکتا ہے۔ یہ صدری طریقہ عموماً تعلیم نہیں کیا جاتا۔ میرے مرشد و مربی قبلہ پیر سید محبوب علی شاہؒ نے تو اس موضوع پر ایک مکمل، جامع و منضبط کتاب بنام ’’**عین العیان**‘‘ تصنیف فرمائی ہے۔

واعظ! کمالِ ترک سے ملتی یاں مراد — دنیا جو چھوڑ دی ہے، تو عقبٰی بھی چھوڑ دے

☆ **دورانِ مراقبہ** (یعنی بحالتِ مراقبہ (**Meditation**) مُلاحظہ کرنا) : یہ کیفیت ہر شخص (قوم و مذہب وملت) میں یکساں ومشترک ہے۔ البتہ مسلم و غیر مسلم کے مراقبہ میں (تقوٰی) کی وجہ سے کچھ تفریق ضرور ہوتی ہے۔ اس کیفیت و حالت کا دارومدار مشق پر منحصر ہوتا ہے۔ لیکن مسلمانوں اور اہلِ ہنود (ہندوؤں میں بالخصوص جوگی، یوگی، پنڈتوں وغیرہا) میں اس مشق کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ یہاں تک کہ اہلِ مسلم میں تو بحالتِ مراقبہ استغراق و محویت میں لیکن باہوش وحواس بزرگانِ دین کی ارواح، ملائکہ، جنات وغیرہا کو دیکھنے اور ان سے ملاقات ثابت ہے۔

☆ **دیدنِ ارواح بطریق ورد** (پڑھائی کر کے روئیت کا حصول) : یہ کیفیت ہر شخص (قوم و مذہب وملت) میں یکساں ومشترک ہے۔ البتہ مسلم و غیر مسلم کے اوراد میں کچھ تفریق ضرور ہوتی ہے۔ مسلمان اسماء الحسنیٰ یا آیات یا سورہ وغیرہا پڑھتے ہیں۔ جبکہ اہلِ ہنود و دیگر غیر مسلم منتر جنتر تنتر یا طلسمات و افسوں پڑھ کر، بہرحال طریق مختلف لیکن مقصد و مطلب ارواح سے ملاقات یا اپنے مطالب میں معاونت کا حصول ہے۔ جیسا کہ تسخیرِ ارواح، ملائکہ، جنات یا حاضرات کرنا وغیرہا۔

☆ **عزیمت احضارِ روحانیت** : عموماً یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ روحانیات کی تسخیر کے دن گزر جاتے ہیں۔ پھر بھی روحانیات حاضر نہیں ہوتی۔ اسی لئے روحانیات کی تسخیر کا کوئی بھی عمل کریں۔ تو عمل کے تعداد و ایام پورے ہونے کے بعد والی رات کو بعد نماز عشاء کسی اگربتی یا جاوی ولوبان کی دھونی دے کر یہ عزیمت فقط (**90**) نوے مرتبہ پڑھی جائے۔ تو روحانیات حاضر ہو جائیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔ عزیمت برائے احضار روحانیات یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ O رَحۡمَتُ عَلَیۡکُمۡ اَیُّھَا الۡقَوۡمِ فلاں (روحانیات کا نام) بِحَقِّ مَا تَلَوۡتَہٗ عَلَیۡکُمۡ اَنۡ یُّجِیۡبُوۡ لِیۡ وَّاَنۡ تُعِیۡنُوۡنِیۡ بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ مَا تَقۡصُدُوۡنَ اِلَّا مَا اَسۡرَعۡتُمۡ اِلَا جَابَۃَ لِدَعۡوَتِیۡ وَاِلَا قَامَۃَ لِطَاعَتِیۡ مَا سَرِّعُوۡا وَ اُحۡضِرُوۡا وَ اَطِیۡعُوۡا بِحَقِّ قَوۡلَہٗ تَعَالٰی رَبُّکُمُ ادۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ ط اِنَّ الَّذِیۡنَ یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِیۡ سَیَدۡخُلُوۡنَ جَھَنَّمَ دٰخِرِیۡنَ ۔ اس عمل کی بدولت روحانیات حاضر ہوکر اطاعت و فرمانبرداری کریں گے۔ انشاءاللہ العظیم۔

مکاشفات در قبرستان : اگر کوئی شخص روزانہ مغرب و عشاء کے مابین کسی قبرستان میں جاکر بلا تعداد مرتبہ آنے والے کلمات عظیمہ پڑھنے کا معمول بنالے۔ تو ہفتہ عشرہ میں ہی عجائبات و غرائبات دیکھنا شروع کردے گا۔ لیکن یہ تمام تر عجائبات و مکشوفات عالم رویاء میں وقوع پذیر ہوں گے۔ بلکہ آہستہ آہستہ کشف القبور بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ بہرحال وہ کلماتِ عظیمہ یہ ہیں۔ سُبُّوۡحٌ قُدُّوۡسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الۡمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوۡحِ۔

مجرب عمل برائے کشف القلوب : (مجرب عمل از مرشد و مربی جناب قبلہ سید محبوب علی شاہؒ) :

یہ عمل علم عزائم سے ہے ۔ اور کشف القلوب، ضمیر شناسی اور لوگوں کے دلوں میں پوشیدہ خیالات کو معلوم کرنے کے سلسلے میں یہ نہایت عظیم النفع عمل ہے ۔ طریق عمل یہ ہے ۔ کہ ! ۔ وہ شخص سہ ہفتہ (یعنی ۲۱ دنوں تک) صوم و صیام ، ترک حیوانات اور خلوت نشینی میں روزانہ ان اسمائے سبعہ کو (جن کو عرف عام میں مفاتیح العلم بھی کہتے ہیں) کو 1000 ہزار بار بعد نمازِ فجر اور 1000 ہزار بار بعد نمازِ عشاء اس طرح پڑھے ۔ کہ پہلے **11** (گیارہ) بار درود سلام پڑھے ۔ پھر 1000 ہزار بار یہ اسمائے سبعہ پڑھے ۔ پھر **11** (گیارہ) بار درود سلام پڑھے ۔ پھر 11 بار دعا پڑھے ۔ پھر 11 بار درود سلام پڑھے ۔ تو اس عمل کے فیوض و برکات اور اثرات ہفتہ عشرہ میں ہی شروع ہو جائیں گے ۔ اکیس روزانہ کے بعد جو شخص بھی عامل کے سامنے آئیگا ۔ اس کی دلی کیفیات اور باتوں کا عامل کو پتہ چل جائے گا ۔ یہ عمل مجرب المجرب ہے ۔ اسمائے سبعہ یعنی مفاتیح العلم یہ ہیں ۔

سُمَیْدَعُ . یَدْعِ . هَلَیْهُوْن . لَا لَهُوْن . دَمْدَعُوْثِ . هَاجَنِیْ . فَلَیْشَآءُ . هَیْلُوب .

دعا ان آٹھ اسمائے مفاتیح العلم کی یہ ہے ۔ **اَللّٰهُمَّ اَكْشِفُ عَنْ قَلْبِیْ حِجَابَ الْغَفْلَةِ وَعَلِّمْنِیْ مَالَمْ اَكُن اَعْلَمْ وَبَیِّن لِیْ مِنْ كُلِّ مَااَسْئَلَ عَنْهُ یَامَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَلَامَعْبُوْدُ سَواهُ** ۔ (بہر حال ! یہ عمل واقعتاً مجرب المجرب اور مستند عمل ہے)

عالم رویاء میں عجائبات دیکھنا : ابن خلدون نیا پنے مقدمہ میں یہ اسمآئے حالومیہ کتاب ''غایۃ الحکیم'' امام مسلم مجریطی سے نقل کئے ہیں ۔

تَمَاغُسِ ۔ بُعْدَان ۔ یُسْوَادِ ۔ وُغْدَاسِ ۔ نُوْفَنَا ۔ غَادِسِ .

(کچھ کتب میں **تَمَاغُسِ** کے بجائے **تَمَاغِیْس** اور **غَادِسِ** کے بجائے **غَادیس** آیا ہوا ہے)

ان اسماء کی تاثیرات اور فوائد بھی کافی زیادہ ہیں ۔ اگر کسی کو خواب نہ آتے ہوں ۔ تو وہ روزانہ رات کو یہ اسماء فقط (تین سو) **300** بار بیٹھ کر پڑھے ۔ پھر بناء کسی سے بات چیت کے سو جائے ۔ تو نہ صرف خواب آئیں گے ۔ بلکہ خواب میں بہت سے عجائبات و اسرار دیکھنے کو بھی ملیں گے ۔ بشرطیکہ روزانہ پڑھے جائیں ۔ اور پڑھنے والا تنہا ہو ۔ اگر کسی امر مخفی کے متعلق معلوم کرنا مقصود ہو ۔ تو یہی اسماء عجیبہ **1000** بار اپنے مطلب و مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے پڑھے جائیں ۔ چند ہی راتوں میں بالکل صحیح صحیح جواب مل جائیگا ۔ کیونکہ یہ عمل استخارہ اور معلوماتِ امورِ مخفیہ کے لئے بھی نہایت مجرب ہے ۔ (یاد رہے ۔ کہ) اگر کوئی بندہء خدا ان چھ اسمائے عجیبہ کے راز و اسرار کو جاننے کا متمنی ہو ۔ تو اُسے چاہیئے ۔ کہ ! پچیس دنوں تک انہی چھ اسماء کو بعد ہر نماز کے **500** مرتبہ اور رات میں **2500** مرتبہ پڑھیں ۔ جب یہ **25** ایام مکمل ہو جائیں ۔ تو انہیں چھ اسماء کو روزانہ کسی بھی وقت **500** مرتبہ پڑھ لیا کریں ۔ تاکہ ہمیشہ مشاہدات سے مستفید ہوتے رہیں ۔

ارواح سے ملاقات کرنا : (عمل از مولانا محمد رفیق زاہد در کتاب ''قانونِ طلسمات'')

ارواح سے ملاقات کرنے کا یہ طریقہ بے حد سہل ہے ۔ طریقہ کے مطابق عروج ماہ میں شب جمعہ کو نمازِ عشاء کے بعد مندرجہ ذیل اسمائے سبعہ طلسمات کو ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر پہلوئے راست پر باوضو سو جائیں ۔ چند ہی شب میں مطلوبہ ارواح سے ملاقات حاصل ہو گی ۔

هَشْمِیْصَطًا . هَیْشَمْطَصًا . صَمْطَیْشَهًا . صَطْمَیْهَشًا . طَشْهَیْمَصًا . طَمْشَیْهَصًا . شَمْهَیْصَطًا .

1۔ اگر کوئی شخص بحالتِ رویاء جنات جیسی مخفی مخلوقات کا بعین مشاہدہ کرنا چاہے ۔ تو اُسے چاہیئے ۔ کہ ! بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر یہ اسمائے مجہولہ لکھ کر کسی خلوت کے مقام پر سو جائیں ۔ **شمعون بهوه شرو ش وه.**

2۔ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر یہ نقش لکھ کر پھر یہ قرآنی آیات بحالتِ وضو پچاس مرتبہ پڑھ کر کسی خلوت کے پاک صاف مقام پر سو جائیں ۔ اور یہی عمل و مشق روزانہ کرتے رہیں ۔ چند ہی راتوں میں جنات جیسی مخفی مخلوق سے عالم رویاء میں ضرور بالضرور ملاقات ہو گی ۔ نقش یہ ہے ۔ **سلفسح** ۔ آیات یہ ہیں ۔ **الله نور السموات والارض ---- والله بکل شیء قدیر** ۔ (سورہ نور، آیت نمبر 35 تک)

3۔ اگر کوئی شخص رات کو قبل النوم بحالتِ وضو آنے والے کلمات اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر تحریر کر کے سو جائے ۔ تو رات کو وہ عجائبات ملاحظہ کرے گا ۔ یہ عمل استخارہ کے لئے بھی مفید و نافع ہے ۔ کلمات یہ ہیں ۔ **هب من ۔ هب من ۔ هب من ۔ هب من ۔**

4۔ جنات جیسی مخفی و غیر مرئی مخلوق سے عالم رویاء میں ملاقات کرنے کی غرض سے اگر کوئی شخص اپنی بائیں ہتھیلی پر یہ اسمائے مجہولہ لکھ کر کسی خلوت کے مقام پر سو جائیں ۔ **نموس . سا موس . سا نو س . کا نو س . کعر و س . میطر و س . اخبرونی عن کذا و کذا** (کذا و کذا کی جگہ پر اپنا مقصد لکھیں جس کی خبر لینا مقصود و مطلوب ہو) **الوحا الوحا . لعجل العجل . الساعة الساعة.**

5 ۔ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر یہ نقش لکھ کر پھر سورہ کوثر بحالتِ وضو پچاس مرتبہ پڑھ کر کسی خلوت کے پاک صاف مقام پر سو جائیں ۔ چند ہی راتوں میں جنات جیسی مخفی مخلوق سے عالم رویاء میں ضرور بالضرور ملاقات ہو گی ۔ نقش یہ ہے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ شَخْصَتُ بَهَتُ هَتُ ۔ ایک جگہ یہ کلمات اِس طرح سے بھی آئے ہیں ۔ **بِسْمِ اللّٰهِ شَهَتُ بَهَتُ هَتُ** ۔

6۔ اگر اسم ''**یَهُوْهِ**''، قبل نوم بخلوت درمکانِ تنہا بحالتِ وضو پڑھا جائے ۔ پھر یہی لفظ ایک کاغذ پر لکھ کر آئینہ کے اوپر رکھ دے ۔ اور آئینہ پر اپنا دایاں رخسار رکھ کر سو جائے ۔ تو خواب میں کوئی شخص آکر سوالوں کا جواب دے گا ۔ سات سے گیارہ راتوں تک لازمی ایسا خواب آئیگا ۔

ارواح سے ملاقات کرنا : (عمل از مولانا محمد رفیق زاہد در کتاب ''انوارِ طلسمات'')

ارواح سے ملاقات کرنے کا یہ طریقہ بے حد مؤثر تیر بہدف اور بار ہا کا تجربہ شدہ ہے۔اس عمل کے لئے زعفران وعرقِ گلاب کی روشنائی سے ذیل کے کلمات کو کسی صاف کاغذ پر تحریر کر کے اپنے سرہانے کے نیچے رکھ کر سو جائیں۔خواب میں مقصودہ ارواح سے ملاقات ہوگی۔کلماتِ عمل یہ ہیں۔

ھج . تج . ھو ور جھا ھیا جت یرمیا ھا ھیانانما سا یتانو ینا شیا ھت روھیا قرادر یریا روایا شھت ھج بھت ھر ھیا نوا یر ھا ھیا قوا ائی ھوا عدیا ۔

تسخیر مؤکل برائے حصول معلومات امرِ مخفی :

1۔ دس روز پرہیز روحانی مع خلوت (صوم وصیام کے ساتھ) ذیل کی عبارت عمل کو تسمیہ کے ساتھ **5324** مرتبہ روزانہ ایک ہی نشست میں بیٹھ کر پڑھنا ہے۔عامل کی صوابدید پر منحصر ہے۔کہ وہ کونسا وقت اِس ریاضت کے لئے مخصوص ومختص اور مقرر کرتا ہے۔چاہیئے۔کہ ریاضت سے چند یوم بیشتر اِس عبارتِ عمل کو روزانہ ہزار مرتبہ پڑھ لیا جائے۔تاکہ مؤکل بھی مانوس ہو جائے۔اور عبارتِ عمل بھی زباں پر بآسانی رواں ہو جائے۔اور وقت کا بھی تعین ہو جائے۔کہ عمل میں کتنا وقت لگ سکتا ہے۔عبارتِ عمل یہ ہے۔ **اَلْعَلِیْمُ الْعَلَّامِ شَمُوْش" وَ طَیْغُوْ غ" وَ فَاغُوْغ"۔** اس عمل کا مؤکل عالم رویاء میں خبریں دے گا۔

2۔ پرہیز روحانی مع صوم وصلاۃ سات ایام کی خلوت اختیار کرے۔اور اِن کلمات عظیمہ کو صبح ورات ان کے اعداد ابجد قمری (**3268**) کے مُطابق پڑھتا رہے۔جب اور جس وقت پڑھائی کرے۔اس وقت صندلِ سُرخ ولوبان یا پھر کوئی خوشبودار اگربتی کو جلائے رکھے۔کلماتِ عظیمہ یہ ہیں۔

یَا خَبِیْرُ .یَا مُبِیْنُ .یَاعَلَّامُ الْغُیُوْبِ .شَرَاھِیًّا بَرَھُوْتًا. ساتویں رات کو اختتامِ عمل پر واقعات کی اطلاع دینے والا آن حاضر ہوگا۔صاحب عمل کو چاہیئے۔کہ اس ریاضت وخادم کی اطلاع کسی کو نہ دے۔ورنہ اس قیمتی تصرف کے ضائع ہونے کے علاوہ جان بھی جاسکتی ہے۔

3۔ (یہی عمل دوسری کتاب میں اس طرح سے بھی بیان ہوا ہے) اطراف کی خبریں منگوانے کے لئے درج ذیل عزیمت کو اس عزیمت کے عددوں (یعنی **3597** تین ہزار پانچ سوستانوے) کے برابر سات دن تک پرہیز روحانی کے ساتھ کوئی خوشبودار دخنہ سلگا کر یا کوئی اگربتی کی دھونی کے ساتھ عمل کو سرانجام دیں ساتویں یا گیارہویں دن عامل کے سامنے مختلف امور کی خبروں یا واقعات کی اطلاع دینے کے لئے ایک مؤکل حاضر خدمت ہوگا انشاءاللہ تعالیٰ۔ لیکن خداوند قدوس سے ڈرنا ضروری ہے۔اس عظیم عمل کی عزیمت یہ ہے۔ **اَلْخَبِیْرُ الْمُبِیْنَ . عَلَّامُ الْغُیُوْب . شَرَاھِیًّا بَرَھُوْتًا.**

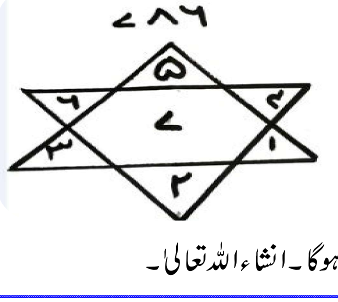
4۔ اگر کوئی شخص رات کو ایک مخصوص جگہ مقرر کر کے روزانہ اُسی وقت آنے والی آیت کو گیارہ سو گیارہ (**1111**) مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے۔تو پوری دُنیا اُس کے سامنے کھلی کتاب کی مانند ہو جائے گی۔بلکہ آنے والے اور وقوع پذیر ہونے والے واقعات تک کا علم پہلے سے ہی ہو جایا کرتا ہے۔آیتِ کریمہ یہ ہے۔ **وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو ط و یعلم ما فی البر و البحر ۔** (سورہ انعام۔آیت نمبر59)

5۔ اگر کوئی شخص خفیہ چیزوں کے اِظہار کے لئے یا لوگوں کے قلوب کے رازوں تک پہنچنا چاہے۔تو چاہیئے۔کہ پرہیز روحانی اور صوم وصلاۃ کے ساتھ سات ایام کی خلوت اختیار کرے۔اور ان کلمات عظیمہ کو صبح ورات کو **1000-1000** مرتبہ اور پانچوں نمازوں کے بعد **310** مرتبہ پڑھتا رہے۔جب اور جس وقت پڑھائی کرے۔اس وقت صندلِ سُرخ ولوبان یا پھر کوئی خوشبودار اگربتی کو جلائے رکھے۔کلماتِ عظیمہ یہ ہیں۔

کَمُشِ کَمُشِ . مَشِ مَشِ . عَکُشِ عَکُشِ . شَمَلَاخِ شَمَلَاخِ . اُجِبْ یَا جُوَاشِ وَ اَظْھِرْ نِیْ عَلٰی ضَمَآئِرِ النَّاسِ ۔

ساتویں رات کو جب تعداد پوری ہوگی۔تو صاحب عمل کو ایک آواز آئے گی۔مگر کوئی دکھائی نہیں دے گا۔یہ دراصل عمل کے استجابت کی علامت اور واضح نشانی ہے۔اس کے بعد جب بھی عامل کسی انسان کے راز کی معرفت حاصل کرنا چاہے۔تو اسے چاہیئے۔کہ وہ اپنا سر اپنے دونوں گھٹنوں کے وسط میں رکھ کر یہی کلماتِ عظیمہ تین مرتبہ پڑھے۔تو خادم عمل ہٰذا **جــــواش** اُس شخص کے بارے عامل کے گوش میں خبر دے گا۔عامل کو چاہیئے۔کہ اس راز کی حفاظت کرے۔کسی کو بھی اپنا حال بیان نہ کرے۔تاکہ کامیابی دائمًا ساتھ رہے۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

6۔ (بقول حضرت کاش البرنیؒ) اگر کوئی شخص تین روز پے درپے روزے رکھے۔اور پرہیز عمومی کرے۔اور کسی خلوت میں لوبان کندر یا کسی اگربتی کا بخور سلگائے۔بعد ازاں ایک سفید بغیر لائن کورے کاغذ پر ذیل کا نقش بنائے۔اور اس نقش کے گرداگرد سورہ فاتحہ،سورہ اخلاص،معوذتین اور سورہ حشر کا آخر (**لو انزلنا ھذا القرآن ۔۔** سورہ حشر۔تا آخر) مشک وزعفران اور عرق گلاب سے لکھے۔پھر اس کے نیچے اپنی حاجت لکھے نقش یہ ہے۔



اس کے بعد سو باریوں کہے۔کہ! **و اذصرفنا الیک نفرا من الجن یستمعون القرآن فلما حضروہ قالو انصتوا ج فلما قضی ولوا الی قومھم منذرین o** (سورہ احقاف۔ 29) پھر اس کاغذ کو گھر کے درخت پر یا گھر میں کسی اونچی جگہ پر لٹکا دیں۔یا دھاگے سے باندھ دیں۔اور لٹکاتے یا باندھتے وقت صرف گیارہ مرتبہ یہ آیت (**افحسبتم انما ۔**۔تا آخر۔ (سورہ مومنون کی آخری آیات) پڑھیں۔اس کے بعد عامل کو چاہیئے۔کہ وہ وہاں (جاءِ عمل) سے چلا جائے۔

کچھ توقف (تقریبًا ایک گھنٹہ) کے بعد جا کر کاغذ کو دیکھے۔کاغذ پر جنات کی جانب سے لازمًا جواب لکھا ہوا ہوگا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔

اخراج خزائن و دفائن کا مجرب استخارہ :

صاحب شموس الانوار نے اس استخارہ کی بہت تعریف وتوصیف کی ہے۔ابن الحاج تلسمانی المغربیؒ فرماتے ہیں۔کہ خوشبو سلگا دیں۔اور پھر چار چھوٹے چھوٹے پتھر لے کران پرروٗس اربعہ(یعنی **مازر ، کمطم ۔ قسورہ ۔ طیکل**) کے نام لکھیں۔یعنی ہر ایک پتھر پر ایک ایک نام لکھیں۔پھران چاروں پتھروں کو باریک کپڑے میں لپیٹ کر رکھیں۔پھر بعد **فرض نماز عشاء** کے باقی نماز کسی ایسی جگہ پر پڑھیں۔جہاں پر آپ کو کوئی دوسرا نہ دیکھ سکے۔ نماز مکمل کر کے مصلے پر ہی دائیں کروٹ لیٹ جاوٗ۔اور لیٹے لیٹے 7,7 مرتبہ یہ سات سورتیں پڑھو۔ **سورہ شمس ، سورہ ولیل ، سورہ والضحٰی ، سورہ الم نشرح ، سورۃ والتین ، سورہ تکاثر ، سورہ اخلاص** ،ان تمام سورتوں کو 7,7 بار پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھتے پڑھتے سو جائیں۔ **اَللّٰھُمَّ اَرِنِی فِیْ مَنَا مِیْ مَا اَضْمَرْتَ عَلَیْهِ مِنْ ھٰذَا الْکَنْزِ اَوْ الدفِیْنَةِ** اورایک تہائی رات تک سوتے رہیں۔پھر کھڑے ہو کر وضو کریں۔اوردو رکعت نفل بہ نیت **دیدن خزانہ یا دفینہ** کےاس طرح پڑھیں۔کہ پہلی رکعت میں **سورہ فاتحہ شریف** کے بعد 7 بار سورۃ قدر پڑھیں۔پھران اسماء الحسنٰی کو 7 ہزار بار اس طرح پڑھیں۔ **یَا ھَادِی . یا خبیر. یا بصیر. یا مبین . یا علیم .** مگر ہر سینکڑہ پر یہ کہیں۔ **اِھْدِنِیْ یَا ھَادِیْ وَاَخْبِرْنِیْ یَا خَبِیْرُ وَ بَصِّرْنِیْ یَا بَصِیْرُ وَ بَیِّنْ لِیْ یَا مُبِیْن وَ عَلِّمْنِیْ یَا عَلِیْمُ.** پھر سوئے رہیں۔اس کے بعد تمھارے پاس خواب یا بحالت بیداری میں کوئی جن و انس یا موکل آکر خزینہ یا دفینہ کی جگہ بتادے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ۔ اگر تین سے سات راتوں تک خزانے کا پتہ نہ چل سکا۔تو اپنی اصلاح کریں۔کیونکہ یہ عمل مجرب المجرب ہے۔اور مستند ہے۔جو بارہا کا آزمودہ ہے۔اوراپنی اصلاح کے لیے سوالاکھ مرتبہ کلمہ طیبہ اور سوالاکھ مرتبہ استغفار پڑھیں۔پھر دوبارہ یہ عمل کریں۔

دفائن و خزائن کا انکشاف ہونا : (عمل از صاحبِ طلسمات ، مولانا محمد رفیق زاہد)

چاہیئے۔کہ! ایک عدد سفید مرغ،لوبان کا بخورا اور سبز رنگ کا ریشمی کپڑا۔اب مقامِ مشکوکہ کو پاک وصاف کر کے وہاں لوبان کا بخور جلائیں۔اور ذیل کے طلسماتی عمل کو تلاوت کر کے سفید مرغ کے پروں اور بالوں پر دم کریں۔اور اس کی آنکھوں پر سبز ریشمی کپڑا خوب مظبوطی سے باندھ دیں۔اور اس کے بعد طلسماتی عمل کو تلاوت کرتے ہوئے مرغ کو آزاد کر دیں۔اگر مشکوکہ جگہ پر کسی قسم کا کوئی خزینہ یا دفینہ موجود یا مدفون ہوگا۔تو بحکمِ خدا مرغ وہاں پر پہنچ کر کھڑا ہو جائے گا۔اوراپنے پاوٗں سے اس جگہ کی مٹی کو کریدنا شروع کر دے گا۔اور بآوازِ بلند بار بار اذانیں بھی دینے لگے گا۔

ھلھطس . بقرة . طرطش . علمط . علمتی . مطورش . یا طلبش . مطلیورش . علھطیش . ثراھیا . شمر شیئا . ملو حج . سملمطیش . وھو الذی یتوفکم با للیل ویعلم ما جرحتم بالنھار ثم یبعثکم فیه لیقضٰی اجل مسمی ثم الیه مرجعکم ثم ینبئکم بما کنتم تعلمون ☆ ھلمطیاش . ذو طرش . علمطیثاغ . قداح . قدوح . قدوس . بطلیاس . ثرامیاش . طلبنا ش . النود ☆

متذکرۃ عمل کا تعلق حاضرات وروحانیات کے عملیات سے ہے۔اوراس عمل کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔کہ اس عمل میں کسی قسم کی چلہ کشی یا وظیفہ کی بھی ضرورت نہیں۔صاحب کتاب رقمطراز ہیں۔کہ یہ عمل اُن کا بارہا کا آزمودہ اور انتہائی کامیاب و بے خطا تحفہ ہے۔اس عمل کی مدد سے زمین کے اندر کے پوشیدہ موجود و مدفون ہر قسم کے دفائن وخزائن کے حالات ووقوع کا علم حاصل کیا جا سکتا ہے۔(انشاءاللہ تعالیٰ)

استخارہ مجربہ : (بمطابق کتاب فتح المجید المعروف مجرباتِ دیربی) : دو رکعت نماز قربۃً الی اللہ یا استخارہ اس طرح سے پڑھیں۔

کہ اول رکعت میں سورۃ فاتحہ کے یہ آیت شریفہ **وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَایَشَآءُ وَیَخْتَارُ مَاکَانَ لَھُمُ الْخِیَرَةُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ تَعَالیٰ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ(سورۃ قصص نمبر 68)** اس آیت کے بعد سورۃ کافرون پڑھیں۔پھر دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد یہ آیت شریفہ **وَمَاکَانَ لِمُؤمِنٍ وَّ لَا مُؤمِنَةٍ اِذَا قَضَی اللّٰهُ وَرَسُوْلُه' اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَ ةُ مِنْ اَمْرِھِمْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَه' فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًاo** (سورہ احزاب۔آیت نمبر 36) اس آیت کے بعد سورۃ اخلاص پڑھیں۔سلام بنا کسی سے بات چیت کئے۔اول گیارہ باردرود پاک پڑھیں۔پھر لیٹے لیٹے یہ دعائے عظیمیہ پڑھتے سو جائیں۔انشاءاللہ تعالیٰ۔پہلی یا تیسری رات تک لازمی معلوم ہو جائے گا۔یہ دعائے عظیمیہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ . اَللّٰھُمَّ یَا حَبِیْبَ کُلِّ حَبِیْبٍ یَا اَنِیْسَ کُلِّ اَنِیْسٍ یَا مُغِیْثٍ یَاکَافِیْ یَامُکْفِیْ یَامَنْ ھُوَ لِجَمِیْعِ خَلْقِهٖ مَعَافِیْ اِکْشِفْ لِیْ عَمَّا ھُوَ فِیْ نَفْسِیْ خَافِیْ تَعْلَمُ مَافِیْ نَفْسِیْ وَلَا اَعْلَمُ مَافِیْ نَفْسِکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبُ بِحَقِّ لَوْحِ وَالْقَلَمِ وَالْعَرْشِ وَالْکُرْسِیْ الْمُعَظَّمِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ.اِنْ کُنْتُ تَعْلَمُ اَنْ ھٰذَهِ الْاَمْرُ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاَقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْلِیْ وَاَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ ھٰذَا بَیَاضًااَوْ مَاءً جَارِیًا وَاِنْ کُنْتُ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذا الْاَمْرُ (اس لفظ یعنی الامر پر صاحب استخارہ اپنے مطلب ومقصد کا تصور کرے) **شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَاوِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقَبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِهٖ فَاصْرِفْه' عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْه' وَ اَقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ وَاَرْضِنِیْ بِهٖ وَاَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ ھٰذِہٖ سَوَادًااَوْ دُخَانًا. اِنَّکَ عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرo وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلیٰ سَیِّدِنَا محمد صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ.**

رات کو سونے سے پہلے جب تمام کاموں سے فارغ ہو جائیں۔تو یہ نماز اور دعا پڑھیں۔اور بنا ءکسی سے بات کرے سو جائیں۔(اس استخارہ سے عموماً یہ بھی مشاہدے میں آیا ہے۔کہ ایک بزرگ سفید ریش یا کوئی موکل عالم رویاء میں مطلوبہ امر کے متعلق خبر دے جاتا ہے)

جب دیکھ نہ سکتے تھے ، تو دریا بھی تھا قطرہ
جب آنکھ کھلی ، قطرہ بھی دریا نظر آیا
قرباں تیری شانِ عنایت کے دل و جاں سے
اس کم نگہی پر مجھے کیا کیا نظر آیا

حصہ | غذائے روحانیہ

حصہ دوئم۔ فہرستِ مضامین

ہزار راہ چلے ، پھر وہ رہ گزر آئی
کہ اک سفر میں م رہے اور سفر سے گئے

اے تیر غمت را دل عشاق نشانہ
خلقی بہ تُو مشغول و تُو غائب زِ میانہ
مجنوں صفتم در بہ در خانہ بہ خانہ
شاید کہ بینم رخ لیلیٰ بہ بہانہ
حاجی بہ راہِ کعبہ و مَن طالبِ دیدار
اُو خانہ همی جوید و مَن صاحبِ خانہ
تقصیرِ ھلالی بہ اُمید کرم تُست
یعنی کہ گنہ را بہ از ایں نیست بہانہ